تفریح الخاطر
فی
مناقب الشیخ سیدنا عبد القادر رضی اللہ عنہ
مصنف:
سید عبد القادر اربلی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم
مولانا محمد عبد الاحد قادری
قادری رضوی کتب خانہ : لاہور

مصنف:
سید عبد القادر اربلی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم مولانا محمد عبد الاحد قادری

قادری رضوی کتب خانہ

اشاعت نمبر 15

نام کتاب	———	تفریح الخاطر فی مناقب سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
مصنف	———	فضیلۃ الشیخ عبدالقادر بن محی الدین اربلی رضی اللہ عنہ
مترجم	———	مولانا محمد عبدالاحد قادری
مقدمہ	———	ملک محمد محبوب الرسول قادری
کمپوزنگ	———	عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور
تحریک	———	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	———	چوہدری عبدالمجید قادری
قیمت	———	=/66 روپے

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ مکتبہ جمال کرم مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور

☆ شبیر برادرز اُردو بازار لاہور

☆ اسلامی کتب خانہ اُردو بازار لاہور

☆ الریاض پبلشرز اُردو بازار لاہور

☆ روحانی پبلشرز گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

حُسنِ ترتیب

انتساب

شیخ الاسلام نائب غوث الاعظم فی الھند
امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت دانائے حکمت

امام الشاہ احمد رضا خان

محدث بریلوی قدس سرہٗ

کے نام

جن کی ہستی افکارِ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی ترجمان اور فیضانِ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی امین ہونے کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کیلئے قابلِ فخر سرمایہ تھی۔ اور...... جن کی توجہات وفیوضات کے چشمے افق تا افق متلاشیان حق اور رہروان راہ طریقت کے علم وعمل کو سیراب کر کے انہیں لذتِ بندگی سے سرشار کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی باطنی توجہات اور روحانی فیوضات کا سایہ ملک و ملت کے سر پر ہمیشہ قائم رکھے۔

(آمین)

میزانِ حروف

مقدمہ

ملک محمد محبوب الرسول قادری
چیئرمین: انٹرنیشنل غوثیہ فورم

اللھم لک الحمد

حمداً لک اے الٰہ عبدالقادر اے مالک و بادشاہِ عبدالقادر
اے خاک براہ تو سر جملہ سراں کن خاک مرا براہِ عبدالقادر

اللہ تعالیٰ جس شخص پر مہربان ہو جائے اس کو اپنے مقبول اور محبوب بندوں میں شمار فرما لیتا ہے اپنے بندوں کی معیت، صحبت ادب و احترام کی توفیق دے دیتا ہے حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ امت مرحومہ میں تمام اولیاء کے سرتاج اور امام ہیں۔ اور آپ کو یہ عظیم منصب سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہونے کے سبب نصیب ہوا۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ چونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب و وارث ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری حسن و جمال کے ساتھ ساتھ باطنی حسن سے نوازا اور اخلاق و کردار میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مظہر بنایا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ رقم طراز ہیں۔

مکارم اخلاق میں آپ ''انک لعلٰی خلق عظیم'' کا نمونہ اور ''انک لعلٰی ھدی مستقیم'' کا مصداق تھے۔ آپ اتنے عالی مرتبت، جلیل القدر، وسیع العلم ہونے اور شان و شوکت کے باوجود ضعیفوں

میں بیٹھتے' ان کی لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرماتے' اگر کوئی جھوٹی قسم بھی کھالیتا تو آپ مان لیتے' فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے' بڑوں کی عزت' چھوٹوں سے شفقت فرماتے' سلام کرنے میں پہل کرتے' مہمانوں اور طالب علموں کے ساتھ کافی دیر بیٹھتے' اپنے علم وکشف (سے حقیقت حال جاننے کے باوجود اس) کا اخفا فرماتے اور اپنے ہم نشینوں اور مہمانوں سے دوسروں کی نسبت انتہائی خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے ...... آپ کبھی فاسقوں' سرکشوں' ظالموں' مالداروں اور سربرآوردہ لوگوں کیلئے تعظیماً کھڑے ہوتے (اور) نہ (ہی) کسی وزیر یا حاکم کے دروازہ پر کبھی جاتے' مشائخ وقت میں کوئی بھی خوش اخلاقی' وسعت قلبی' کرم نفسی' نرمی اور مہربانی میں آپ کی برابری نہیں کرسکتا۔

بعض مشائخ نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اوصاف کو اس طرح قلمبند کیا ہے۔

آپ بڑے بارونق' ہنس مکھ' خندہ رو' انتہائی شرمیلے' وسیع الاخلاق' نرم طبیعت' پاکیزہ اوصاف' کریم الاخلاق اور مہربان وشفیق تھے' جلیس و ہم نشین کی عزت کرتے' مغموم کی امداد فرماتے ...... آپ بکثرت رونے والے' اللہ سے بہت ڈرنے والے' مستجاب الدعوات' بدگوئی سے بہت دور اور حق کے بہت قریب تھے' احکام الہیہ کی نافرمانی میں سخت گیر تھے لیکن اپنے اور غیر اللہ کیلئے غصہ نہ فرماتے' کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتے اگرچہ وہ آپ کے بدن کے کپڑے ہی لے جائے' توفیق خداوندی آپ کی رہنما' تائید ایزدی آپ کی معاون تھی۔ علم نے آپ کو مہذب

اور قرب نے آپ کو مودب بنایا' خطاب الٰہی آپ کا مشیر اور ملاحظہ خداوندی آپ کا سفیر تھا' انس آپ کا ساتھی' خندہ روئی آپ کی صفت' سچائی آپ کا وظیفہ' فتوحات آپ کا سرمایہ' بردباری آپ کا فن' یاد الٰہی آپ کا وزیر' غور وفکر آپ کا مونس' مکاشفہ آپ کی غذا اور مشاہدہ آپ کی شفا تھا۔ آداب شریعت آپ کا ظاہر اور اوصاف حقیقت آپ کا باطن تھا۔ (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ مطبوعہ بصیر پور)

محقق علی الاطلاق 'برکۃ المصطفیٰ فی الھند' شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ آپ کے مشہور زمانہ ارشاد گرامی ''قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ'' کے متعلق بہت سے بزرگان سلف کے نظریات و ارشادات اور'' اعتراف عظمت'' کے کلمات کو جمع کر دیا ہے جن کا مطالعہ گلشن ایمان میں باد بہاری محسوس ہوتا ہے آیئے پڑھیے۔

الشیخ العالم شہاب الدین عمر سہروردی نے شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی رحمہ اللہ تعالٰی کی روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ایک دن شیخ حماد باس رحمہ اللہ تعالٰی کے پاس بیٹھا تھا۔ اس مجلس میں سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ آپ جب اٹھ کر مجلس سے باہر گئے تو شیخ حماد رحمہ اللہ تعالٰی نے اہل مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ'' یہ عجمی نوجوان ان دنوں سلوک و معرفت میں قدم بڑھاتا جا رہا ہے اور اس کے مقامات روز بروز بلند ہوتے جا رہے ہیں ایک دن آئے گا جب ان کے قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہوں گے اور اس نوجوان کو حکم دیا جائے گا کہ اعلان کرے (قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ) یہ اعلان ہوتے ہی' وقت کے تمام اولیاء اللہ اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔''

مجھے بہت سے مشائخ نے بتایا اور ان میں سے حضرت شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام بہت نمایاں ہے یہ حضرت عدی رحمہ اللہ تعالیٰ وہ ولی ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ''اگر نبوت ریاضت کے ذریعہ حاصل ہوتی تو شیخ عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نبی ہوتے''۔ شیخ عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کو پوچھا گیا کہ کیا آج سے پہلے بھی کسی ولی اللہ نے (قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ) کا اعلان کیا ہے؟ ''آپ نے فرمایا' ایسا کبھی نہیں ہوا'۔ پھر آپ بتائیں کہ اس اعلان کا کیا مقصد ہے؟ آپ نے بتایا'' حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اولیاء اللہ میں ''خاص فرد'' ہیں۔ پوچھا گیا آج سے پہلے کئی فرد ہوئے ہیں انہوں نے ایسا کیوں نہیں کہا؟۔ آپ نے فرمایا ہاں ان افراد کو ایسا اعلان کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا' آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کرنے کا خصوصی حکم دیا ہے آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اولیاء اللہ کی گردنوں پر قدم رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ولی کی گردن آپ کے سامنے جھک گئی تھی۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو خود بخود سجدہ نہیں کیا تھا' جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا تو انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا۔

حضرت شیخ ابی سعید قیلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مشائخ کو روایت سے بتایا کہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ (قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ) اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہا گیا تھا۔ یہ حکم قطب الارشاد کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں دیا جاتا۔ اور قطب ہونے کی یہ نشانی ہے کہ زمانے کے اقطاب کو یہ اعزاز حاصل ہوتا ہے مگر

اعلان کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔ اور انہیں سکوت کے بغیر گنجائش نہیں ہوتی۔ اور جسے یہ اعلان کرنے کی اجازت دی جاتی ہے وہ اقطاب اکمل اور منفرد ہوتا ہے۔

شیخ احمد رفاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا' آیا سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو (قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ) کہنے کا حکم ہوا تھا یا انہوں نے خود اعلان کر دیا۔ آپ نے فرمایا "بیشک ایسا کہنے پر آپ کو حکم دیا گیا تھا"۔

حضرت شیخ علی بن الہیتی رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ بات شیخ عارف ابومحمد بن ادریس یعقوبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتائی کہ جب سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے (قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ) کہا تو شیخ علی الہیتی رحمہ اللہ تعالیٰ مجلس میں موجود تھے۔ وہ دوسرے مشائخ کے ساتھ اٹھے اور منبر کے پاس جا بیٹھے اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک اٹھا کر اپنے کندھوں پر رکھ دیا۔ اور ان کے دامن کے سایۂ میں بیٹھ گئے۔ دوستوں نے آپ سے پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا؟۔ آپ نے بتایا سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو یہ کہنے کا حکم ہوا تھا جسے میں نے خود سنا تھا۔ یاد رکھو! اولیاء اللہ سے جو شخص اس بات سے انکار کرے گا اس کی ولایت سلب کر لی جائے گی۔ میں نے سب سے پہلے بڑھ کر آپ کا قدم مبارک اپنے کندھوں پر رکھ لیا۔

شیخ علی الالہیتی رحمۃ اللہ علیہ عراق کے ان چار مشائخ میں سے ہیں جو کوڑھ کے علاج اور اندھوں کی شفاء کیلئے مشہور تھے۔ ان میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ' شیخ علی الہیتی شیخ بقاء بن بطوء اور شیخ سعید

قیلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

ایسے مشائخ کی ایک اور جماعت نے بھی حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے پاؤں کے نیچے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ ان میں سے

۱) شیخ ابوشا محمد محمود
۲) محمود بن احمد کروی
۳) شیخ بقاء بن بطوء
۴) شیخ ابوسعید قیلوی
۵) شیخ عدی بن مسافر
۶) شیخ علی الہیتی
۷) اور شیخ احمد رفاعی رحمہم اللہ مشہور ہیں۔

یہ لوگ اس مجلس میں موجود تھے جس مجلس میں حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے (قدمی هٰذه علیٰ رقبة کل ولی اللّٰه) کہا تھا۔ ان کے علاوہ پچاس بڑے بلند رتبہ مشائخ بھی حاضر تھے۔ سب نے وہاں ہی اپنی گردنیں جھکا دیں۔ شیخ علی بن الہیتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو اٹھ کر آپ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔

مشائخ کی ایک جماعت نے خبر دی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک میں اس وقت جہاں اولیاء کرام موجود تھے اپنے کشف سے اس اعلان کو سنا تو اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں۔ حضرت شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور بیان میں فرمایا کہ جس دن سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے (قدمی هٰذه علیٰ رقبة کل ولی اللّٰه) کا اعلان فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پر تجلی فرمائی تھی اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے

آپ کو فرشتوں نے ایک خلعت پہنا کر اعزاز بخشا تھا۔ اس موقعہ پر تمام اولیاء امت موجود تھے۔ آپ کے ہم عصر اولیاء اللہ کے علاوہ تمام اولیاء کرام جو آپ سے پہلے گزر چکے تھے اور وہ تمام اولیاء کرام جو ابھی اس دنیا میں نہیں آئے تھے' متقدمین اور متاخرین اولیاء اللہ کے ارواح کو اس مجلس میں حاضر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جس وقت خلعت پہنائی گئی تو اولیاء اللہ کے علاوہ بے شمار فرشتے اور رجال الغیب ہاتھ باندھے آسمانوں پر کھڑے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ اس دن اس قدر اولیاء اللہ' رجال الغیب اور فرشتے جمع تھے کہ ساری زمین پر تل دھرنے کی جگہ خالی نہ تھی۔ مشرق سے لے کر مغرب تک بے شمار مخلوق دست بدستہ موجود تھی۔ ہمیں ایسا کوئی ولی نظر نہ آیا تھا جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔

شیخ بقا بن بطوء رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ جس دن حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے (قدمي هٰذه علىٰ رقبة كل ولى الله) کہا تھا تو فرشتوں کی صفوں سے آواز آئی اے اللہ کے بندے آپ نے سچ کہا ہے۔ حضرت بقاء بن بطوء رحمہ اللہ تعالیٰ مشاہیر مشائخ میں شمار ہوتے ہیں۔ انکا نام ان چار اولیاء کبار میں لکھا ہے جو حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے خصوصی جلیس تھے۔

ایک زمانہ تھا کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بقاء بن بطوء کی محفل میں حاضر ہوتے تو از راہ ہیبت کانپنے لگتے اور بدن میں خون خشک ہو جاتا' پھر جب آپ کو اعلیٰ منصب ولایت عطا ہوا تو یہی شیخ بقاء بن بطوء جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں جاتے تو ان پر ہیبت طاری

ہو جاتی اور خون خشک ہو جاتا' ان کا سارا بدن کانپنے لگتا تھا۔

حضرت شیخ مکارم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ منظر دکھایا کہ دنیا بھر میں ایسا کوئی ولی اللہ نہیں رہا جس کی ولایت پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مہر نہ لگی ہو۔ وہ اطراف عالم میں جہاں کہیں بھی تھے' نزدیک' دور' مشرق و مغرب تمام اولیاء اللہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے تابع قرار دیئے گئے۔ دنیا میں ایسا کوئی ولی اللہ نہیں جس کے سر پر حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا عطا کردہ تاج ولایت نہ ہو۔ آج بھی ہر ولی اللہ کے وجود پر حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے تصرف کی خلعت پہنائی جاتی ہے اور شریعت و طریقت کے منقش لباس ہر ولی اللہ کو عطا ہوتے رہتے ہیں۔

جب حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے (قدمی هٰذه علیٰ رقبة کل ولی اللّٰه) فرمایا تو آپ کی روحانی مملکت کے تمام اولیاء اللہ نے سر جھکا دیئے حتیٰ کہ ولایت سے حصہ پانے والے سلاطین جہاں کی گردنیں بھی جھک گئیں۔ پھر کائنات ارضی کے انتظامات کے نگران دس ابدال نے بھی گردنیں جھکا دیں۔

۱) حضرت شیخ بقاء بن بطوء رحمہ اللہ تعالیٰ
۲) شیخ حضرت ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ تعالیٰ
۳) حضرت شیخ علی بن الہیتی رحمہ اللہ تعالیٰ
۴) شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ تعالیٰ
۵) حضرت شیخ موسیٰ زولی رحمہ اللہ تعالیٰ
۶) شیخ احمد رفاعی رحمہ اللہ تعالیٰ

۷) شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمہ اللہ تعالیٰ
۸) شیخ ابومحمد قاسم بن عبداللہ بصری رحمہ اللہ تعالیٰ
۹) شیخ حیات بن قیس حرانی رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۰) اور حضرت شیخ ابومدین مغربی رحمہ اللہ تعالیٰ

ایسے تمام جلیل القدر اولیاء نے گردنیں جھکا دیں تھیں۔

حضرت شیخ خلیفہ اکبر اکثر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کا شرف پاتے تھے۔ ایک دن انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گذارش کی' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا دعویٰ (قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ) کہاں تک درست ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "ان کا دعویٰ درست ہے اور ہم نے ان کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور وہ وقت کے قطب الارشاد ہیں۔"

مشائخ میں سے ایک بزرگ کا نام شیخ لولوء تھا۔ ان کا خطاب علی الانفاس تھا۔ جس دن سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے (قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ) کا اعلان فرمایا اس وقت آپ مکہ مکرمہ میں تھے وہاں دوسرے مشائخ کی ایک جماعت نے اپنے اپنے دلوں میں خیال کیا کہ حضرت شیخ لولوء رحمہ اللہ تعالیٰ کی روحانی نسبت کہاں ہے آپ نے ان حضرات کے دلوں کے خیالات کو بھانپ کر فرمایا" میں سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے روحانی نسبت رکھتا ہوں جس دن آپ نے "قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ" فرمایا تھا تو میں نے دیکھا کہ ۱۳۱۳ اولیاء اللہ نے زمین کے افق پر بیٹھے بیٹھے اپنی گردنیں جھکا دیں تھیں آج حرمین

شریفین میں ۷ اولیاء اللہ' عراق میں ۶۰' عجم میں ۴۰' شام میں ۲۰' مصر میں ۲۰' مغرب میں ۲۷' مشرق میں ۲۳' حبشہ میں ۱۱' سد سکندری کے اس پار یا جوج ماجوج کی سرزمین میں ۷' سراندیپ (سری لنکا) میں ۷ کوہ قاف میں ۲۷' سمندری جزیروں میں ۲۴ ایسے اولیاء اللہ ہیں جو مقام قرب پر فائز ہیں۔ ان تمام حضرات نے گردنیں جھکا دیں تھیں۔

حضرت شیخ ابی محمد بن عبداللہ بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس دن حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو (قدمی هٰذه علٰی رقبة کل ولی اللّٰہ) کہنے کا حکم ہوا تھا'' میں نے دیکھا کہ مشرق و مغرب میں جتنے اولیاء اللہ ہیں' اپنے سروں کو نیچے کرلیا تھا' مجھے عجم میں ایک ولی اللہ ایسا بھی نظر آیا جو گردن جھکانے سے ہچکچاہٹ محسوس کر رہا تھا' کچھ عرصہ بعد اس کا حال دگرگوں دیکھا''

حضرت امام شیخ احمد رفاعی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دن اپنی مسجد کے محراب میں بیٹھے تھے۔ بیٹھے بیٹھے آپ نے سر جھکا لیا اور زبانی کہا ''میری گردن پر بھی'' لوگوں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے' فرمایا ابھی ابھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بغداد میں (قدمی هٰذه علٰی رقبة کل ولی اللّٰہ) کا اعلان فرمایا ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ میری گردن پر آپ کا پاؤں ہے''۔ لوگوں نے وہ تاریخ لکھ لی معلوم ہوا کہ واقعی اسی وقت یہ اعلان ہوا تھا۔

حضرت شیخ ارسلان رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنی گردن جھکائی' تو آپ نے کہا کہ آج شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بغداد میں یہ اعلان کیا ہے (قدمی هٰذه علٰی رقبة کل ولی اللّٰہ) اس لئے میری گردن جھک

گئی ہے۔ دوستوں نے وہ تاریخ لکھ لی' واقعی اس تاریخ کو بغداد میں سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے (قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ) کا اعلان فرمایا تھا۔

اسی طرح بعض مشائخ نے بتایا کہ شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمہ اللہ تعالیٰ نے طفسونج میں بیٹھے بیٹھے اپنی گردن اتنی جھکا دی کہ ماتھا زمین کے فرش پر لگنے لگا اور زبان سے فرمایا "میرے سر پر" احباب نے پوچھا تو آپ نے فرمایا "بغداد میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے آج (قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ) کا آج اعلان فرمایا ہے۔

حضرت شیخ رغبت ر.جی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ" جس دن حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے (قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ) کا اعلان فرمایا تو میں دمشق میں شیخ ارسلان کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ نے فوراً گردن جھکالی اور پھر اپنے دوستوں کو صورتحال سے آگاہ کیا' اور فرمایا جس نے دریائے معرفت الٰہی سے ایک گھونٹ پیا وہ معرفت کے فرش پر براجمان ہوگیا' اس کی روح نے اللہ تعالیٰ کی عظمت' ربوبیت کا احترام اور وحدانیت کی عظمت کا مشاہدہ کرلیا اس کے اوصاف حضرت قدسی کی قربت میں منظّم ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کی ہیبت و جلال میں فنا ہوگئے' اللہ تعالیٰ اسے بلند زینوں پر چڑھاتا ہے یہاں تک کہ وہ "مقام قرار" کو جا پہنچتا ہے' اس کی روح تسکین کی فضاؤں میں پرواز کرتی ہے اور بادنسیم نورانی مقامات تک لے جاتی ہے' اس کے دل پر پوشیدہ اسرار ظاہر ہو جاتے ہیں ایسا فرد نہ بیہوش ہوتا ہے نہ غفلت اختیار کرتا ہے وہ سکر کی کیفیت سے مبرا کر دیا جاتا ہے' وہ ایسے مقامات سے

اوپر چلا جاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں باہوش' باحیاء' باادب کھڑا ہوتا ہے' آج ان اوصاف سے سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ متصف ہیں۔

شیخ ابویوسف انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ رغبت رجی سے سنا تھا کہ حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قطب اعلیٰ ہیں' تمام اقطاب امت ان کے زیر سایہ ہیں' وہ سامی فرد'' ہیں۔ اور تمام ''افراد'' ان کے تابع ہیں' وہ علوم معارف کی سلطنت کے شہنشاہ ہیں' ان پر یہ مقام منتہی ہوتا ہے' معلم حق کے شہسوار ہیں اور ان کے ہاتھ میں مہاریں ہیں۔ عارفوں میں جتنے شہبازان طریقت ہوئے ہیں وہ تمام کے سردار ہیں' وہ محبان صادق کے قافلے کو آگے لے جاتے ہیں' ان کے چہرے کی ہیبت و جلال سے بڑے بڑے ارباب عرفان کی عقلیں اڑ جاتی ہیں' انکی خاموشی سے پہاڑ کانپتے ہیں' وہ اولیاء اللہ کے سینوں میں چھپے ہوئے احوال پر نظر رکھتے ہیں' وہ قبروں میں سوئے ہوئے اولیاء اللہ کے احوال پر نظر ڈالتے رہتے ہیں اور ان کے وسیلے سے اولیاء اللہ مراتب حاصل کرتے ہیں۔

مشائخ نے شیخ ابی مدین شعیب رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایا کہ آپ پچھّم میں اپنے احباب میں بیٹھے تھے۔ بیٹھے بیٹھے گردن جھکا دی اور فرمایا ''میں انہی میں سے ہوں' اے اللہ تیرے فرشتے گواہ رہیں میں نے گردن جھکا دی ہے' میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا اعلان (قدمی هٰذه علیٰ رقبة کل ولی اللّٰه) سنا اسے تسلیم کیا''۔

دوستوں نے پوچھا' تو آپ نے فرمایا آج سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے (قدمی هٰذه علیٰ رقبة کل ولی اللّٰه) کا اعلان کیا ہے۔

شیخ عبدالرحیم مغربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صنعاء شہر میں بیٹھے بیٹھے گردن جھکا دی اور فرمایا ''ایک سچے انسان نے سچ کہا'' لوگوں نے پوچھا تو فرمایا ''بغداد میں سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے (قدمی هٰذه علٰی رقبة کل ولی اللّٰه) کا اعلان فرمایا ہے۔ آج اس اعلان پر مشرق و مغرب میں بیٹھے ہوئے اولیاء اللہ کی گردنیں جھک گئی ہیں۔

حضرت شیخ ابی نجیب سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں اس دن بغداد میں بیٹھے ہوئے تھے جس دن آپ نے (قدمی هٰذه علٰی رقبة کل ولی اللّٰه) کا اعلان فرمایا' حضرت سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنا سر جھکا دیا' قریب تھا کہ آپ کی پیشانی زمین کے فرش پر جا لگے۔ اور آپ نے زبان سے تین بار کہا ''میرے سر پر میری آنکھوں پر''۔

شیخ عثمان بن مرزوق رحمہ اللہ تعالیٰ اور شیخ ابی مکرم رحمہ اللہ تعالیٰ دونوں مصر سے بغداد آئے اور حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کیلئے مسجد میں حاضر ہوئے۔ اس مجلس میں عراق کے بہت سے مشائخ موجود تھے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے (قدمی هٰذه علٰی رقبة کل ولی اللّٰه) کہا تو مجلس میں تمام اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ مجلس برخاست ہوئی تو شیخ ابی مکرم نے نگاہِ بصیرت سے مشرق و مغرب کے افقوں پر نگاہ ڈالی' آپ نے دیکھا دنیا کا کوئی ولی اللہ ایسا نہیں جس نے گردن نہ جھکائی ہو' فرماتے ہیں مجھے اصفہان میں ایک بزرگ نظر آیا جس نے گردن نہیں جھکائی تھی کچھ دنوں بعد اس کو خراب حال میں دیکھا۔

شیخ ابوالقاسم بطایحی حدادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کوہ لبنان میں قیام پذیر تھا۔ کوہ لبنان میں ایک شیخ عبداللہ جیلی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک عرصہ سے قیام پذیر تھے میں ان کے پاس آ بیٹھا اور پوچھنے لگا' حضرت آپ کو یہاں قیام پذیر ہوئے کتنا عرصہ ہوگیا ہے؟ انہوں نے بتایا ساٹھ سال ہوگئے ہیں' میں نے دریافت کیا کہ یہاں کوئی عجیب بات دیکھی ہو تو بیان فرمائیں' آپ نے فرمایا میں یہاں اکثر دیکھتا ہوں کہ کوہستانی لوگ چاندنی رات میں روشن چہروں کے ساتھ جمع ہوتے رہتے ہیں اور قافلہ در قافلہ بغداد کی طرف پرواز کرتے ہیں میں نے ایک ایسی پرواز کرنے والے سے پوچھا' آپ لوگ ہر روز کدھر جاتے ہیں؟ اس نے بتایا ہمیں حکم ہوا ہے کہ ہم بغداد میں ایک شخص سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دیا کریں' میں نے بھی ان کیساتھ جانے کا اشتیاق ظاہر کیا' اس نے کہا آپ بھی چلیں۔ ہم ایک چاندنی رات اڑتے ہوئے بغداد پہنچے' حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے بے شمار اولیاء اللہ صف بستہ دست بستہ کھڑے ہیں۔ آپ جدھر نگاہ اٹھاتے اولیاء اللہ سر جھکا دیتے' جب آپ اشارہ ابرو سے اجازت دیتے تو صف در صف اولیاء اللہ پرواز کرتے اپنے اپنے وطن کو روانہ ہو جاتے۔ جس دن آپ نے (قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ) کا اعلان کیا۔ ہماری گردنیں جھک گئی تھیں۔"

نائب غوث الوریٰ سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ' بالکل سچ فرمایا ہے۔

پیر پیراں میر میراں اے شہ جیلاں توئی
انس جانِ قدسیان وغوثِ انس و جاں توئی

حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک تمام اولیاء امت کی گردن پر ہے اور ولایت کبریٰ آپ ہی کا نصیبہ ہے۔ اسی لئے آپ امام الاولیاء اور سید الاصفیاء ہیں۔ کیوں نہ ہو خود ہی ارشاد فرمایا

وَکُلُّ وَلِیٍ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِ بَدرِ الْکَمَالِ

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر بغداد رحمہ اللہ تعالیٰ شریف میں حاضر ہوتے اس حوالے سے بعض سوانح نگاروں کا موقف ہے کہ ''...... '' حضرت بابا صاحب'' کچھ دنوں شیخ الشیوخ کی خدمت میں رہ کر ایران' تو ران اور بدخشاں تشریف لے گئے۔ وہاں کے بزرگوں سے ملاقات فرمائی' اور کچھ عرصہ بعد زیارت حرمین کیلئے تشریف لے گئے حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ قیام فرمایا۔ فیض بیکراں حاصل کیا' اور بہ اشارہ روحانیت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عازم بغداد ہوئے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت کی اور وہاں سے تبرکات حاصل کئے۔

اسی زمانے میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی تعمیر شروع ہوئی تھی' آپ دن بھر مزدوروں کے ساتھ مزدوری میں شریک رہتے تھے۔ جس وقت شام کو مزدوروں کو اجرت تقسیم ہوتی آپ وہاں سے چلے جاتے۔ ایک روز حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت سید عبدالرزاق قدس سرہٗ نے فرمایا' یہ مزدور بھی عجیب ہے'

دن بھر مزدوری کرتا ہے، پیسے لینے کے وقت غائب ہو جاتا ہے۔ اسی شب حضرت سید عبدالرزاق گیلانی کو بشارت ہوئی وہ مزدور فرید الدین مسعود رضی اللہ عنہ ہے، حصول برکت کیلئے مزدوری کرتا ہے تم اس کی تعظیم و تکریم کرو اور باعزت تم رخصت کرو"۔

اس بشارت کے بعد حضرت سیدنا عبدالرزاق گیلانی قدس سرہٗ نے بابا صاحب کو تبرکات عطا فرمائے ......" ......حضرت تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہٗ کی سیرت و سوانح کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ بارگاہ غوثیت مآب میں جس قدر مقبول و محبوب ہیں وہ بھی مثالی ہے اور دوسری طرف حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے روحانی تصرفات و کمالات کا ادراک ہوتا ہے ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔ "خان بہادر غلام رسول خان ایک بار گولڑہ شریف حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ میں بغداد شریف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ بغداد والوں کی مہربانی ہو تو یہاں بھی زیارت ہوسکتی ہے" خان صاحب یہ سن کر رو پڑے۔ اور اسی وقت عیاناً سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت شیخ الجامعہ (مولانا غلام محمد گھوٹوی) بھی بیان فرماتے تھے کہ ایک بار میں گولڑہ شریف حاضر ہوا۔ حضرت صاحب مسجد میں تنہا تشریف رکھتے تھے۔ اشراق کا وقت تھا میں نے قدم بوس ہو کر عرض کیا کہ حضور میں گیارہویں شریف دیا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ سے توفیق نہیں ہوتی۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ خیر ہوگی۔ اتنے میں ایک آہٹ ہوئی۔ اور ایک نورانی صورت بزرگ وہاں تشریف فرما نظر آئے۔ مجھ پر ایک بے حسی سی طاری ہوگئی۔ تھوڑی دیر

یہ عالم رہا اور پھر وہ بزرگ آنکھوں سے غائب ہوگئے۔ یہ حضرت کی کرم گستری تھی جس کی بدولت حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوگئی اور آئندہ گیارہویں شریف بھی جاری ہوگئی"۔ (مہر منیر)

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا
مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا
(حدائق بخشش)

آپ کا فیضان عام ہے جو بھی خلوص نیت کے ساتھ آپ کی بارگاہ میں استغاثہ کرے یا آپ کے وسیلہ جلیلہ سے بارگاہ خداوندی میں التجا کرے اسکی حاجت بر آتی ہے مشکل آسان ہوتی ہے بگڑے کام بن جاتے ہیں۔ اس حوالے سے ایک مجرب نسخہ "صلوٰۃ الاسرار شریف" بھی ہے۔

جسے دوگانہ غوثیہ بھی کہتے ہیں۔ اللہ کریم اپنے اس محبوب بندے کے وسیلے سے کی گئی دعا کو قبول فرماتے ہیں اور حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اسمائے گرامی کی برکات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہیں۔ برصغیر کی عظیم روحانی خانقاہ آستانہ مقدسہ کچھو چھہ شریف میں اولاد سیدنا غوث اعظم، تارک السلطنۃ سلطان سید اوحدالدین میر سید جہانگیر اشرف سمنانی قدس سرہٗ کے سجادہ نشین سید العرفا حضرت ابواحمد محمد علی حسین شاہ اشرفی جیلانی قدس سرہٗ اپنے وظائف و اوراد میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی صلوٰۃ الاسرار شریف کے حوالے سے یوں رقمطراز ہیں۔ ہمیں

اپنے مرشد برحق مظہر فیض مطلق قطب العالم سیدی وجدی حضرت مولانا السید الشاہ ابواحمد علی حسین صاحب اشرفی جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے صلوٰۃ الاسرار یعنی دوگانہ غوثیہ کی تعلیم واسطے قضائے حاجات وکشود کار اس طرح پہنچی ہے برائے کشود کار د حصول مقاصد دارین نہایت مجرب ہے ترکیب یہ ہے کہ بعد فرائض وسنن نماز مغرب دو رکعت نفل بہ نیت نماز غوثیہ پڑھے اس ترکیب سے ادا کرے کہ دونوں رکعتوں میں بعد سورہ فاتحہ سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ بعد سلام کی یہ درود غوثیہ گیارہ بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

یارب درود نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو سخا وکرم کی معدن اور حلم وحکمت کا سرچشمہ ہیں اور ان کی آل پر اور برکتیں نازل فرما اور سلام

بعد اس کے عراق کی جانب یعنی سمت گوشہ مغرب وشمال گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر ایک ایک نام حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا پڑھتا جائے اور ہر نام کے بعد بآواز بلند یا آہستہ یہ ندا کرے۔

یَا غَوْثَ الصَّمَدَانِیْ اَنَا عَبْدُکَ مُرِیْدُکَ مَظْلُوْم" عَاجِز" مُحْتَاج" اِلَیْکَ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَمْدِدْنِیْ وَاَغِثْنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَمُحَبَّۃِ اللّٰہِ وَبِرَضَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ حَاجَتِیْ

اے غوث صمدانی میں آپ کا غلام ہوں آپ کا مرید ہوں مظلوم ہوں عاجز ہوں محتاج ہوں دنیا وآخرت کی تمام امور میں میری مدد فرمایئے میری فریاد رسی کیجئے اللہ تعالیٰ کے اذن اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ

تعالیٰ کی رضا سے

اور اپنی حاجت زبان پر لائے انشاء اللہ تعالیٰ مراد برآوے گی نیت نماز غوثیہ

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ اللّٰہُ تَعالٰی رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْاَسْرَارِ تَقَرُّبًا اِلٰی اللّٰہِ تَعالٰی وَانْقِطَاعًا عَنْ غَیْرِہٖ ھَدْیَۃً اِلٰی رُوْحِ الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ.	میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں خالص اللہ تعالیٰ کیلئے دو رکعت نماز اسرار اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے اور اس کے غیر سے بالکل بے تعلق ہوکر اور اس کا ثواب ہدیہ کروں روح مبارک پر حضرت عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے اللہ اکبر

یہ عمل صلوٰۃ الاسرار شب چہار شنبہ یا شب پنج شنبہ جمعہ سے شروع کرنا چاہیے تفصیل یازدہ نام غوث الثقلین رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

یَاسُلْطَانُ مُحِیُّ الدِّیْنِ عَبْدُالْقَادِرُ اَغِثْنِیْ یَا سَیِّدُ مُحِیُّ الدِّیْنِ عَبْدُالْقَادِرُ اَغِثْنِیْ یَامَخْدُوْمُ مُحِیُّ الدِّیْنِ عَبْدُالْقَادِرُ اَغِثْنِیْ یَا شَیْخُ مُحِیُّ الدِّیْنِ ایک سو گیارہ مرتبہ اول و آخر اس کے درود (پاک) گیارہ گیارہ مرتبہ اور بعد نماز عشاء وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ یعنی میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک اللہ بندوں کا نگران ہے۔ ایک سو گیارہ مرتبہ اول و آخر اس کے درود شریف گیارہ گیارہ بار (وظائف اشرفی ٦٢_٦٤)

شرح اسم القادر تیرا نام
یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث
رضا کے کام اور رک جائیں حاشا
تیرا سائل ہے تو باذل ہے یا غوث

حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تعلیمات' افکار' ملفوظات' ارشادات مکاتیب مبارکہ اور تصانیف وخطبات علم وعرفان کے خزینے ہیں ان کے مطالعہ سے معرفت الٰہی کا نور نصیب ہوتا ہے اور انسان روح اسلام تک رسائی حاصل کرلیتا ہے۔ آپ کی تعلیمات میں توحید ربانی کا غلبہ ہے۔ آپ کو اللہ کریم کی بارگاہ کا اس قدر قرب نصیب ہے کہ آپ کی باتوں سے شناسائی حاصل کرنے والا شخص دنگ رہ جاتا ہے۔

حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی کو اللہ رب العزت نے عقیدہ توحید کا محافظ اور خصوصی طور پر ترجمان بنایا۔ آپ کے افکار اور مزاج میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ جس قدر محبت کا غلبہ پایا جاتا ہے وہ اپنی مثال خود ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں ......"......لوگو! تم سمجھتے ہو کہ پانی تمہاری پیاس بجھاتا ہے تمہارا خیال ہے کہ روٹی تمہارا پیٹ بھرتی ہے تم جانتے ہو کہ کپڑا تمہارا جسم ڈھانپتا ہے حالانکہ اس طرح نہیں پانی تمہاری پیاس نہیں بجھاتا بلکہ اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس بجھاتا ہے پانی کے ذریعہ سے' روٹی تمہارا پیٹ نہیں بھرتی بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارا پیٹ بھرتا ہے روٹی کے ذریعہ سے' کپڑا تمہارا جسم نہیں ڈھانپتا بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارا جسم ڈھانپتا ہے کپڑے کے ذریعہ سے' اس لئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل پیدا کرو......"......

فکرِ آخرت کے حوالہ سے آپ ارشاد فرماتے ہیں......" ...... لوگو! پرانی اور خستہ قبروں پر غور کرو۔ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے ......" ......

آپ کی وصیت ہر سطح کے انسانوں کیلئے اور خصوصاً مسلمانوں کیلئے راہنما اصول وضع فرماتی ہے اللہ کریم کی ذات پر توکل' معاملات میں اخلاص وللہیت' معاشرتی اصلاح' اور احوال کی درستگی اور فکر آخرت کیلئے ایک نعمت غیر مترکبہ ہے اپنی وصیت میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اگر اغنیاء اور دنیا داروں سے ملنے کا اتفاق ہو تو عزت و وقار سے ملو اور فقراء سے ملو تو عاجزی اور تواضع کیساتھ عاجزی اور اخلاص کو ہمیشہ کیلئے لازم کرلو۔ اخلاص کے معنی ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اغراض و اعواض کی طلب کے بغیر اسکی محبت و رضا ملحوظ رکھنا ہیں۔ اسباب میں خدا تعالیٰ پر تہمت نہ لگاؤ۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بیچارگی کا اظہار کرو۔ تم اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان دوستی پر اعتماد کرتے ہوئے اس کے حقوق ضائع نہ کرو۔ تواضع' حسن ادب اور سخاوت کے ساتھ صحبت فقراء لازم کرلو۔ موت اختیاری کے ذریعے اپنی نفس کشی کرو یہاں تک کہ حیات معنوی سے زندہ کر دیا جائے۔ جو شخص خلق کے اعتبار سے اچھا ہے وہ خدا کے زیادہ قریب ہے۔ حصول ثواب اور قرب الٰہی میں افضل ترین عمل اپنے باطن کو ماسوا اللہ کی طرف التفات سے محفوظ رکھنا ہے' لوگوں کو حق اور صبر کی تلقین کرنا اپنے اوپر ضروری قرار دے لو۔ تمہیں فقیر کی صحبت اور ولی کی خدمت کافی ہے۔ فقیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے کسی چیز سے بے نیاز

نہ ہو۔ اور اپنے سے چھوٹے پر حملہ کرنا نامردی ہے۔ اور اپنے سے بڑے پر حملہ کرنا بے حیائی اور شوخی کے مترادف ہے اور اپنے برابر والے پر حملہ کرنا بداخلاقی ہے۔ فقر و تصوف مجاہدہ ہے اسے کسی بیہودہ چیز سے نہ ملاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے۔ اے خدا کے ولی! تم ہر حال میں خدا کا ذکر کرو۔ کیونکہ ذکر تمام نیکیوں کا جامع ہے، اور اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور اس کی پناہ میں آجاؤ کیونکہ اللہ کی رسی سے تمسک ہر قسم کے خسارے کو دور کرنیوالا ہے۔

تمہارے لئے قضائے الٰہی سے پیش آنے والے موقعوں کیلئے ہر وقت تیار رہنا لازم ہے۔ جان لو کہ ہر حرکت اور ہر سکون پر تمہاری پرسش ہوگی اسلئے وقت کی مناسبت سے جو کام سب سے اچھا ہے اس میں مشغول رہو اور اپنے اعضاء کو فضول کاموں سے بچائے رکھو۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حاکم کی اطاعت تمہارے لئے لازم ہے اور حاکم کا حق ادا کرو اور اس سے کسی ایسی چیز کا مطالبہ نہ کرو جو اس پر واجب ہے۔ اور ہر حال میں اس کیلئے طلب توفیق کی دعا کرتے رہو۔ مسلمانوں کے بارے میں حسن ظن رکھنا، ان کے متعلق نیک نیتی سے کام لینا اور ان کے ساتھ نیکی کے کاموں میں شریک رہنا لازم ہے تمہاری کوئی رات ایسی نہیں گزرنی چاہیے کہ تمہارے دل میں کسی کے بارے میں برائی، کینہ اور دشمنی ہو، اور جو شخص تم پر ظلم کرے اس کیلئے نیک دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھو، تمہارے لئے ضروری ہے کہ رزق حلال کھاؤ اور جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو اہل علم سے سوال کرو، اللہ تعالیٰ سے حیا کرو اور اس کی صحبت اختیار کرو ماسوا اللہ کی صحبت محض صحبت خدا کے پیش

نظر رکھو، ہر صبح اپنے مال و اسباب سے صدقہ کرو اور ہر شام کو اس دن فوت ہونے والے مسلمانوں کی نماز جنازہ ادا کرو، اور نماز مغرب کے بعد نماز استخارہ پڑھا کرو، اور صبح و شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ (اے اللہ! ہمیں آگ سے بچا) اور یہ آیات ہمیشہ سورۂ حشر کے آخر تک پڑھا کرو۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور وہی مددگار ہے کیونکہ معصیت سے بچانے والا اور نیکی کی قوت دینے والا وہی خدائے بزرگ و برتر ہے۔ (فتوح الغیب)

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مبارک احوال و کرامات اور تعلیمات کے حوالے سے الحمدللہ کافی لٹریچر آچکا ہے اور مارکیٹ میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ انٹرنیشنل غوثیہ فورم کی خواہش اور پختہ ارادہ ہے کہ آپ کی تمام تصانیف کے علاوہ اس موضوع پر دیگر لٹریچر کی ترجیحی بنیادوں پر نہایت تحقیق اور طباعت کے عمدہ معیار کے ساتھ عوام و خواص کیلئے فراہمی کا اہتمام کریں۔

''تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ'' حضرت امام عبدالقادر بن محی الدین صدیقی اربلی قدس سرہٗ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے جس کے تراجم بہت سی زبانوں میں دستیاب ہیں۔ اردو زبان میں بھی آپ کی اس کتاب کے کئی تراجم دستیاب ہیں۔ اللہ کریم قادری رضوی کتب خانہ لاہور کے مینیجنگ ڈائریکٹر عزیزم چوہدری عبدالمجید قادری سلمہ اللہ تعالیٰ فی الکونین کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے نئی نسل

کے نمائندہ نوجوان عالم دین حضرت مولانا محمد عبدالاحد قادری زیدہ مجدہٗ کو تحریک دے کر ان سے اس کتاب مستطاب کا ترجمہ کرانے میں کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اس نورانی تذکرے کے طفیل مصنف، مترجم، ناشر اور راقم سمیت قارئین کرام کو اپنی معرفت کا نور عطا فرمائے قادری رضوی کتب خانہ کیلئے ترقی کی منازل کو آسان کرے اور دارین کی سعادتیں اس کے منتظمین کا مقدر ہوں۔

(آمین)

غوث اعظم امام التقیٰ والنقیٰ ۔۔۔ جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام
قطب ابدال و ارشاد و رشد الرشاد ۔۔۔ محی دین و ملت پہ لاکھوں سلام

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

غبار راہِ حجاز

محمد محبوب الرسول قادری

چیئرمین

انٹرنیشنل غوثیہ فورم 198/4

جوہر آباد (41200)

۲۹ دسمبر ۲۰۰۲ء

۳ بجے فجر

برائے رابطہ

فون: 042-7594003

0454-721787

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَفَعَ اَھْلَ الْقُرْبَۃِ مِنْ حَضِیْضِ الْبَشَرِیَّۃِ اِلٰی اَعْلٰی ذُرْوَۃِ الْاِصْطِفَائِیَّۃِ وَخَصَّھُمْ مِنْ بَیْنِ عِبَادِہٖ بِالْفُیُوْضَاتِ الْقُدْسِیَّۃِ وَجَعَلَ ذِکْرَھُمْ سَبَبًا لِنُزُوْلِ الرَّحْمَۃِ وَدَافِعًا لِلْبَلِیَّۃِ وَالنَّقَمَۃِ بِالْعِنَایَۃِ الْاَزَلِیَّۃِ اِشْتَھَرَتْ مَنَاقِبُھُمْ فِی الْاٰفَاقِ وَخَوَارِقُھُمْ بَیْنَ الطِّبَاقِ کَاشْتِھَارِ الشَّمْسِ بِالضِّیَائِیَّۃِ وَمَنْ تَمَسَّکَ بِھِمْ اٰمِنَ مِنَ الْاَھْوَاءِ النَّفْسَانِیَّۃِ فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ لَایَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ بِالْاَغْوَاءَ تِ الشَّیْطَانِیَّۃِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ ھُوَ لِلْوُجُوْدِ عِلَّۃٌ غَائِیَۃٌ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُتَاَدِّبِیْنَ بِاٰوَابِہِ الْمَرْضِیَّۃِ

اَمَّا بَعْدُ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے اپنے مقرب اور محبوب بندوں کو بشریت کی پستی سے نکال کر مقبولیت کی اعلیٰ بلندی پر پہنچایا۔ اور اپنے بندوں کو فیوضات قدسیہ سے نوازا۔ اور اپنی قدیمی عنایات سے ان کے ذکر کو نزول رحمت کا سبب اور آفات و مصائب کے دور کرنے کا ذریعہ بنایا۔ اور ان کے مناقب اور کرامات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ جو ان صالح حضرات کو ہو جاتا ہے وہ خواہشات نفسانی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندے ہیں جن کی صحبت اختیار کرنے والا شیطان کے مکروفریب سے نجات پا جاتا ہے۔

ہمارے آقا تاجدار عرب و عجم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو۔ جو تخلیق کائنات کا سبب ہیں۔ اور آپ کی اہل بیت اور صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو جو آپ کے پسندیدہ آداب سے آراستہ ہیں۔

اللہ رب العزت کی حمد وثنا کے بعد اپنے مالک حقیقی کی رحمت کا طلبگار۔ بندہ عبدالقادر بن محی الدین اربلی عرض کرتا ہے کہ جب میں نے اولیاء کرام کے مناقب کو دیکھا کہ یہ دل کے زنگوں کو دور کرنے والے۔ آنکھوں کو روشن کرنے والے۔ غموں اور پریشانی کو زائل کرنے والے۔ شہروں کی آفات و بلیات کو دفع کرنے والے ہیں۔

بالخصوص سرتاج الاولیاء پیشوائے صلحاء' وجود کے قطب۔ فیض وجود کے سرچشمہ۔ بادشاہوں کے بادشاہ امام الواصلین اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ ارشاد فرمانے والے

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ

یعنی میرا یہ قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہے۔

حضور غوث صمدانی فرد رحمانی اپنے نانا امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلنے والے حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ۔

میں نے غوث پاک کے مناقب میں ایک فارسی رسالہ دیکھا جو حضرت شیخ محمد صادق قادری شہابی سعدی کی تصنیف ہے۔ انہوں نے اپنے مرشد کے حکم سے تصنیف کیا جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ غوث اعظم فرد افخم کے آثار کے مظہر ہیں۔ جن کا اسم گرامی حضرت سید عبدالقادر

غریب اللہ اور سید عبدالجلیل کے بیٹے ہیں۔ اور نسبتاً حسنی حسینی ہیں۔ جو اس وقت احمد آباد میں مقیم ہیں۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

تو میں نے فارسی سے عربی میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔ اور سچ بات یہ ہے کہ مجھ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ میں اس کے ترجمہ کا حق ادا کرسکوں۔ لیکن پھر بھی میں نے اس امید پر ترجمہ شروع کر دیا کہ شاید اللہ وحدہٗ لاشریک اس کے صدقہ سے اپنی بارگاہ عالیہ میں مجھے اپنے مقبول بندوں میں شمار کرے۔ اور اس کا نام میں نے

"تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر"

رکھا۔

اور میں پڑھنے والوں سے امید رکھتا ہوں کہ میری لغزشوں اور خطاؤں کو دامن عفو و کرم سے ڈھانپیں گے کیونکہ شہسوار مصنفوں کی قلموں کے گھوڑے بھی تصنیف کے میدان میں کے پھسلنے سے خالی کم ہیں' اور میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں چند چیزوں کا جاننا ضروری ہے جو اس رسالہ کیلئے بمنزلہ مقدمہ کے ہے اور جن سے بلاشبہ ناظرین کی محبت وشوق و ذوق زیادہ ہوگا۔

تو اے جان برادر جب تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کا ایک بھی ایسا کلمہ سنے جس میں شان الوہیت میں نقص لازم نہیں آتا تو تجھ پر اس کی تصدیق کرنا واجب ہے۔ اگرچہ قائل نامعلوم ہے۔ اور اسی طرح انبیاء کرام کی شان میں ایسا کلمہ جس سے مرتبہ نبوت میں نقص لازم نہیں آتا۔ اور اسی طرح اولیاء عظام کی شان میں ایسا کلمہ جو نبوت اور الوہیت کے خصائص میں سے نہ ہو تو اس کا قبول کرنا بھی لازم ہے۔

اور اس کے انکار پر کمر نہ باندھنا اسلئے کہ اولیاء عظام کی کرامات کا انکار درحقیقت انبیاء کرام کے معجزات کا انکار ہے۔ کیونکہ ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ضرور ہوتا ہے۔ جو مسلمان انبیاء کرام کے معجزات پر ایمان رکھتا ہے تو اس نے اولیاء کرام کی کرامات کو بھی حق تسلیم کرلیا ہے اور معجزات و کرامات کا انکار اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینا ہے جو حقیقتاً رسوائی کا سبب ہے۔

حدیث قدسی ہے۔

مَنْ اٰذٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدَ اٰذَنْتَہٗ بِالْحَرْبِ

یعنی جس نے میرے ولی کو ایذادی۔ میں اس کیلئے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نفس اور شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح اگر تو بزرگان دین کیلئے ایسے کلمات سنے جن کا ظاہر شریعت مصطفوی کے خلاف ہو تو اس میں توقف کر۔ اور اللہ علیم سے سوال کر کہ وہ تجھے یہ کلمات سمجھا دے اور انکار کی طرف مائل نہ ہونے دے جو موجب سخت ہے۔ اس لئے بعض کلمات میں خاص رموز ہوتی ہے لیکن جن کو تو جاننے اور سمجھنے سے عاجز ہے اور حقیقت میں وہ کلمات قرآن کریم اور حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بطون میں سے کسی باطن کے مطابق ہیں۔

پس صراط مستقیم اور سلامتی کا راستہ یہی ہے۔ اور یہ بھی تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ ارواح انسانی مختلف نشستوں میں ظاہر ہونے کے اعتبار سے تین قسم پر ہیں۔

اول: مجردہ بدن انسانی کے ساتھ متعلق ہونے سے پہلے ارواح مجردہ ہوتی ہے۔

دوم: متصرفہ۔ یہ بدن انسانی کے ساتھ متعلق ہوتی ہے اور اس میں کمالات دنیوی اور اخروی حاصل کرنے کیلئے تصرف کرتی ہے اور ان کا بدن کے ساتھ ایسا تعلق پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ کسی عاشق کا معشوق کے ساتھ۔ کسی سوار کا سواری کے ساتھ اور ارواح حیوانیہ کی طرح ان کا بدنوں میں حلول وسریان نہیں ہوتا۔

سوم: مضارقہ۔ یہ نام اس لئے کہ یہ جسموں سے جدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کا تعلق بعث حشر ونشر میزان کے سبب جسموں سے رہتا ہے۔ جب تجھے یہ تمام باتیں یاد ہوگئیں تو' یہ بھی جان لے کہ کامل لوگوں کی ارواح طیبہ کو تین قسم کے تصرفات حاصل ہوتے ہیں۔

☆ اوّل

مجسم اور متشکل ہو جانا۔ یہ تو بدنوں کے ساتھ متعلق ہونے سے پہلے ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روح نے مجسم ہوکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ایک جنگلی درندے سے چھڑوایا تھا۔

یا متعلق بالاجساد ہونے کے بعد جیسا کہ کاملین کی روحیں اپنے دوستوں اور عقیدت مندوں کیلئے جب کہ وہ حالت بیداری میں اپنے رابطہ میں مشغول ہوتے ہیں تو جسم بن کر سامنے آ جاتی ہے۔ اور کبھی خواب میں ان کے ساتھ کلام کرتی ہے اور ہدایت دیتی ہے اور جیسا کہ کاملین کا ایک ہی وقت میں کئی مقامات پر موجود ہو جانا ہے۔ جیسا کہ اولیاء کاملین سے ان کرامات کا ظہور ہوا ہے۔ جیسا کہ شیخ قضیب البان

موصلی رحمۃ اللہ علیہ کا ایسا ہی کتابوں میں ذکر آتا ہے۔ اولیاء کاملین کی یہ حالت ان کے وصال کے بعد بھی جوں کی توں باقی رہتی ہے۔ جیسا کہ سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج مبارک کی رات حضرات انبیاء کرام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ارواح مبارک کو آسمانوں میں دیکھا اور ان کی ارواح مبارک نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی۔

☆ دوم

انسانی اجسام کو روحانی اور نورانی بنانے کیلئے تصرف کرنا۔ جیسا کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بدن مبارک کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدن کی صفت ہی نورانی ہے۔ اور اس کی روحانیت ایک ملکوتی راز ہے۔ اس لئے آپ کے بدن مبارک کا سایہ صبح ہو یا شام' کسی وقت بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ اور جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اویسی قرنی رضی اللہ عنہ کا جسم۔

☆ حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال بتاؤ تم نے اسلام میں کون سا اچھا عمل کیا ہے۔ کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صرف یہی عمل کرتا ہوں کہ جب بھی وضو

کرتا ہوں تو نماز نفل ادا کرتا ہوں۔ (کنزالعمال)

☆ حدیث

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم کس عمل کی بدولت مجھ سے پہلے جنت میں جا پہنچے۔ جب میں جنت میں گیا تو تیرے چلنے کی آواز میں نے اپنے آگے آگے سنی۔ تو عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب میں اذان دیتا ہوں تو دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی عمل کی بدولت تجھے یہ مقام ملا ہے۔

☆ حدیث

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ ثُمَّ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا هُوَ بِلَالٌ"

مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے جنت میں ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیوی کو دیکھا پھر آگے آگے کسی آدمی کے چلنے کی آواز سنی اور وہ بلال تھے۔ (رضی اللہ عنہ)

☆ حدیث

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا

تو کسی کے چلنے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کون ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ غمیصا بنت ملحان ہے۔

بعض مشائخ عظام کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ کے مقام میں ایک شخص کو سر سے لے کر پاؤں تک پردہ سے ڈھکا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیرت آئی اور عرض کیا۔ اے میرے پروردگار اس مقام میں اس شخص کو مودبانہ طور پر حاضر ہونا چاہیے تھا اور یہ کس حالت میں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی۔ یہ اویس قرنی ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جس نے ستر سال میری عبادت کرنے کے بعد آرام کیا ہے۔ اور مجھ سے سوال کیا ہے کہ میں اسے ظاہر نہ ہونے دوں تو میں نے اس کے سوال کو منظور کرلیا ہے۔

☆ سوم

کہ اشیاء میں تصرف کر کے ان کو لطیف اجسام بنا دینا ہے۔ اور یہ تصرف کبھی فرشتوں اور کبھی جنات کی طرف سے ہوتا ہے۔

جیسا کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے جنات کو حکم دیا تھا کہ بلقیس کو اس کے تخت سمیت حاضر کیا جائے تو انہوں نے بلقیس کے تخت میں تصرف کر کے اسے ایک لطیف جسم بنا دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قَالَ یٰاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ o قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ

مَّقَامِکَ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ○ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ (سورۃ نمل)

ترجمہ: سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اے میرے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہوکر حاضر ہوں۔ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا۔ قبل اسکے کہ حضور اجلاس برخاست کریں۔ اور میں بیشک اس پر قوت والا امانت دار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا۔ ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔

(کنزالایمان)

کیونکہ آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت کو اس کی موجودہ کیفیت کے ساتھ حاضر ہونے کی صرف یہی صورت ہے کہ آصف بن برخیا کی دعا سے موکلوں نے یا خود آصف بن برخیا نے تخت کو جسم لطیف بنالیا تھا۔ اور یہ بھی تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ کامل حضرات کی ارواح کا فیض کئی طرح سے ہوتا ہے۔

☆ اوّل

عالم ظاہر میں بالمشافہ تربیت اور تربیت کبھی مربی اپنی زندگی میں کرتا ہے اور کبھی مرنے کے بعد۔ اول جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی

اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت فرمائی۔

☆ دوم

اور وہ تربیت جو سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال فرمانے کے بعد فرما رہے ہیں۔

☆ سوم

عالم خواب میں تربیت کرنا۔ اور دوم سوم کا نام فیض و برکت رکھتے ہیں۔

☆ چہارم

ارواح مجردہ کا تربیت کرنا جیسا کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح طیبہ نے تمام انبیاء کرام کی تربیت فرمائی۔ اور اس تربیت کو تربیت روح کہتے ہیں۔ مکمل تربیت تب ہی ہوسکتی ہے کہ جب مربی تربیت کرنیوالے اور جس کی تربیت کی جائے کے درمیان مناسبت ہو۔ اور مناسبت تین چیزوں سے مکمل ہوتی ہے۔ 1- قدم سے 2- لسان صدق سے 3- قلب صادق سے، قدم کے معنی یہ ہیں کہ سالک آداب کے مراحل طے کر کے اور مسالک اخلاق میں چل کر۔ نفس، قلب و روح و سر خفی، اور سر اخفیٰ کے مقامات کو عبور کرے۔ لسان صدق یہ ہے کہ کامل لوگ طالبان حق کو ان کی استعداد کے مطابق اس مرتبہ پر پہنچائیں۔ جو انہیں وحی یا الہام یا اللہ تعالیٰ یا ملائکہ کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ اور لسان صدق کے مرتبہ والا سچا اور مقبول الشفاعہ

اور مستجاب الدعا ہوتا ہے۔ اور اس کا علم حق کو ثابت اور باطل کو رد کرنے والا ہوتا ہے۔ اور اس پر طرح طرح کے اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کا حکم نافذ ہوتا ہے اور اس کی تلقین اصلی مقصد پر پہنچا دیتی ہے۔ اور اسے کرامات سے نوازا جاتا ہے۔

قلب صادق سے مراد یا تو کامل لوگوں کے دل میں آیات عینیہ اور شہودیہ کا انکشاف ہوتا ہے۔ جو حالت بیداری میں ایک مثالی شکل میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اور حالت نیند میں کامل کی قوت خیالہ میں موجود ہوتا ہے یا کامل کی قوت غلبہ میں معانی مجردہ عن الصور کا قوت علیمہ میں ثبوت مراد ہے۔ مکاشفات صوری کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى. الی قوله. لَقَدْ رَأَى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى اور معانی مجردہ کے ثبوت کی یہ آیت مبارک دلیل ہے۔

فرمان خداوندی ہے۔

فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى (سورۃ النجم)

ترجمہ: پس اس نے اپنے بندے کی طرف وحی فرمائی جو وحی کی۔

کاملین کے احوال کا اس قدر پہچاننا ان شبہات کو دفع کرنے کیلئے کافی ہے۔ جو ضعیف الاعتقاد لوگوں کو ان کے مناقب سنتے وقت پیدا ہوتے ہیں۔ پس اب ہم سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کا بیان شروع کرتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے کہتا ہوں جس کے دست قدرت میں ازمہ تحقیق و تدقیق ہے۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الْاُوْلٰی (۱)

تمہارا قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہوگا

صاحب قلائد الجواہر نے مجمع الفضائل سے نقل کیا ہے۔

کہ میں نے بہت سے مشائخ سے سنا ہے کہ ہمارے سردار الشیخ عبدالقادر جیلانی ہی غوث اعظم ہیں اس لئے جب بھی غوث کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے۔ (کذافی الغوثیہ) اور آپ کی روح مبارک نے شب معراج سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور ولایت محمدیہ اور وراثت محبوبیہ کی خلعت سے بہرہ اندوز ہوئے۔ جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میرے نانا حضور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لامکاں کی سیر کیلئے بلایا گیا معراج کی رات' اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر جلوہ فرما ہوئے تو جبرئیل امین ٹھہر گئے اور دست بستہ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر میں اس سے ذرا آگے بھی بڑھوں تو جل جاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میری روح کو اس مقام پر بھیجا تاکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فائدہ حاصل کروں تو میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوا اور نعمت عظمیٰ اور وراثت و خلافت کبریٰ سے نوازا گیا۔ بعد میں مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور میرے جد امجد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری لگام اپنے دست مبارک میں پکڑ کر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم۔ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مقام پر جا پہنچے۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ بیٹا! میرے یہ قدم تمہاری گردن پر ہیں۔ اور تمہارے قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہوں گے۔

وَصَلْتُ اِلَی الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ بِحَفْرَتِیْ
فَلَاحَتْ لِیَ الْاَنْوَارُ وَالْحَقُّ اَعْطَانِیْ
نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللّٰہِ قَبْلَ تَخْلُقِیْ
فَلَاحَتْ لِیَ الْاَمْلَاکَ وَاللّٰہُ سَمَاتِیْ
وَتَوَّجَنِیْ تَاجَ الْوَصَالِ بِنَظْرَۃٍ
وَمِنْ خِلْعَۃِ التَّشْرِیْفِ وَالْقُرْبَ اَکْسَانِیْ

ترجمہ اشعار:

یعنی میں عرش مجید تک پہنچا تو مجھ پر انوار الٰہی ظاہر ہوئے اور مجھے یہ مرتبہ عطا ہو۔ اور میں نے پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کے عرش کو دیکھا۔ تو میرے آگے اللہ تعالیٰ کے تمام ملک ظاہر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام غوث الاعظم رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نظر عنایت سے مجھے تاج وصال اور بزرگی و قرب کی خلعت سے نوازا۔

☆ ولایت کے وارث

الشیخ سید نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ سفینۃ الاولیاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے بعض سادات صوفیہ سے سنا ہے کہ جب سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج کی رات مقام اعلیٰ پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ارشاد سنا۔

قِفْ یَامُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ

اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ٹھہرو تمہارا رب تم پر رحمت بھیجتا ہے۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بِاِذْنِ اللّٰہَ تعالٰی لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقت" لَایَسْتَغْنِیْ فِیْہِ مَلَک" مُقَرَّب" وَّلَانَبِیّ" مُّرْسَل"

یعنی باذن اللہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا بھی آتا ہے کہ جس میں میرے ساتھ کسی مقرب فرشتے کو رہنے کی طاقت ہے نہ کسی نبی مرسل کو۔ تو آپ کی خاتمیت کے حضور میں کبریاء کے در پردہ سے عشق ذاتی طاؤسی شکل میں جلوہ گر ہوا۔

تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بارے میں سوال کیا تو آپ کو بذریعہ الہام یہ بتایا گیا کہ یہ آپ کی اولاد پاک میں سے ہے۔ اور آپ کی ولایت کا وارث۔ اور آپ کے بعد آپ کے دین کو زندہ کرنے والا ہے۔ اور اس کا نام عبدالقادر ہے اور خطاب غوث اعظم ہے تو سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

☆ شب معراج قدم مبارک غوث کے کندھوں پر

الشیخ قاسم سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مشائخ عظام سے نقل کیا ہے اور سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لامکاں کی سیر کو تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام اور اولیاء کرام کی ارواح طیبہ کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے بھیجا۔ تو جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عرش مجید کے پاس پہنچے تو اس کو بہت اونچا پایا۔ تو جس پر سیڑھی کے سوا چڑھنا ممکن نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے میری روح کو بھیجا اور میں نے سیڑھی کی جگہ اپنے کندھے رکھ دیئے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے کندھوں پر اپنے پاؤں مبارک رکھنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے میرے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آپ کی اولاد میں سے ہے اس کا نام عبدالقادر ہے۔ اے محبوب اگر آپ خاتم النبین نہ ہوئے تو آپ کے بعد عہدہ نبوت اسے عطا کیا جاتا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور میرے جد کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے بیٹے تجھے مبارک ہو تو نے مجھے دیکھا اور میری نعمت سے سرفراز ہوا۔ پھر اس کو مبارک ہو جو تجھے دیکھے اور تیرے دیکھنے والے کو دیکھے یا دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھے اسی طرح آپ نے ستائیس تک فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں دنیا و آخرت میں اپنا وزیر بنایا۔ اور میں نے اپنا یہ قدم تیری گردن پر رکھا۔ اور تیرا قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر بغیر فخر کے ہوگا۔ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو تم نبی ہوتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

بعض مشائخ عظام کی کتب میں مذکور ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش مجید کے پاس پہنچے تو کچھ دیر کیلئے ٹھہر گئے تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک نے حاضر ہوکر اپنا کندھا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کے نیچے رکھ دیا۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ جناب

غوث اعظم کی روح نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کا بیٹا عبدالقادر ہوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک شفقت سے غوث کے کندھوں پر رکھا اور فرمایا میرے یہ قدم تیرے کندھے پر ہیں اور تیرے قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہوں گے۔

☆ محبوبیت کے وارث

اور بعض سادات صوفیہ سے منقول ہے کہ جناب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے دیدار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف بخشا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا آپ اسے جانتے ہیں۔ عرض کیا اے میرے رب تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ حسن بن علی المرتضیٰ کی اولاد میں سے آپ کا بیٹا ہے اور اس کا نام عبدالقادر ہے۔ پیارے محبوب آپ کے بعد یہ میرا محبوب ہوگا۔ اور اس کا مرتبہ و مقام عظمت و شان اولیاء کرام میں ایسے ہوگی جیسا کہ آپ کا مرتبہ و مقام عظمت و شان انبیاء کرام میں ہے۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے بیٹے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ پس تم میرے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو اور میرے بعد تم میری ولایت اور محبوبیت کے وارث ہو۔ میں نے اپنا قدم تمہاری گردن پر رکھا اور تمہارا قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہوگا۔

☆ دین کو زندہ کرنے والا

بعض مشائخ عظام سے منقول ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج کی رات سات آسمانوں کا سفر طے کر کے عرش مجید کے پاس پہنچے تو اسے بہت بلند پایا۔ تو عالم قدسی سے آواز آئی۔ اے میرے پیارے محبوب عرش پر چڑھ آؤ۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ اتنے بلند عرش پر کیسے چڑھوں گا تو فوراً ایک خوبصورت نوجوان آپ کی ذاتِ اقدس کے مناسب آداب بجالا کر بیٹھ گیا۔ اور زبان باطن سے عرض کیا میرے کندھوں پر قدم مبارک رکھ دیجئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم مبارک اس کی گردن پر رکھ دیئے پھر وہ کھڑا ہو کر بڑھنے لگا یہاں تک کہ آپ عرش مجید تک پہنچ گئے۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا' تو وہ نوجوان ہاتھ باندھ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ تو آپ کو خیال آیا کہ اس نوجوان کا مرتبہ اور مقام ولایت سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہوگا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی۔ اے میرے پیارے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ آپ کا بیٹا ہے اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کا نام عبدالقادر ہے۔ اور جب دنیا میں اہل بدعت اور ملحدوں کی کثرت ہو جائے گی تو یہ آپ کے دین متین کو زندہ کرے گا اس وجہ سے اس کا لقب محی الدین ہوگا۔ تو یہ خطاب سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوئے اور سرکار غوث پاک کیلئے دعا فرمائی۔ اور فرمایا اے میرے آنکھوں کے نور میری اہل بیت کے چراغ جیسے میرا قدم تیری گردن پر ہے۔ ویسے ہی

تمہارا قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہوگا جو تمہاری قدم بوسی کرے گا۔ وہ ولایت عظمیٰ سے سرفراز ہوگا جو انکار کرے گا وہ ولایت سے محروم ہوگا۔

☆ نبی کریم کے قدموں کے نشان

شیخ کمال الدین ابن شیخ المشائخ عبداللطیف بغدادی شامی غیاثی اپنی کتاب اللطائف اللطیفہ میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم کی روح سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمال کے مشاہدہ میں ازحد مشتاق ہونے کے باعث اولیاء اللہ کے آخری مقام سے کہیں اوپر پہنچ کر ایک لطیف جسم بن گئی۔ اور سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار فیض کے آثار سے مستفیض ہوئی جو آپ کو معراج کے وقت عطا کیا گیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے قدم میری گردن پر رکھ دیجئے تو جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قدم مبارک رکھ دیئے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا آئی کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں۔ عرض کی مولا کریم میں اس کو اپنے عشق و محبت میں سرمست دیکھ رہا ہوں اور اس کا نام تو بہتر جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی یہ حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے آپ کا بیٹا ہے۔ اور میں نے اس کا نام عبدالقادر رکھا ہے۔ اور مقام ولایت و معشوقیت میں یکتا ہونے کے علاوہ یہ آپ کا پیارا بیٹا محبوب ازلی اور معشوق سرمدی بھی ہے۔ تو سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ

علیہ کو اپنے فیض مخصوص سے شرف بخشا اور فرمایا میرے بیٹے ہمیں ایک دوسرے کو دیکھ کر خوشی ہوئی اور تو اللہ کا محبوب ہے اور میرا محبوب بھی ہے اور میرا خلیفہ ہے اور میرے قدم تیری گردن پر ہیں اور تمہارے قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہوں گے۔ جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ ویسے ہی سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کندھوں کے درمیان سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان تھے۔

☆ شب معراج براق بارگاہِ نبوت میں

حضرت الشیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حرز عاشقین میں لکھتے ہیں کہ شب معراج حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک تیز رفتار براق سواری کیلئے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے جس کے پاؤں چاند کی طرح روشن اور اس میں لگی ہوئی میخیں ستاروں کی طرح چمک رہی تھیں۔ براق اپنی قسمت پر ناز کرتے ہوئے اچھل رہا تھا تھمتا بھی نہ تھا کہ شب اسریٰ کے دولہا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر سوار ہو جائیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے براق سے فرمایا کیا بات ہے تو رکتا بھی نہیں اچھلنے کودنے سے تاکہ میں سوار ہو جاؤں۔ تو براق نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپکے قدموں کی خاک پہ قربان ہو جاؤں۔ آپ میرے ساتھ ایک وعدہ فرمائیں کل قیامت کے دن جب آپ جنت الفردوس میں تشریف لے جائیں تو آپ مجھ پر سواری فرمائیں تو مالک ومختار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے براق ایسا ہی ہوگا۔

تو براق نے پھر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اور عرض ہے کہ آپ اپنا یداللہ والا دست مبارک میری گردن پر ماریں تاکہ قیامت کے دن کیلئے میرے لئے نشانی بن جائے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب براق کی گردن پر دست مبارک مارا تو براق کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور جسم میں روح سمائی نہ تھی خوشی سے براق کا جسم چالیس ہاتھ بڑھ گیا۔ پھر تھوڑی دیر آپ نے سوار ہونے کیلئے حکمت ازلیہ کی بناء پر توقف فرمایا۔ اتنے میں سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا قدم مبارک میری گردن پر رکھ کر سوار ہو جائیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا قدم سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی گردن پر رکھ کر سوار ہوئے پھر فرمایا کہ میرا یہ قدم تیری گردن پر ہے۔ اور تمہارا قدم ہر ولی کی گردن پر ہوگا۔

☆ شب معراج حضرت موسیٰ اور امام غزالی کا مکالمہ

اے جان برادر۔ معراج کی رات سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کے حاضر ہونے کا انکار نہ کر اور تعجب سے بچ۔ کیونکہ سرکار غوث پاک کی روح کے علاوہ اور بھی ارواح نے بارگاہ نبوت میں حاضری دی تھی جو کہ صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ ارواح انبیاء کرام کو آسمان پر اور حضرت بلال کو جنت میں اور حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو مقعد صدق کے مقام میں اور ابوطلحہ کی زوجہ کو جنت میں دیکھا۔ اور غمیصا بنت ملحان کی جنت میں چلنے کی آواز سنی جو کہ اس کا ذکر ہم پہلے کر آئیں ہیں۔

کتاب حرز العاشقین اور دیگر اسلاف کی کتابوں میں مذکور ہے کہ معراج شریف کی رات سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا مرحبا اے نبی صالح واخی صالح۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا فرمان ہے۔

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

اور میری یہ خواہش ہے کہ آپ اپنی امت کے کسی عالم کو بلائیں تاکہ وہ مجھ سے گفتگو کرے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو موسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش کیا تو آپس میں سلام کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔ محمد بن محمد بن محمد بن الغزالی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے صرف تیرا نام ہی پوچھا ہے باپ دادا کا نہیں تو اس پر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے کلیم۔ اللہ تعالیٰ نے جب آپ کے ہاتھ میں چیز کے بارے میں فرمایا تھا۔

وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی

یعنی اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔

تو آپ نے اس کے جواب میں عرض کیا تھا۔

قَالَ هِیَ عَصَایَ اَتَوَکَّاءُ عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی (سورۃ طٰہٰ)

یعنی یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کیلئے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور بھی کام ہیں۔

کیا آپ کا اتنا فرمانا کافی نہ تھا کہ میرے ہاتھ میں عصا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے تو میں جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اس کا یہ سوال محض اس غرض سے ہے کہ مجھے ہم کلامی کا شرف بخشے تو میں لذت اور انس حاصل کرنے کیلئے کلام کو طویل کیا۔

تو امام غزالی نے عرض کیا کہ جب آپ نے مجھے گفتگو کرنے کیلئے بلایا ہے۔ تو میں نے بھی لذت اور انس حاصل کرنے کیلئے اپنے نام کے ساتھ اپنے باپ دادا کا نام لیا ہے۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں عصا تھا تو آپ نے اس سے امام غزالی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کرنے میں ادب و احترام کا لحاظ نہیں کیا۔ تو جب امام غزالی پیدا ہوئے تو لاٹھی کا نشان آپ کے جسم پر موجود تھا۔

☆ شب معراج مقام محمود پر امت دکھلائی گئی

شیخ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب رفیق الطلاب میں حضرت شیخ الشیوخ سے نقل کیا ہے۔

کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات مجھے مقام محمود پر میری امت کو دکھلایا گیا اور میں نے اپنی امت کو دیکھا اور مقام محمود' صرف سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے ساتھ ہی خاص ہے۔ دیگر تمام انبیاء کرام اور اولیاء اس میں شریک نہیں۔

شیخ نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براق پر سوار تھے براق کا زین پوش میرے کندھے پر تھا۔

☆ محبوب مانگو عطا کیا جائے گا

امام نجم الدین الغیطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المعراج میں لکھا ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ کی طرف تشریف لے گئے تو مختلف رنگوں کے ایک بادل نے آپ کو ڈھانپ لیا اور جبرائیل علیہ السلام وہیں ٹھہر گئے تو سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوپر تشریف لے گئے حتی کہ آپ نے قلم کے لکھنے کی آواز سنی۔ اور ایک شخص کو نور کے پردوں میں چھپا ہوا دیکھا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کوئی فرشتہ ہے۔ جواب ملا نہیں۔ پھر فرمایا کوئی نبی ہے جواب ملا نہیں۔ فرمایا پیارے محبوب یہ ایک شخص ہے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے رطب اللسان رہتا ہے اور اس کا دل مسجد کے ساتھ معلق تھا۔ اور اس نے اپنے والدین کو کبھی ناراض نہیں کیا تھا۔ اسی سبب سے اسے آج اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا۔ پس رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں گر گئے۔ اور اسی وقت اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عرض کیا۔ لبیک یا مولیٰ کریم فرمایا۔ پیارے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مانگ۔ جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔

☆ حضرت اویس قرنی اور غوث الاعظم

جاننا چاہیے کہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ مقعد صدق کے مقام پر سوئے ہوئے تھے اور انہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ اور اس لئے مقام ادنیٰ کے پیچھے رہ گئے اور یہ نعمت عظمیٰ اور مراتب عالیہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مل گئے۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے۔

☆ سرکار غوث اعظم کی محبوبیت

سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بحرالمعانی میں فرمایا ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو جتنی مقام محبوبیت میں شہرت حاصل ہے اتنی اوروں کو حاصل نہیں۔ پس حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ان محبوبوں میں سے ہیں جو عزت اور احترام کی قبا میں چھپے ہوئے ہیں۔ اور سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محبوبیت ایسی مشہور ہے جیسی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبیت مشہور ہے کیونکہ سیدنا غوث اعظم سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں پر ہیں۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّانِيَةُ (۲)

غوث اعظم کی ولادت

حضرت عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رحمۃ اللہ علیہ یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ایک شاعر نے آپ کی ولادتِ اور وصال کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

اِنَّ بَاذَ اللّٰهِ سُلْطَانَ الرِّجَالِ
جَاءَ فِیْ عِشْقٍ تُوَفّٰی فِیْ كَمَالِ

بیشک اللہ تعالیٰ کے باز مردان خدا کے بادشاہ (غوث اعظم) عشق میں پیدا ہوئے اور کمال میں فوت ہوئے۔

سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی جس رات ولادت باسعادت ہوئی تو اس رات پانچ اشیاء کا ظہور ہوا۔

1- آپ کے والد سید ابوصالح جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ اور آئمہ دین و متین کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے بیٹے ابوصالح تجھے مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جو تجھے بیٹا دیا ہے وہ میرا بیٹا اور محبوب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا بھی محبوب ہے۔ اور اس کا مقام و مرتبہ اولیاء کرام میں وہ ہوگا۔ جس طرح میرا مرتبہ و مقام انبیاء اور رسل میں ہے۔

2- رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام انبیاء کرام اور

رسل نے آپ کے والد ماجد کو خواب میں بشارت دی کہ سوائے آئمہ معصومین کے تمام اولیاء کرام آپ کے فرزند کے مطیع ہوں گے۔ اور اس کے پاؤں اپنی گردنوں پر رکھیں گے اور اسکی اطاعت ان کے درجات کا باعث ہوگی اور جو اس کی اطاعت سے منہ پھیرے گا وہ قرب الٰہی کی بلندی سے بعد اور محرومی کے گڑھے میں گرایا جائے گا۔

3- اس رات گیلان میں سب لڑکے ہی اللہ کی قدرت سے پیدا ہوئے۔ جن کی تعداد گیارہ سو تھی اور وہ سب کے سب اولیاء اللہ اور مردان خدا ہوئے۔

شیخ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ برہان پوری کے ملفوظات میں مذکور ہے کہ جب سیدنا غوث اعظم کا نطفہ والد ماجد کی پشت سے رحم مادر میں جلوہ گر ہوا۔ اور آپ کی ولادت کی برکت سے اکوان روشن ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر اولیاء کرام کے نطفے پشت فادر سے رحم مادر میں متمکن کئے اور ان کو پیدا کیا تا کہ یہ تمام اولیاء کرام سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوں۔

4- آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام رمضان المبارک صبح سحری سے لے کر شام تک اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے۔

اس بات کی طرف آپ اپنے اشعار میں یوں اشارہ فرمایا۔

بِدَايَةِ اَمْرِیْ ذِكْرَهُ مَلَا لُفَضَا

وَصَوْمِیْ فِیْ مَهْدِیْ بِهٖ كَانَ شَهْرَتِیْ

یعنی میرے ابتدائی حالات سے دنیا پُر ہے۔ اور بچپن ہی میں میرا روزہ دار ہونا میری شہرت کا باعث ہے۔

5- سب معراج رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے کندھوں پر پاؤں مبارک رکھا تھا۔ ان قدموں کے نشان آپ کے کندھوں پر موجود تھے۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ آپ شہر جیلان میں پیدا ہوئے۔ (اور عجمی زبان میں جیم کی بجائے گاف بولتے ہیں یعنی گیلان) اور سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ ام الخیر فاطمہ کی عمر مبارک طویل ہوچکی تھی تقریباً ساٹھ سال اور اس عمر میں بچے کا پیدا ہونا بھی کرامت ہے۔

☆ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ان صفات سے نوازا گیا۔
☆ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق۔
☆ سیدنا یوسف علیہ السلام کا حسن۔
☆ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت۔
☆ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عدل۔
☆ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا حلم۔
☆ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شجاعت عطا کی گئی۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الثَّالِثَۃُ (۳)

مناقب غوث اور مشائخ کی بشارت

امام محمد بن سعید بن احمد سعید بن زریع زنجانی روضۃ النواظر ونزہۃ الخواطر کے چھٹے باب میں حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی کے مناقب میں ان بزرگوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے آپ کے مقام قطبیت کی بشارت دی ہے۔

فرماتے ہیں۔

مناقب غوث میں اشعار:

شَهِدَ بِرُتُبَتِهٖ جَمِيْعُ الْمَشَائِخِ
فِی عَصْرِهٖ كَانُوْا بِغَيْرِتَنَا كُرٖ
اَمَّا الَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْا قَدْ بَشَّرُوْا
بِقُدُوْمِهِ الْمَيْمُوْنِ اَكْرَمَ طَائِرٖ
كَالْعَالِمِ الْبَصْرِیْ هُوَ الْحَسَنُ الَّذِیْ
عَمَّرَ طَرِيْقَ السَّالِكِيْنَ لِسَائِرٖ

ترجمہ: تمام مشائخ عظام نے اپنے اپنے زمانہ میں آپکے مرتبہ کی گواہی دی اور اس میں کسی کو انکار نہیں۔ اور جو آپ سے پہلے تھے۔ انہوں نے آپ کی تشریف آوری کی بشارت دی۔ اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانے سے لے کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے تک واضح کیا۔ اور جو بھی رئیس اولیاء گذرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خبر دی۔

هُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِی خَضَعَتْ
وَرِقَابُ الْاَوْلِیَاءِ لَهٗ بِغَیْرِ تُشَاجِرٍ
اِذْ قَالَ مَامُوْرًا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ
قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَةِ جَمِیْعِ اَکَابِرٍ
فَحَنَتْ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ رُؤُسُهُمْ
لِجَلَالِهٖ بَادِیْهِمْ وَالْحَاضِرِهِمْ
لَمْ یَمْتَنِعْ اَحَدٌ سِوٰی رَجُلٍ سَهَا
عَنْ حَالِهٖ مِنْ اَصْفَهَانَ مَکَابِرٍ
قَدْ کَانَ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ مُعَظَّمًا
بِالْعِلْمِ وَالْحَالِ الشَّرِیْفِ الْفَاخِرِ

ترجمہ: آپ وہ ہیں جن کے قدم کے آگے ولیوں نے بلا کسی انکار کے گردنیں جھکا دیں۔ جب آپ نے مامور من اللہ ہوکر کرسی پر بیٹھے ہوئے فرمایا میرا یہ قدم اکابر اولیاء کی گردنوں پر ہے۔ تو آپ کے جلال کے آگے حاضر و غائب تمام اولیاء نے سر جھکا دیئے۔ اصفہان کے ایک متکبر شخص نے انکار کیا جو آپ کے حال سے واقف نہ تھا۔ وہ اولیاء میں علم اور حال فاخر کی وجہ سے معظم بھی تھا۔ لیکن ابلیس لعین کافر کی طرح اس پر شقاوت غالب آ گئی۔

روضۃ النواظر کے پانچویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر سیدنا غوث اعظم کے زمانہ تک جتنے اکابر اولیاء کرام گذرے ہیں سب نے آپ کے پیدا ہونے اور آپ کے قطب زماں ہونے کی بشارت دی ہے۔

اَلْمَنقَبَةُ الرَّابِعَةُ (۴)

غوث اعظم کے نام کا احترام

گلزار معانی میں مذکور ہے کہ ابتداء میں آپ پر جلالیت کا بہت غلبہ تھا اور اس غلبہ کی یہ حالت تھی کہ جو شخص آپ کا نام بغیر وضو کے لیتا ہلاک ہو جاتا۔ ایک روز آپ کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ عبدالقادر اس حالت کو چھوڑ دے کیونکہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں لوگ اللہ تعالیٰ اور میرا نام بھی بغیر ادب اور حرمت کے ذکر کریں گے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امت مصطفیٰ پر رحم فرمایا اور اس حالت کو ترک کیا۔

اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب سرکار غوث پاک کی یہ حالت مشہور ہوئی تھی تو لوگ موت کے خوف سے آپ کا نام بغیر وضو کے نہ لیتے تھے۔ تو بغداد کے اولیاء کرام نے حضرت غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپ لوگوں کے حال پر رحم فرمائیں اور اس سختی کو معاف فرما دیں تو آپ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا میں تو اس حالت کو پسند نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ عبدالقادر تو نے میرے نام کی عزت کی اور ہم تیرے نام کی عزت کریں گے اور جو عزت کرتا ہے وہ معزز بن جاتا ہے۔

مشائخ عظام فرماتے ہیں۔ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام بغیر وضو کے لیتا ہے وہ تنگ دستی اور مفلسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور جو آپ کے نام کی نذر مانتا ہے اسے ضرور ادا کرنا چاہیے تاکہ کسی مصیبت میں گرفتار

نہ ہو جائے۔

☆ غوث اعظم کو ایصال ثواب اور اس کے فوائد

سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح پاک کو ایصال ثواب کیلئے جمعرات کو کوئی میٹھی چیز پکا کر فقراء میں تقسیم کرے اور کسی مشکل کام اور دیگر جائز ضرورت میں مدد طلب کرے تو آپ اس کی مدد فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنے رزق حلال میں سے کچھ طعام پکا کر آپ کی روح مبارک کو اس کا ثواب ہدیہ کرے اور اس پر ہمیشہ عمل کرتا رہے تو اس کی دینی و دنیاوی تمام مشکلیں حل ہوں گی۔

جو شخص سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی اخلاص کے ساتھ اور باوضو لے گا تو وہ تمام دن خوش و خرم رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔

بعض مشائخ عظام سے منقول ہے کہ سیدنا غوث اعظم حرز الیمانی کا ورد کیا کرتے تھے اور کثرت ورد کی وجہ سے آپ پر ابتدائی حالت میں جلالیت کا ایسا غلبہ تھا۔ جیسا کہ منکروں کی گردن مارنے والی تلوار اور دشمنوں کے جگر کو چیرنے والا تیر۔ اور جن منکرین اور حاسدین نے غوث اعظم کا نام بے وضو لیا۔ پس وہ اللہ کی تلوار قدرت سے اس کی گردن ماری گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم مکاشفہ میں سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا تم خود ہی سیف (تلوار) بن چکے ہو اب حرز الیمانی کا ورد کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس پر کچھ عرصہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ورد چھوڑ دیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشارہ سے ورد دوبارہ شروع کر دیا اس بات کی تائید اس حکایت

سے بھی ہوتی ہے۔

☆ حضرت غوث اعظم کے دوست اور دشمن

ایک بزرگ نے سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ لوگوں کے حال پر کرم فرمائیں اور اس مصیبت عظیمہ سے نجات دلائیں تو آپ نے اس بزرگ سے فرمایا کہ مراقبہ کرو تو اس نے مراقبہ کیا تو اس نے عرش کے نیچے ایک لٹکتی ہوئی تلوار دیکھی جس پر مکھیاں اپنے آپ کو تلوار پر گراتی ہیں اور دو ٹکڑے ہو جاتی ہیں۔ تو آپ نے اسے آنکھ کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ مکھیاں اس تلوار سے جنگ کرتی ہیں اور اس سے انہیں یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ ٹکڑے ہو جاتیں ہیں اور میرے دشمن میرے نام کا ادب واحترام نہ کرنے کے باعث ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور میرے دوست اور مخلصین میرا نام ادب واحترام سے لیتے ہیں ان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے اور میرا گھوڑا زین سے کسا ہوا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی بڑھکتی ہوئی آگ ہوں۔ تمام اہل بغداد کی سفارش کرنے پر آپ نے اس حالت جلالی کو اہل عناد سے اٹھا لیا۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْخَامِسَةُ (۵)

ایک عیسائی سے مناظرہ اور قبر سے مردہ زندہ

سیدنا غوث اعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز ایک محلّہ سے گذر رہے تھے تو دیکھا ایک مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ تو سرکار غوث پاک نے جھگڑے کا سبب پوچھا تو مسلمان نے کہا کہ یہ عیسائی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے افضل ہیں۔ اور میں نے اس عیسائی کو کہا ہے کہ نہیں بلکہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل ہیں تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس عیسائی سے فرمانے لگے کہ تم کس دلیل سے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فضیلت دیتے ہو۔ عیسائی نے کہا کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نصرانی دیکھ میں نبی نہیں ہوں۔ بلکہ میں اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہوں اگر میں مردہ کو زندہ کر دوں تو کیا تو مسلمان ہو جائے گا اس نے کہا ضرور میں مسلمان ہو جاؤں گا۔

پھر سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے کوئی پرانی قبر دکھاؤ تجھے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کا علم اور یقین ہو جائے اس عیسائی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بوسیدہ اور پرانی قبر دکھائی تو آپ نے فرمایا تمہارے نبی مردوں کو

زندہ کرتے وقت کیسے خطاب کیا کرتے تھے اس نے کہا کہ "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ" اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا کہتے تھے۔

تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ قبر والا دنیا میں گویا تھا اگر تو چاہے تو یہ گاتا ہوا اپنی قبر سے اٹھے اس نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں تو آپ نے قبر کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔

"قُمْ بِاِذْنِیْ" میرے حکم سے کھڑا ہو جا۔

پس قبر پھٹ گئی اور وہ مردہ زندہ ہوکر گاتا ہوا باہر نکل آیا۔ جب عیسائی نے حضرت غوث اعظم کی یہ کرامت دیکھی تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کا بھی قائل ہوگیا۔ (اسرارالطالبین)

اَلْمَنْقَبَةُ السَّادِسَةُ (٦)

دریا میں ڈوبے ہوئے لڑکے کو زندہ کرنا

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اس کا لڑکا دریا میں غرق ہوگیا تھا اس نے عرض کیا حضور میرا لڑکا ڈوب گیا ہے اور مجھے اتنا یقین ہے کہ آپ میرے لڑکے کو زندہ کرکے مجھے ملا سکتے ہیں۔ تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے بڑھیا گھر جا لڑکا گھر میں موجود ہوگا وہ آئی مگر لڑکا موجود نہ تھا۔ دوسری دفعہ پھر عورت دربار غوث میں آئی اور رونے لگی آہ وزاری کی تو آپ نے پھر فرمایا گھر لوٹ جا لڑکے کو موجود پائے گی۔ پھر وہ گھر گئی تو لڑکا موجود نہ تھا۔ پھر وہ تیسری دفعہ روتی آہ وزاری کرتی ہوئی آئی۔ تو سیدنا غوث

اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کیا اور اپنے سر مبارک کو ہلایا پھر سر اٹھا کر فرمایا گھر چلی جا تیرا لڑکا گھر میں موجود ہوگا وہ عورت گھر آئی تو اس کا بیٹا گھر میں موجود تھا۔

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ محبوبیت کی حالت میں آ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے خالق و مالک مجھے اس عورت کے آگے دو دفعہ شرمندہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا اے عبدالقادر تم سچے تھے کہ پہلی دفعہ فرشتو نے اس کے اجزا اکٹھے کئے۔ دوسری دفعہ میں نے اس کو زندہ تیسری دفعہ میں نے اسے دریا سے نکال کر گھر پہنچا دیا۔ تو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو نے تمام دنیا کو لفظ کن سے پیدا کیا اور اس میں دیر نہیں لگی قیامت کے دن بیشمار اجسام کے اجزا کو ایک لمحہ میں جمع کر کے زندہ کرنے کے بعد اکٹھا کر دے گا۔ تو اس کے ایک جسم کے اجزا کو جمع کرنے اور اسے زندہ کر کے گھر میں پہنچانے میں اتنی دیر کی کیا حکمت تھی۔ بارگاہ رب العزت سے جواب آیا۔ اے عبدالقادر مانگ جو مانگتا ہے۔ کیونکہ ہم تمہارے اس انکسار کے باعث تجھے دینے کو تیار ہیں یہ بات سن کر سرکار غوث پاک عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے سجدہ میں چلے گئے اور عرض کیا مولیٰ کریم میں مخلوق ہوں اور میری طلب بھی مخلوقیت کے موافق ہونی چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوا کہ عبدالقادر جو بھی تیری جمعۃ المبارک کے دن زیارت کرے گا وہ ولی کامل اور مقرب ہو جائے گا اگر تو مٹی پر بھی نگاہ کرے گا تو وہ بھی سونا بن جائے گی عرض کیا مولیٰ کریم مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اے پروردگار مجھے

ایسی چیز عنایت فرما جو ان سے اعلیٰ ہو اور میرے وصال کے بعد بھی باقی رہے اور لوگوں کو دنیا و آخرت میں نفع دے۔ پس آواز آئی میں نے تیرے ناموں کو ثواب اور تاثیر کے لحاظ سے اپنے ناموں کے برابر کر دیا۔ پس جو تیرے نام کو لے گا وہ میرے نام کو لے گا۔ (رسالہ حقیقۃ الحقائق)

اَلْمَنْقَبَۃُ السَّابِعَۃُ (۷)

ملک الموت سے ارواح کو چھڑوانا

شیخ ابوالعباس احمد رفاعی سے روایت ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خادم فوت ہوگیا۔ اس کی بیوی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی آہ و زاری کرنے لگی اور اپنے خاوند کے زندہ ہونے کی التجاء کی۔ تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کیا اور علم باطن سے آپ نے دیکھا کہ ملک الموت نے اس دن جتنی ارواح قبض کی تھیں وہ ان کو آسمان کی طرف لے جا رہے ہیں۔ تو آپ نے ملک الموت کو ٹھہرنے کا حکم دیا کہ میرے فلاں خادم کی روح کو واپس کر دو تو ملک الموت نے جواب دیا کہ میں نے تمام ارواح کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قبض کیا ہے اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں پیش کرنی ہیں تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں آپ کے خادم کی روح کو واپس کر دوں جس کو میں بحکم الٰہی قبض کر چکا ہوں۔ تو آپ نے دوبارہ کہا مگر ملک الموت نہ مانگے۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹوکری تھی جس میں تمام روحیں ڈالی ہوئی تھیں جو اس دن قبض کی تھیں۔ پس آپ نے قوت محبوبیت سے ٹوکری

ان سے چھین لی۔ تو تمام روحیں نکل کر اپنے اپنے جسموں میں چلی گئیں ملک الموت نے بارگاہ رب العزت میں شکایت کی اور عرض کیا۔ مولیٰ کریم تو جانتا ہے جو میرے اور عبدالقادر کے درمیان تکرار ہوئی کہ اس نے آج مجھ سے تمام ارواح جو قبض کی تھیں چھین لی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے ملک الموت بیشک عبدالقادر میرا محبوب ہے۔ تو نے اس کے خادم کی روح کو واپس کیوں نہ کیا۔ اگر ایک روح واپس کر دیتے تو اتنی روحیں اپنے ہاتھ سے دیتے نہ پریشان ہوتے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّامِنَةُ (۸)

لڑکی کا لڑکا بن جانا

راوی کا بیان ہے کہ میں نے شیخ داؤد قادری شیر کبیر سے سنا ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ بلند دروازہ حاجات کا قبلہ اور بے پناہوں کی پناہ گاہ ہے۔ بیشک میں اس کی طرف التجاء کرتا ہوں اور ایک فرزند ارجمند کی خواہش رکھتا ہوں۔ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے تیرے لئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی ہے تو جو چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عطا کریگا۔ یہ سن کر وہ شخص ہر روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی تو لڑکی کو آپ کی خدمت میں لایا اور عرض کیا حضور آپ نے فرمایا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور یہ لڑکی ہے تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے جاؤ اور دیکھو پردہ غیب سے کیا ظاہر

ہوتا ہے تو وہ شخص لڑکی کو کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گیا گھر جا کر دیکھا تو وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے لڑکا تھا۔

اَلْمَنْقَبَۃُ التَّاسِعَۃُ (۹)

مرید اور عقیدت مند ہر طرح کے عذاب سے محفوظ

میاں عظمت اللہ بن قاضی عماد بن میاں نظام محمد بن شاہ بن محمد بن قدوہ العلماء والعارفین وجیہہ الحق والدین علوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ شہر برہان پور میں ایک دولت مند آگ کی پوجا کرنے والا رہتا تھا جس کا گھر ہمارے گھر کے قریب تھا۔ مگر وہ ہندو آتش پرست سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدت مند تھا اور اپنے آپ کو سرکار غوث پاک کا مرید کہتا تھا۔ اور ہر سال قسم قسم کے کھانے پکا کر علماء وفقراء کو کھلاتا تھا اور شعلوں سے محفل کو روشن کرتا اور محفل کو طرح طرح کی زیب وزینت سے آراستہ کرتا اور خوشبو سے مزین ومعطر کرتا یہ سب کچھ آپ کی محبت کی وجہ سے کرتا تھا۔ جب وہ ہندو آتش پرست فوت ہوا تو ہندوؤں نے مرگھٹ میں بہت لکڑیاں جمع کر کے ان پر گھی ڈال کر اس کی لاش کو لکڑیوں میں رکھ دیا اور آگ لگا دی لیکن اللہ کی قدرت اس شخص کا ایک بال بھی نہ جلا۔ ہندو یہ دیکھ کر طرح طرح کے مشورے کرنے لگے۔ آخرکار اس بات پر سب کا اتفاق ہوا کہ اس کو پانی میں بہا دیا جائے۔ تو جب اس کو پانی میں ڈال دیا گیا تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بزرگ کو خواب میں ارشاد فرمایا کہ فلاں ہندو میرا روحانی فرزند ہے۔ جس کا نام مردان خدا کے نزدیک سعد اللہ ہے اس کو

پانی سے نکال کر غسل دو اور اسکی نماز جنازہ پڑھو اور دفن کر دو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اے عبدالقادر میں تیرے مریدوں اور عقیدتمندوں کو آگ میں نہیں جلاؤں گا۔ اور دنیا سے جاتے ہوئے ان کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْعَاشِرَةُ (١٠)

شاہ نقشبند کی آمد کی بشارت دینا

شیخ عارف باللہ عبداللہ بلخی اپنی کتاب خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب کے پچیسویں باب میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین والدین محمد بن محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ میں نے خواجگی سرمست سے اور انہوں نے بخارا کے مشائخ عظام سے سنا ہے کہ وہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک دن درویشوں کی جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے اور بخارا کی طرف چہرہ کر کے فرمایا کہ میرے وصال کے ایک سو ستاون (١٥٧) سال بعد ایک مرد قلندر پیدا ہوگا اور اس کا نام محمد المشرب بہاؤ الدین محمد نقشبند ہوگا۔ جو میری خاص نعمت سے فیضیاب ہوگا تو ایسا ہی ہوا۔

☆ شاہ نقشبند کا غوث اعظم سے فیض حاصل کرنا

روایت ہے کہ شاہ نقشبند حضرت خواجہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنے پیر و مرشد سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے تلقین لی۔ تو سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اسم اعظم کے ورد کرنے کا حکم فرمایا۔

مگر آپ کے دل میں اسم اعظم کا نقش نہ جما جس سے آپ کو بہت رنج ہوا۔ اسی پریشانی و گھبراہٹ میں جنگل کی طرف چلے گئے۔ اور راستہ میں حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا جو آپکی طرف آ رہے تھے۔ دیکھتے ہی ان کو سلام عرض کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا بہاؤ الحق مجھے سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اسم اعظم ملا ہے۔ جو میں تم کو بتانا چاہتا ہوں کہ تم بھی حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف توجہ کرو تا کہ آپ کی برکت سے تم جلدی اپنی منزل کو حاصل کرلو۔

تو دوسری رات شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے داہنے ہاتھ کے اشارے سے ان کے سینے میں اسم اعظم کا نقش جما دیا۔ کیونکہ ہاتھ کی پانچوں انگلیاں لفظ اللہ کی شکل پر ہیں۔ تو اسی وقت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ دیدار خداوندی سے مشرف ہوئے۔ جب اس بات کا لوگوں میں چرچا ہوا تو لوگوں نے دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ اس مبارک رات کے فیوضات میں سے ایک فیض ہے اور عنایات میں سے ایک عنایت ہے جس میں سرکار غوث اعظم نے مجھ پر عنایت فرمائی۔ اور اس رات سے مجھے اپنی سابقہ حالت میں بہت کچھ اضافہ محسوس ہوتا ہے۔ اور آپ کا نام شاہ نقشبند مشہور و معروف ہونے کا سبب سرکار غوث اعظم ہیں کہ جنہوں نے آپ کے دل میں اسم اعظم کو نقش کر دیا۔

خواجہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اپنے مریدوں کے دلوں میں اسم اعظم کا نقش جمایا کرتے تھے۔

شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کے قول قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰه (کہ میرا قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہے) کی نسبت دریافت کیا گیا تو شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گردن تو درکنار آپ کا قدم مبارک میری آنکھوں پر ہے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْحَادِیَةُ عَشْرَة" (۱۱)

آپ کا قدم میرے سر پر۔ خواجہ معین الدین چشتی

قدوۃ المشائخ قطب الخلائق امیر محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب لطائف الغرائب میں حضرت نصیر الدین محمود کی زبانی تحریر فرماتے ہیں کہ جب سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰه (کہ میرا قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہے) تو تمام اولیاء کرام نے اپنی گردنوں کو جھکا دیا۔ اور اس وقت حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے ایک پہاڑ کی غار میں مجاہدہ کر رہے تھے۔ تو اس امر الٰہی کی اطلاع پاتے ہی آپ نے جلدی سے تمام اولیاء کرام سے پہلے اپنے سر کو اتنا جھکا دیا کہ زمین تک لگ گیا اور عرض کیا۔ بَلْ عَلٰی رَاسِیْ. بلکہ آپ کا قدم میرے سر پر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات سے آگاہ فرما دیا تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اولیاء کرام کے بھرے مجمع میں فرمایا کہ غیاث الدین کا بیٹا گردن جھکانے میں تمام اولیاء کرام پر سبقت لے گیا ہے۔ اور تواضع اور حسن ادب کے سبب اللہ تعالیٰ اور اس رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محبوب بن گیا ہے۔ اور عنقریب اس کو

ہندوستان کی حکومت کی باگ دی جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

خواجہ معین الدین غوث اعظم کی صحبت میں

مولانا محمد جلال الدین سہروردی' سیر العارفین میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک پہاڑ میں ملاقات ہوئی۔ حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں تقریباً ستاون (۵۷) دن ہے تو آپ فیوضات باطنی سے بہرہ ور ہوئے۔

☆ فریدالدین گنج شکر کا غوث اعظم سے اظہار عقیدت

حضرت سید آدم نقشبندی نکات الاسرر میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں اولیاء کرام کی گردنوں پر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قدم مبارک رکھنے کا ذکر خیر ہوا۔ تو حضرت خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں اس زمانہ میں ہوتا تو خود آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھتا اور فخر سے عرض کرتا یاغوث آپ کا قدم میری آنکھوں پر ہے۔ اس لئے میرے مرشد کریم حضرت خواجہ معین الدین چشتی ان مشائخ عظام میں سے ہیں۔ جنہوں نے آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھا ہے۔ تو میرا منصب یہی ہے کہ میں کہوں گا کہ سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قدم مبارک میری آنکھوں پر ہے۔

☆ ولایت ہندوستان تجھے عطا کی

شیخ حسن قطبی رحمۃ اللہ علیہ اللطائف القادریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

حضرت خواجہ سیدنا معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے عراق کی خواہش کا اظہار کیا تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں عراق حضرت شہاب الدین عمر سہروردی (رحمۃ اللہ علیہ) کو عطا کر چکا ہوں اور میں تجھے ہندوستان کی ولایت عطا کرتا ہوں۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الثَّانِیَۃُ عَشْرَۃ" (۱۲)

مردود کو مقبول بنا دیا

ملفوظ الغیاثیہ میں لکھا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک ولی کامل کو ولایت سے محروم کر دیا گیا۔ یعنی اس کی ولایت چھین لی گئی۔ جس کی وجہ سے تمام لوگ اس کو مردود کہنے لگے۔ اس نے زمانہ کے تین سو ساٹھ اولیاء کاملین سے اپنی ولایت کی واپسی کیلئے دعا کروائی اور سب نے اس کیلئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اولیاء کرام نے اس کا نام لوحِ محفوظ میں اشقیاء کی فہرست میں لکھا ہوا دیکھا تو اس کو کہا گیا کہ تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس کے بعد اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ (العیاذ باللہ) تو وہ سلطان الاولیاء حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے سارا قصہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا آ جاؤ اگر تم مردود ہو گئے ہو تو میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تجھے مقبول بنا سکتا ہوں۔ اسکے بعد سیدنا غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کیلئے دعا فرمائی۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا اے عبدالقادر کیا تم نہیں جانتے اس

زمانہ کے تین سو ساٹھ اولیاء کاملین نے اس کیلئے دعا کی ہے میں نے ان کی دعا کو قبول نہ کیا۔ کیونکہ اس کا نام لوح محفوظ میں شقی اور بدبخت لکھا جاچکا ہے۔ تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود بنانے پر قادر ہے۔ اے پروردگار اگر تیرا یہی ارادہ ہے کہ یہ شخص مردود ہی رہے تو مجھ سے اس کے مقبول بنانے کی دعا کیوں کروائی۔ تو اللہ رب العزت کی طرف سے جواب آیا۔ اے عبدالقادر ہم نے اس کو تمہارے سپرد کیا جو چاہو کرو۔ تمہارا مقبول میرا مقبول۔ تمہارا مردود میرا مردود ہے۔ اس کے بعد سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو چہرہ دھونے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا نام اشقیاء سے مٹا کر اصفیاء کی فہرست میں لکھ دیا۔ اور اللہ رب العزت کی بارگاہ سے خطاب ہوا۔ اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) ہم نے تجھے عدل و نصب کے اختیارات عطا کئے ہیں۔ تمہارا مقبول تو ہماری بارگاہ میں مقبول۔ اگر تمہارا مردود تو ہماری بارگاہ میں مردود ہے۔ اے پروردگار امت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے مقبول بندوں میں شامل فرما۔ (امین)

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّالِثَةُ عَشْرَةٌ (۱۳)

امام حسن عسکری کا بشارت دینا اور جائے نماز کا تحفہ

مخزن القادریہ میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے اپنی جائے نماز (جس پر آپ نماز پڑھا کرتے تھے) ایک مرید کو عنایت فرمائی اور اس کو وصیت فرمائی کہ اس جائے نماز کو حضرت

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا دینا۔ اور اس کو حفاظت کے ساتھ رکھنا اور مرتے وقت کسی معتبر آدمی کے حوالے کر دینا اور اس کو کہہ دینا کہ تو بھی مرتے وقت کسی کو سپرد کر دینا۔ اسی طرح پانچویں صدی کے وسط تک سلسلہ چلتا رہے گا۔ یہاں تک کہ سادات میں سے ایک مرد خدا پیدا ہوگا اور ان کا نام عبدالقادر الحسنی الگیلانی ہوگا۔ یہ امانت جائے نماز ان کی ہے اس کے سپرد کر دینا اور میرا سلام ان کو کہہ دینا۔

☆ فائدہ

سیدنا امام حسن عسکری گیارہویں امام ہیں آپ کی کنیت ابومحمد اور لقب زکی ہے اور دیگر القاب خالص اور سراج ہے۔ آپ اپنے والد محترم کی طرح عسکری کے لقب سے مشہور ہیں آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۲۳۱ھ میں ہوئی اور شہادت بروز جمعۃ المبارک ربیع الاول سرمن رائے میں ۲۶۰ھ میں ہوئی اور اپنے والد کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

(شواہد النبوت)

اَلْمَنْقَبَۃُ الرَّابِعَۃُ عَشْرَۃ" (۱۴)

ہر روز غلام آزاد کرنا

بعض کتب میں لکھا ہے کہ سیدنا غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہر روز بہت سارے غلام خریدتے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد فرما دیا کرتے تھے۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الْخَامِسَۃُ عَشْرَۃ" (۱۵)

چور کو قطب بنا دیا

روایت میں آتا ہے کہ جب حضور غوث صمدانی قطب ربانی الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ کی سعادت کے بعد ننگے پاؤں واپس بغداد شریف لا رہے تھے تو راستے میں کسی مسافر کو لوٹنے کیلئے ایک چور انتظار کر رہا تھا تاکہ مسافر سے مال چھینا جائے تو غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس چور کے پاس گئے تو کون ہے تو اس نے جواب دیا میں بدوی ہوں۔ تو آپ نے بذریعہ کشف معلوم کرلیا کہ یہ ایک بدکردار چور ہے۔ اور اس چور کو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ یہ عظیم المرتبت شخصیت سیدنا غوث اعظم کی ہے۔ اور آپ کو بذریعہ کشف معلوم ہوگیا اور فرمایا میں عبدالقادر ہوں۔ تو چور کا سننا ہی تھا کہ سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر جا گرا اور اس چور کی زبان پر یاسیدی عبدالقادر شیئاً للہ جاری ہوگیا۔ تو سیدنا غوث پاک کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور اس کی اصلاح کیلئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں دعا فرمائی۔

تو ندا آئی اے غوث اعظم چور کو صراط مستقیم کا راستہ اور راہِ ہدایت دکھا کر اس کو قطب بنا دو۔ تو سرکار غوث اعظم کی ایک نگاہ سے چور قطب بن گیا۔

اَلْمَنْقَبَةُ السَّادِسَةَعَشْرَةَ (۱۶)

محبت غوث مغفرت کا ذریعہ

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ مبارک میں ایک بہت بڑا گنہگار فاسق فاجر گناہ کرنے میں سرمست رہتا تھا مگر اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد محبت تھی۔ تو جب وہ شخص فوت ہوگیا اور عزیز و اقارب نے اس کو قبر میں دفن کر دیا تو سوال و جواب کیلئے منکر نکیر آئے۔ تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ اور دین اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ اور تیرا نبی کون ہے۔ تو اس شخص نے سب سوالوں کے جواب میں عبدالقادر کہا۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوا۔ اے فرشتو اگرچہ یہ بندہ گنہگار خطا کار ہے۔ لیکن میرے محبوب بندے سید عبدالقادر کی سچی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے اس لئے میں نے اس کی مغفرت فرما دی ہے۔ اور اس کی قبر کو حد نگاہ کشادہ کر دیا ہے۔

اَلْمَنْقَبَۃُ السَّابِعَۃُ عَشْرَۃ" (۱۷)

اعلیٰ قسم کا عمامہ فقیر کو عطا کر دیا

روایت میں آیا ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی قیمتی نفیس اور اعلیٰ قسم کا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ ایک کپڑے کی قیمت اس زمانہ کے حساب سے دس سرخ دینار ہوتی تھی۔

ایک مرتبہ سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ستر ہزار دینار کی قیمت کا عمامہ خرید کر باندھا۔ اسی حال میں ایک فقیر کو دیکھا تو اسے عطا فرما دیا۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الثَّامِنَۃُ عَشْرَۃ" (۱۸)

نعلین غوث اعظم

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نعلین (جوتی) بھی اعلیٰ اور عمدہ اور نہایت ہی قیمتی ہوتی تھی۔ جوتی میں لعل، زمرد اور یاقوت جڑے ہوئے ہوتے تھے۔ اور اس کے نیچے چاندی کی میخیں لگی ہوتی تھیں۔

اَلْمَنْقَبَۃُ التَّاسِعَۃُ عَشْرَۃ" (۱۹)

ضیافت خداوندی

روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس دن کا چلہ کاٹا۔ اور دن کو روزہ رکھتے تھے تو آپ نے پکا ارادہ فرمایا کہ روزہ افطار کرنے کیلئے پانی کے سوا کوئی چیز دنیا کی کھانے پینے میں استعمال نہ کریں گے۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ آسمان

سے میرے لئے کھانا نہ اتارے تو چلہ مکمل ہونے سے دو دن پہلے آپ کے حجرہ مبارک کی چھت پھٹی اور اس سے ایک آدمی حجرہ کے اندر داخل ہوا۔ جس کے دائیں ہاتھ میں سونے اور بائیں ہاتھ میں چاندی کے برتن تھے اور پھلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ آپ کے سامنے رکھ دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا یہ برتن کیسے ہیں اس آدمی نے عرض کیا حضرت یہ برتن میں عالم بالا سے آپ کیلئے لایا ہوں تا کہ آپ اس سے تناول فرمائیں۔

تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ ان برتنوں کو اٹھالو۔ کیونکہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے چاندی کی اشیاء کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے تو وہ شخص یہ سنتے ہی بھاگ گیا۔ تو اس کے بعد روزہ افطار کرنے کے وقت آسمان سے ایک فرشتہ اترا۔ اس کے ہاتھ میں کھانے سے بھرا ہوا ایک تھال تھا۔ جس میں کھانا تھا اس نے آپ سے عرض کیا کہ اللہ رب العزت نے اس کھانے سے آپ کی ضیافت کی ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کھانا لے کر درویشوں کے ہمراہ تناول فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الْعِشْرُوْنَ (۲۰)

صدیقین کے امام

سیدنا خضر علیہ السلام نے سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ جو مقام محبوبیت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے دنیا میں کسی کو ایسا مقام حاصل نہیں ہوا۔

شیخ ابومدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا خضر علیہ السلام کی ملاقات سے فیضیاب ہوا تو میں نے حضرت خصر علیہ السلام سے مشرق تا مغرب کے مشائخ عظام کے بارے میں سوال کیا۔ اور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ تو سیدنا خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ غوث اعظم صدیقین کے امام عارفین کی صحت اور معرفت کی روح رواں ہیں اور تمام اولیاء کرام میں آپ کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الْحَادِیَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۱)

بعد وصال سلسلۂ عالیہ میں داخل فرمانا

مصر کا ایک تاجر۔ سیدنا عبدالقادر غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدت مند تھا اور آپ کے سلسلۂ عالیہ میں داخل ہونے کا بھی ارادہ رکھتا تھا۔ دنیاوی کاروبار کی مصروفیت کی وجہ سے چالیس سال آپ کی خدمت اقدس میں حاضری کے شرف سے قاصر رہا۔ (نہ آسکا) آخرکار فیوض و برکات کے حصول اور آپ کی زیارت کیلئے بغداد کا سفر شروع

کیا۔

تاجر کے بغداد پہنچنے پر معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما چکے ہیں تو اپنی مراد پوری نہ ہونے پر مایوس ہوا اور اپنے آپ کو ہلاک کر دینے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن ساتھ ہی دل میں خیال آیا کہ پہلے آپ کے روضۂ انور کی زیارت سے فیض حاصل کرلوں۔ چنانچہ روضۂ انور کی زیارت کیلئے آیا اور آداب زیارت بجا لائے۔ تو سیدنا غوث اعظم اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے توجہ دی اور اپنے سلسلۂ عالیہ میں داخل فرمایا اور دیگر تین سو حضرات آپ کے ارشاد کے شرف سے مشرف ہوکر واصل باللہ ہو گئے۔

ایسی ہی سچی ارادت کے بارے میں فرمایا ہے۔

اَرِنِی الْاِرَادَۃَ لِتَاخُذَ السَّعَادَۃَ

مجھے اپنی ارادت دکھا کر سعادت حاصل کر۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الثَّانِیَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۲)

نبی کریم کے دست مبارک کا بوسہ لینا

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور غوث صمدانی قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شہر مقدس مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ تو چالیس دن تک تاجدار انبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی طرف منہ کرکے یہ اشعار پڑھتے رہے۔

ذُنُوْبِی لِمَوْجِ الْبَحْرِ بَلْ هِیَ اَکْثَرُ
کَمِثْلِ الْجِبَالِ الشَّمِّ بَلْ هِیَ اَکْبَرُ

وَلٰکِنَّھَا عِنْدَالْکَرِیْمِ اِذَا عَفَا
جُنَاحٌ مِنَ الْبَعُوْضِ بَلْ ھِیَ اَصْغَرُ

ترجمہ: میرے گناہ سمندر کی موجوں کی مانند ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ بلند ہیں اور پہاڑوں کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑے ہیں۔ لیکن جب قادر کریم بخشنے لگے تو یہ مچھر کے پر کے برابر بلکہ اس سے بھی چھوٹے ہیں۔

دوسری مرتبہ زیارت سے مشرف ہوئے تو حجرۂ انور کے قریب جا کر عرض کیا۔

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ ھِیَ نَائِبِیْ
وَھٰذِہٖ نُوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

ترجمہ: یارسول اللہ جب آپ سے دور تھا تو اپنی روح آپ کی خدمت میں بھیجتا تھا جو میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی۔

اور اب میں خود حاضر ہوا ہوں سو اپنا دست مبارک بڑھائیں تاکہ میرے ہونٹوں کو ان کے چومنے کا فخر حاصل ہو۔

تو اسی وقت سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک ظاہر ہوا تو سرکار غوث پاک نے مصافحہ کیا چوما اور اپنے سر پر رکھ دیا۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الثَّالِثَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۳)

مریدوں کے حق میں آپ کی دعا قبول

شیخ سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکاشفات میں لکھتے ہیں کہ مجھے بذریعہ کشف معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک دن اہل بغداد نے سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جگہ پر موجود نہ پایا۔ تو اہل بغداد آپ کی تلاش میں نکلے تو دیکھا۔ آپ دریائے دجلہ کے پانی پر تشریف فرما ہیں اور دریائے دجلہ کی مچھلیاں آپ کو سلام کر رہی ہیں اور ہاتھ پاؤں کو بوسہ دے رہی ہیں۔

ظہر کی نماز کے وقت تک یہی حالت رہی اور میں اسی حالت کا مشاہدہ کرتا رہا۔ پھر ایک اعلیٰ قسم کی سبز رنگ کی جائے نماز سونے چاندی سے مزین دیکھی جو ہوا پر بچھائی گئی جس کے اوپر یہ دو سطریں لکھی ہوئی تھی۔

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ترجمہ: خبردار اللہ کے ولیوں کو کوئی خوف نہیں اور نہ ہی غمگین ہوں گے۔

دوسری سطر میں لکھا ہوا تھا۔

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْد

سلامتی ہو تم پر اے اہل بیت بیشک وہ حمد کیا گیا بزرگی والا ہے۔

تو سرکار غوث اعظم اس جائے نماز پر بیٹھ گئے اور کچھ دیر کے بعد باہیبت شیر کی طرح چند آدمی نمودار ہوئے۔ اور ان کے آگے ایک ایسا

آدمی بھی تھا جو ہیبت و وقار میں سب سے بڑھ کر تھا۔ یہ تمام حضرات جائے نماز کے سامنے باادب کھڑے ہوگئے گویا کہ ان کے منہ میں زبان ہی نہیں۔

تو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوئے ان سب حضرات اور اہل بغداد کے تمام اولیاء کرام نے آپ کی امامت میں نماز پڑھی۔ جب آپ تکبیر کہتے تو حاملان عرش اور آسمان کے ملائکہ بھی آپ کے ساتھ تکبیر اور تسبیح کہتے اور جب آپ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے تو آپ کے منہ سے نور کی شعاعیں نکلتی تھیں جو عالم بالا کو چڑھتی تھیں۔ اور نماز کی فراغت کے بعد سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔

☆ دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِحَقِّ جَدِّیْ نَبِیِّکَ مِنْ خَلْقِکَ اَنْ لَّاتَقْبِضْ رُوْحَ مُرِیْدٍ وَّمُرِیْدَۃٍ لِّیْ اِلَّا عَلَی التَّوْبَۃِ

ترجمہ: اے اللہ میں اپنے جد کریم جو تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام مخلوق سے افضل ہیں ان کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے مریدوں سے مرد ہو یا عورت اس کو توبہ کی توفیق عطا فرما کر روح قبض کرنا۔ تو ملائکہ اور حاضرین نے آپ کی دعا پر آمین کہی۔ تو عالم غیب سے آواز آئی کہ تجھے بشارت ہو ہم نے تیری دعا کو شرف قبولیت سے نوازا۔

☆ فائدہ

یاد رہے کہ مندرجہ بالا واقعہ کے راوی حضرت شیخ سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ دوسرے طبقہ میں سے ہیں سیدنا غوث اعظم سے پہلے گذرے ہیں اور آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔ آپ صوفیہ میں امام ربانی ہوئے ہیں۔ آپ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ اور اپنے ماموں حضرت محمد بن سوار رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے۔ آپ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے۔ آپ کا وصال حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے ہوا تھا۔ آپ کی ولادت ۲۰۳ھ اور وصال یکم محرم الحرام ۲۳۸ھ کو ہوا۔

نفحات الانس از جامی علیہ الرحمۃ

اَلْمَنقَبَۃُ الرَّابِعَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۴)

آپ کا قدم میری گردن پر۔ جنید بغدادی

حضرت شیخ موسیٰ الّھتوی رحمۃ اللہ علیہ مکاشفات جنیدیہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جمعۃ المبارک کے روز ایک مرتبہ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے۔ تو آپ پر اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی کا ظہور ہوا۔ جس سے آپ مکاشفہ اور شہود کے دریا میں مستغرق ہوگئے اور اس وقت آپ کی زبان سے یہ کلمات نکلے کہ اس کا قدم میری بھی گردن پر بلکہ سر پر ہے۔ اسکے بعد آپ منبر کی سیڑھی سے اتر کر آئے۔ اور جمعۃ المبارک کا خطبہ پڑھا تو نماز جمعہ کی فراغت کے بعد لوگوں نے ان کلمات کی نسبت پوچھا جو آپ نے دوران خطبہ ارشاد فرمائے۔

تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی ہجری کے درمیان میں سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد پاک میں سے جو اس زمانے کا قطب ہوگا۔ شہر گیلان میں پیدا ہوگا۔ اس کا نام سید عبدالقادر ہوگا۔ اور لقب اس کا محی الدین (دین کو زندہ کرنیوالا) ہوگا۔ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کہنے کا حکم ہوگا۔

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیَّۃِ اللّٰہِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

ترجمہ: میرا یہ قدم تمام اولین و آخرین کے ولیوں اور ولیہ کی گردنوں پر ہے۔

سوائے صحابہ کرام اور اولاد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے آئمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے

تو سیدالطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ جب میں اس کے زمانہ میں نہیں ہوں تو اس کے قدم اپنی گردن پر کیوں رکھوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوراً عتاب ہوا۔ اے جنید تم نے غوث اعظم کے آگے گردن جھکانے میں کیوں توقف کیا اور کسی شئی نے تجھ پر یہ امر بھاری بنا دیا۔ وہ تو میرا محبوب ہے اور میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہل بیت میں سے ہے۔ اس کی قدر و منزلت شان اولیاء کرام اور اقطاب و ابدال میں ایسی ہے جس طرح میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر و منزلت اور شان انبیاء کرام میں ہے۔

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کلمہ فرمایا تو تمام اولیاء کرام نے آپ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اپنی گردنوں کو جھکانے کیلئے حاضر ہوئے اس لئے میں نے بھی کہا کہ آپ کا قدم میری گردن اور سر پر ہے۔ اس لئے اولیاء کرام میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے۔

☆ فائدہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مولد دراصل نہاوند (ایران) ہے لیکن آپ بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد بن جنید تھا۔ آپ کے والد شیشہ فروش تھے۔ آپ حضرت سری سقطی شیخ حارث محاسبی اور شیخ محمد قصاب کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ (یعنی ان حضرات کے شاگرد تھے) ابوثور کا مذہب رکھتے تھے جو کہ امام شافعی کے شاگرد تھے اور بعض حضرات کے نزدیک حضرت سفیان ثوری کے مذہب پر تھے۔ آپ کو صوفیہ کا امام تسلیم کیا گیا ہے اور سید الطائفہ بھی آپ کو کہا جاتا ہے۔ اکابرین صوفیہ، شیخ حزاز، شیخ رویم، شیخ نوری قدس اللہ اسرارھم سب آپکی طرف نسبت رکھتے تھے اور آپ کا وصال مبارک ۲۹۷ھ کو بغداد میں ہوا۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

نفحات الانس از جامی علیہ الرحمۃ

اَلْمَنْقَبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۵)

سلسلۂ قادریہ تمام سلاسل سے افضل ہے

روایت میں ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام دین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مکۃ المکرّمہ کو سفر شروع فرمایا اور آپ بغداد بھی تشریف لے گئے تو اس وقت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مسند پر سید عمر رحمۃ اللہ علیہ جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے آپ کو بلانے کیلئے ایک خادم کو بھیجا۔ اس نے جاکر عرض کیا حضرت آپ کو میرے شیخ سید عمر بلارہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ آپ کے شیخ مجھے کیسے جانتے ہیں۔ اس نے کہا وہ آپ کو اس دن سے جانتے ہیں۔ جس روز آپ ہندوستان سے روانہ ہوئے تو آپ حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے خلافت حاصل کی اور خرقہ پہنا۔

حضرت شیخ الاسلام سے منقول ہے آپ فرماتے ہیں جب میں شیخ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگا تو آپ نے فرمایا کس طرح بیعت کی جائے۔ میں نے عرض کیا۔ اس سلسلہ میں جو تمام سلاسل سے افضل ہو تو فرمایا کہ سب سے افضل سلسلہ قادریہ ہے۔ پھر آپ نے حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں مجھ سے بیعت لی۔

(اسرارالسالکین)

اَلْمَنْقَبَةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۶)

شفاعت غوث سے آدھی امت کی مغفرت

منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء میں ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا علی المرتضٰی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کی وصیت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اویس قرنی کو میرا سلام کہنا اور میری یہ قمیض اسے دے دینا۔ ار میری امت کی بخشش کیلئے ان سے دعا کروانا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال باکمال کے بعد سیدنا عمر فاروق اور سیدنا علی المرتضٰی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) قمیض مبارک لے کر حضرت خواجہ اویس قرنی رِضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ایک وادی میں آپ سے ملاقات ہوئی اس وقت حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہوکر خشوع خضوع سے آہ وزاری کر رہے تھے۔ بعد فراغت سجدہ ان دونوں حضرات نے آپ سے سلام کیا۔ آپ نے ان سے مصافحہ کیا اور کمال ادب سے سرکار دو عالم کی قمیض مبارک لے کر سر پر رکھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے اسے پہن لیا۔

ان حضرات نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سلام خواجہ اویس قرنی کو پہنچایا اور آپ کی امت کی مغفرت کیلئے دعا کرنے کا بھی حکم پہنچایا۔ تو حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں گر پڑے

اور امت محمدیہ کی بخشش کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد فرمایا کہ میں نے تو تمام امت کی مغفرت کی دعا مانگی مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا۔ اے اویس میں نے تمہاری شفاعت قبول کرتے ہوئے آدھی امت محمدیہ کی مغفرت فرما دی۔ اور آدھی محبوب کی امت کو غوث اعظم کی شفاعت سے بخش دوں گا۔ جو تیرے بعد پیدا ہوگا۔ تو خواجہ اویس قرنی فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا مولیٰ کریم وہ تیرا محبوب کہاں ہے میں اس کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ جواب ملا۔ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ اور دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى. کے مقام میں ہے۔ وہ میرا محبوب ہے اور میرے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی محبوب ہے۔ وہ اہل زمین کیلئے ہوگا۔ سوائے صحابہ کرام اور آئمہ کرام کے تمام اولین و آخرین کی گردنوں پر اس کا قدم ہوگا۔ جو اس کی ولایت کو قبول کرے گا۔ وہ میرا دوست ہوگا۔ پس حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے اس کی ولایت کو تسلیم کیا اور اس کے آگے گردن جھکائی اور ولایت کی تصدیق اور خدا کا شکر کیا۔

اَلْمَنْقَبَةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۷)

حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں مقام غوث اعظم

مکتوبات میں امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ ایک نبوت کا طریقہ ہے یہ طریقہ صرف انبیاء کرام کے ساتھ خاص ہے کہ بغیر کسی وسیلہ کے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور یہ طریقہ جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا ہے۔ (کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں)

اور دوسرا طریقہ ولایت ہے۔ اور اس طریقے پر چلنے والے اللہ تعالیٰ تک بالواسطہ پہنچتے ہیں۔ اور یہ اقطاب' اوتاد' ابدال' نجباء' اور عامۃ الاولیاء کا ہے۔ اس طریقہ میں واسطہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ منصب آپ کی ذات سے تعلق رکھا ہے۔ اور اس مقام میں سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے سر پر تھے۔ اور حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بھی اس مقام میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔

اور میرے خیال میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنی پیدائش سے پہلے بھی یہ مقام حاصل تھا۔ اور جس شخص کو بھی یہ فیض پہنچتا ہے انہیں کی ذات کی وساطت سے پہنچتا ہے۔ کیونکہ اس مبارک مقام کا مبدا و منتہی اور اس مقام کے دائرے کا مرکز ان کے ساتھ متعلق ہے۔ تو جب سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو یہ منصب حضرت سیدنا امام

حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کو عطا ہوا۔ اور ان کے بعد یہ منصب آئمہ کرام کو ملتا رہا۔ اور ہر امام اپنے زمانے میں لوگوں کو فیضیاب کرتے رہے۔ تو یہ ان کیلئے ملجاء و ماویٰ بنے رہے۔ اور جب سلطان الاولیاء برہان الاصفیاء غوث الارض وسماء محی الدین ابی محمد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ آیا تو یہ منصب عالی آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ اور آپکے زمانہ کے اولیاء و اقطاب کو آپ ہی کے ذریعہ فیض ملتا رہا ہے۔ اور تا قیامت آپ ہی کی وساطت سے یہ فیض ملتا رہے گا۔

اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

اَفَلَتْ شَمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرِبُ

ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہوئے۔ اور ہمارا سورج بلندی کے آسمان پر رہے گا اور غروب نہ ہوگا۔

شموس شمس کی جمع ہے جسکا معنی آفتاب ہے۔ اس جگہ شمس سے مراد ہدایت و ارشاد کے فیوضات کا آفتاب ہے۔ اور افول سے فیوضات مذکورہ کا منقطع ہو جانا مراد ہے۔ آپ کے ساتھ بھی اس شئی نے تعلق پکڑا جو پہلوں کے ساتھ یعنی وہ اولیاء کرام کو فیض پہنچانے کا واسطہ ہے۔ خدا کرے فیوض و برکات کی بارشیں ہوتی رہیں اور ان کے صدقہ سے ہم فیضیاب ہوتے رہیں۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۸)

مدحتِ غوث اعظم

راوی کہتا ہے کہ حاتم ابن احمد اہدلی سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بہت زیادہ تعظیم کیا کرتے تھے اور آپ کی تعریف کرتے تھے اور آپ کے ذکر کو مزین کرتے اور آپ کے اس قدر اوصاف لکھے تو اس معاملہ میں ان سے کوئی سبقت نہ کرسکا۔ اور اپنی تصانیف میں سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر اس طرح کرتے کہ حضرت غوث اعظم قطب الاقطاب، محبوبوں کے تاج، جن وانس کے شیخ، لوگوں کی جائے پناہ واقف اسرار خداوندی۔ کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنَ. کے دقائق کی تصدیق کرنے والے۔ اجتماع و جمعیت کے مظہر۔ اعتدال علیٰ کے مخزن۔ کائنات عالم میں تصرف کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کا اعتراف کرنے والے ہمارے سردار اور آقا تھے۔ آپ کا اسم گرامی سید عبدالقادر تھا اور والد ماجد کا اسم گرامی سید ابوصالح تھا۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

اَلْمَنْقَبَۃُ التَّاسِعَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۹)

صادقین اور عارفین کے امام

حضرت احمد گنج بخش اور احمد گنج کبیر کھنوی نے سیدنا غوث اعظم کے مناقب اپنے رسائل میں لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب جلیلہ درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ ہیں اور عارف لوگ آپ کے مراتب عالیہ شمار نہیں کر سکتے اور آپ کے مداح ان کے احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ اور آپ کے فضائل نہ قلموں سے لکھے جاسکتے ہیں نہ انگلیوں سے گنے جاسکتے ہیں۔ یہ آپ کی غایت درجہ کی عنایت ہے کہ آپ نے اپنے کچھ مناقب ہمارے سامنے بیان کئے ہیں۔

حضرت شیخ ابو مدین شعیب دکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے ہوئی تو میں نے آپ سے روئے زمین کے مشائخ عظام کے بارے میں دریافت کیا تو آپ سے سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت بھی پوچھا تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا غوث اعظم صادقین اور عارفین کے امام ہیں اور معرفت کی روح ہیں اور اولیاء کرام میں سب سے ارفع و اعلیٰ ہیں۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّلاثُوْنَ (۳۰)

غوث اعظم کی گستاخی کا وبال

روایت میں ہے کہ جب سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے رب ذوالجلال کے حکم سے یہ فرمایا:

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ

کہ میرا یہ قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہے۔

تو تمام دنیا کے اولیاء کرام نے اپنی گردنوں کو جھکا دیا۔ مگر اصفہان کے ایک ولی نے گردن نہ جھکائی۔ جن کا نام شیخ صنعان تھا۔ تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف یہ بات معلوم ہوگئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرا یہ قدم خنزیروں کے چرانے والے پر بھی ہے۔ کچھ عرصہ بعد شیخ صنعان بیت اللہ کی زیارت کیلئے اپنے مریدین کے ہمراہ مکۃ المکرّمہ روانہ ہوئے اور ہمسفر مریدین میں شیخ محمود مغربی اور شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے دوران سفر کافروں کے ایک شہر سے گذر ہوا۔ تو شہر کے ایک محل پر ایک حسن و جمال میں بے مثال لڑکی اطراف و جوانب کا نظارہ کر رہی تھی جو راہ گذرنے والوں کو صرف ایک نگاہ سے شکار کر لیتی اچانک شیخ صنعان کی نظر اس پر پڑی تو غش کھا کر زمین پر جا پڑے۔ اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر عقل کا جنازہ نکل گیا اور اپنا دل لڑکی کو دے بیٹھے یہاں تک کہ کھانا پینا چھوڑ دیا۔

اس لڑکی کے والد کو معلوم ہوا تو سخت گھبرایا تو اس کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا کہ شیخ سے اپنی لڑکی کو بیاہ دے۔ تو لڑکی کے والد نے شیخ سے

کہا کہ میں اپنی لڑکی کی شادی آپ سے کر دیتا ہوں۔ مگر ہمارے ملک کا یہ دستور ہے کہ لڑکی جسے دی جاتی ہے وہ کچھ دن خنزیروں کو چراتا ہے۔ ہر روز ایک خنزیر کا بچہ لڑکی کے والد کو لا کر دیتا ہے۔ اور وہ نکاح تک خنزیریوں کا گوشت کھاتے رہتے ہیں۔ تو جب نکاح ہونے لگتا ہے تو چراغ روشن کیا جاتا ہے اور مرد کے ایک ہاتھ میں شراب اور خنزیر کا گوشت ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے دلہن کا پلہ پکڑتا ہے تو اس طرح نکاح کی رسم ادا ہو جاتی ہے۔

تو شیخ نے یہ تمام باتیں بخوشی قبول کرلیں۔ تو شیخ ہر روز نکاح کی میعاد تک خنزیر چراتا اور شام کو ایک خنزیر کا بچہ گردن پر اٹھائے ہوئے آتا اور لڑکی کے والدین کو دیتا۔

تو میعاد ختم ہونے پر انہوں نے شیخ کے ایک ہاتھ میں شراب اور خنزیر کا گوشت اور دوسرے ہاتھ میں دلہن کا پلہ پکڑوا دیا۔ تو رسم کے مطابق شیخ شراب کا پیالہ پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے لگا تو شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے دربار غوثیہ میں بلند آواز سے فریاد کی کہ یا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ہمارے شیخ ہمارے ہاتھوں سے جا رہے ہیں۔ خدارا ہماری مدد کیجئے۔

تو یہ سنتے ہی شیخ کے بدن پر لرزہ طاری ہوا۔ شراب کا پیالہ اور خنزیر کا گوشت ہاتھ سے گر گیا اور غفلت کی پٹی آنکھ سے کھل گئی۔ اور شیخ سب کچھ چھوڑ کر جنگل کی طرف چلے گئے۔ تو شیخ فرید الدین عطار نے پوچھا کہاں جا رہے ہو۔ فرمایا سرکار غوث اعظم سے اپنی گستاخی معاف کروانے کیلئے۔

جب شیخ صنعان بغداد پہنچے تو چہرہ پر سیاہی مل کر اور ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر اپنے مریدوں کے ہمراہ دربار غوثیہ کے دروازے کی چھوکھٹ پر کھڑے ہو گئے۔ اور زار و زار رونے لگے۔ تو سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ کی حالت پر رحم آیا اور شیخ کی گستاخی کو معاف فرما دیا۔ چہرہ دھونے اور ہاتھ پاؤں کی بیڑیاں کھولنے کا حکم دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شیخ کی بخشش کی دعا مانگی۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوا۔ اے عبدالقادر اس نے تمہاری بے ادبی کی تھی اس لئے ہم نے اس کو اپنی بارگاہ سے نکال دیا ہے۔ تو سرکار غوث اعظم نے دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بخشش کی دعا مانگی۔ بارگاہ الٰہی سے ندا آئی اس کے حق میں کسی کی شفاعت قبول نہیں کی جائے گی۔ اس آواز کو سنتے ہی حضرت غوث اعظم دنیاوی تصرفات سے دستبردار ہو گئے اور عرض کیا اے رب العالمین جب تو نے میرے اور دیگر اولیاء کرام کی شفاعت قبول نہیں کی تو کل قیامت کے روز میرے مریدوں اور عقیدت مندوں کا کیا ہوگا۔

اسلئے میں دنیا میں تصرف کرنے اور دیگر امور سے دستبردار ہوتا ہوں اور تیرے بندوں کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور تو جاننے والا ہے اور تیرے ہی اختیار میں مشرق و مغرب زمین و آسمان ہے۔ تو خالق و مالک کی طرف سے خطاب ہوا۔ اے عبدالقادر میں نے اس کی توبہ تمہارے لئے قبول کی اور اس کا قصور معاف کر دیا۔ اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تیرے مریدوں اور عقیدت مندوں کو توبہ کے بغیر موت نہیں دوں گا اور ان کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ (واللہ اعلم)

☆ دوسرا واقعہ

بعض رسائل میں لکھا ہے کہ جب اللہ رب العزت کی طرف سے سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ

کہنے کا حکم ہوا تو تمام اولیاء کرام نے اپنی گردنوں کو غوث اعظم کی تعظیم کرتے ہوئے جھکا دیا۔

مگر شیخ صنعان نے کہا کہ جس طرح غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں مجھے بھی یہ مقام حاصل ہے۔ اس لئے میری شان کے خلاف ہے کہ میں اپنی گردن جھکاؤں۔ تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف یہ بات معلوم ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرا قدم خنزیروں کے چرانے والے کی گردن پر بھی ہے۔ تو شیخ کچھ دن کے بعد مکۃ المکرّمہ کی زیارت کیلئے اپنے چار سو مریدوں کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ تو قادر مطلق کی تقدیر سے شیخ صنعان کی ایک عیسائی لڑکی پر نظر پڑی تو دیکھتے ہی اس پر عاشق ہو گئے اور تمام سکون زندگی جاتا رہا۔ وہ عیسائی لڑکی شراب بیچا کرتی تھی۔ اس نے کہا اگر تم بھی شراب فروشی کرو تو میں تم سے محبت کروں گی ورنہ نہیں۔ شیخ نے بخوشی اطاعت قبول کی اور شراب فراشی میں مشغول ہو گیا۔

پھر کچھ دن کے بعد اس عیسائی لڑکی نے شیخ کو خنزیر چرانے کا حکم دیا کہ اس نے یہ بھی قبول کرلیا۔ تو شیخ کی اس حالت کو دیکھ کر تمام مریدین بداعتقاد ہو گئے۔ اور چھوڑ کر چلے گئے مگر شیخ کے دو صادق الاعتقاد مرید شیخ فریدالدین عطار اور شیخ محمود مغربی رحمۃ اللہ علیہ جادہ اعتقاد سے نہ

ملے۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ اس مصیبت کی بڑھکتی ہوئی آگ کو اس کے اٹھنے کی جگہ سے بجھانا ضروری ہے۔ یہ دونوں مرید جانتے تھے کہ یہ مصیبت غوث اعظم کی نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ پس شیخ فرید الدین عطار بغداد میں دربار غوثیہ میں پہنچے اور خدمت کا کوئی محل تلاش کیا مگر نہ ملا۔ آخرکار ہر روز آپ کے پاخانہ کا ٹوکرا اٹھا کر جنگل میں پھینکنا شروع کر دیا خادم حضرات جو یہ پہلے خدمت سرانجام دیتے تھے۔ سرکار غوث اعظم سے شکایت کی کہ ہم اس خدمت سے محروم ہوگئے ہیں۔ تو آپ نے ان خادموں سے فرمایا کیا کوئی اور درویش آ گیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں کہ یہ خدمت اس نے ہم سے لے لی ہے۔

تو سرکار غوث اعظم وضو کرنے کیلئے اٹھے تو دیکھا ایک نوجوان اپنے سر پر ٹوکرا اٹھائے ہوئے جا رہا ہے۔ اور بارش ہو رہی اور غلاظت کے قطرے اس کے جسم پر ٹپک رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا تو کون ہے عرض کی حضور شیخ صنعان کا مرید ہوں تو آپ کو اس نوجوان کی حالت پر رحم آیا تو آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو۔ عرض کی حضور جو میری خواہش ہے۔ آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا کسی اعلیٰ مقام کے طالب ہو۔ عرض کیا اس سے بڑھ کر میرے لئے کوئی اعلیٰ مقام نہیں کہ آپ میرے شیخ کی حالت پر رحم کرتے ہوئے ان کی غلطی معاف کر دیں۔ تو آپ نے فرمایا میں نے تمہاری خاطر شیخ صنعان کا قصور معاف کیا۔ آپ کے ارشاد کے ساتھ ہی شیخ صنعان کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ اٹھ گیا اور عورت کا عشق بھی دل سے نکل گیا اور سابقہ تمام حالات واپس لوٹ آئے اور فوراً اس نصرانی لڑکی سے جدا

ہو گئے۔ مگر وہ فریفتہ ہوگئی اور موافقت چاہی مگر شیخ نے کہا تم کافرہ ہو۔ اور میں مسلمان ہوں اس لئے ہمارا ملاپ نہیں ہوسکتا یہ بات سنتے ہی نصرانی لڑکی اور اس کے تمام متعلقین مسلمان ہو گئے اور شیخ کی خدمت میں رہنے لگے۔

☆ نوٹ

مندرجہ بالا دونوں واقعات مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کئے ہیں دونوں واقعات کا ترجمہ من وعن کر دیا گیا ہے۔ بہرحال تحقیق کی ضرورت ہے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْحَادِيَةُ وَالثَّلاثُوْنَ (۳۱)

آستانہ غوثیہ کی چوکھٹ کا بوسہ اور خطا معاف

روایت میں ہے کہ ایک ابدال جو اپنے فرض منصبی کو انجام دے رہا تھا کسی گناہ کی وجہ سے اپنے منصب سے معزول ہو گیا۔ تو وہ سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی پیشانی آپ کے مدرسہ کی خاک پر رکھ کر رونے لگا ابھی زبان سے توبہ کا کلمہ نکالنے نہ پایا تھا کہ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے فلاں تو نے ہمارے محبوب بندے کے دروازہ پر پیشانی رکھ دی اس لئے ہم ان کے صدقہ سے تیری خطا معاف کرتے ہیں اور پہلے سے بھی اعلیٰ مقام تجھے عطا کر دیا۔ پس ہمارے محبوب کی خدمت میں جا کر اس نعمت عظمیٰ پر میرا شکر ادا کرو۔ تو وہ آپ کے مدرسہ میں آیا تو دیکھا سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فضلاء اور مشائخ عظام کے ساتھ تشریف فرما ہیں تو اس نے آپ کے حضور خطا معاف ہونے اور اعلیٰ مقام ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اَلْمَنقَبَةُ الثَّانِيَةُ وَالثَّلاثُونَ (۳۲)

جنات کے دلوں میں غوث اعظم کی تعظیم

روایت ہے کہ بغداد کے علماء میں سے ایک عالم دین جمعہ کے بعد اپنے شاگردوں کے ہمراہ فاتحہ خوانی کیلئے قبرستان گیا اس نے ایک سیاہ رنگ کا سانپ راستہ میں دیکھا تو اسے مار ڈالا۔ کچھ دیر کے بعد گرد و غبار نے اسے ڈھانپ لیا اور شاگردوں کی نظر سے پوشیدہ ہوگیا۔ تو شاگرد استاد کی گمشدگی پر بڑے حیران تھے۔ تو کچھ دیر کے بعد دیکھا کہ استاد اعلیٰ قسم کا لباس پہنے ہوئے آ رہے ہیں۔ تو شاگردوں نے معاملہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ جب مجھ پر گرد و غبار چھا گیا تھا تو جنات مجھے اٹھا کر ایک جزیرے میں لے گئے پھر مجھے دریا میں غوطہ دے کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے تو میں نے دیکھا کہ جنات کا بادشاہ تخت پر ہاتھ میں ننگی تلوار لئے کھڑا ہے۔ اور اس کے سامنے ایک نوجوان کی لاش پڑی ہے جس سے خون بہہ رہا ہے۔ اس نے میرے بارے میں پوچھا یہ کون ہے کہا گیا کہ یہی اس کا قاتل ہے تو یہ سنتے ہی وہ بہت غضبناک ہوا اور کہنے لگا تو نے اس کو ناحق کیوں قتل کر دیا ہے۔ جبکہ اس نے تیرا کوئی نقصان نہیں کیا تھا۔ تو میں نے کہا اس نوجوان کو میں نے قتل نہیں کیا۔ آپ کے خدام مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہے ہیں۔ تو انہوں نے بادشاہ سے کہا اس کے قاتل ہونے کی شہادت یہ ہے کہ اس کا عصا خون سے لتھڑا ہوا ہے۔ جب بادشاہ نے پوچھا تو میں نے کہا اس عصاء کے ساتھ جو خون لگا ہوا ہے وہ ایک سانپ کا خون ہے جسے

میں نے مارا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا او جاہل جسے تو نے مارا ہے وہ سانپ میرا ہی بیٹا تھا تو مولانا نے کہا کہ میں حیران رہ گیا۔ تو بادشاہ نے قاضی سے کہا یہ شخص اپنے قاتل ہونے کا اقرار کر رہا ہے اس لئے اس کے قتل کا حکم دیجئے تو قاضی نے میرے قتل کا حکم صادر کر دیا۔ جنات کا بادشاہ تلوار پکڑ کر مجھ پر وار کرنے والا ہی تھا تو میں نے دل قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مدد کیلئے پکارا تو اسی وقت ایک نورانی شخص نمودار ہوا اور بادشاہ سے کہا کہ اس عالم کو قتل نہ کرنا کیونکہ یہ سلطان الاولیاء حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہے اگر غوث اعظم نے اس کے قتل کے بارے میں دریافت تو کیا جواب دو گے تو جنات کے بادشاہ نے سرکار غوث پاک کا نام سنتے ہی تلوار ہاتھ سے ڈال دی اور مجھے کہا کہ جو عزت و تعظیم حضرت غوث اعظم کی میرے دل میں ہے اس کی خاطر میں نے تمہارا قصور معاف کیا اور اب تم اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کی مغفرت کی دعا مانگو۔ اس کے بعد اس نے مجھے یہ خلعت پہنا کر جنات کے ساتھ رخصت کر دیا۔ جو مجھے لے کر گئے وہی آ کے چھوڑ گئے ہیں اور میری نظروں سے غائب ہو گئے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلاَثُوْنَ (۳۳)

مدرسہ کی گھاس کھانے اور پانی پینے سے طاعون ختم

روایت میں ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بغداد میں طاعون کی بیماری کی وباء پھوٹ پڑی اور ہر روز ہزاروں کی تعداد میں مرد، عورتیں، بچے مرنے لگے۔ تو اہل بغداد نے آپ سے طاعون کی بیماری کے بارے میں شکایت کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے مدرسہ کی گھاس کوٹ کر آفت زدہ لوگوں کو کھلائی جائے تو اللہ تعالیٰ کی برکت سے ان کو شفاء ملے گی اور طاعون کی بیماری بھی جاتی رہے گی تو اہل بغداد نے آپ کے حکم کی تعمیل کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو شفاء عطا فرمائی۔ اور طاعون بھی جاتا رہا۔ اور مریضوں کی کثرت کی وجہ سے فرمایا جو ہمارے مدرسے کا ایک قطرہ پانی بھی پیئے گا اللہ تعالیٰ اس کو بھی شفاء عطا فرمائے گا۔ تو لوگوں نے مدرسہ کا پانی پیا تو تمام بیمار تندرست ہوگئے بیماری بھی جاتی رہی اس کے بعد آپ کے زمانہ میں دوبارہ طاعون کی بیماری بغداد میں نہ آئی۔

اَلْمَنقَبَۃُ الرَّبِعَۃُ وَالثَّلَاثُوْنَ (۳۴)

غوث اعظم کو بقا باالنبی کا مرتبہ حاصل تھا

روایت میں ہے کہ ایک دن حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے اور آپ کے بیٹے سید عبدالجبار بھی آپ کے پیچھے آرہے تھے۔ مگر سرکار غوث اعظم گھر پہنچنے سے پہلے ہی نظروں سے غائب ہوگئے۔ بیٹے نے گھر جاکر والدہ سے عرض کیا کہ گھر کے دروازہ تک تو قبلہ والد صاحب کے ساتھ تھا مگر میں نے آپ کو گھر میں داخل ہوتے نہیں دیکھا۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا میرے بیٹے وہ تو پندرہ دن سے گھر میں نہیں آئے۔تو یہ بات سنتے ہی آپ اس حجرہ کے اندر ہی ہیں۔تو آپ آدھی رات تک دروازہ کے باہر باادب کھڑے رہے۔
آدھی رات کے بعد حضرت غوث اعظم نے حجرہ کا دروازہ کھولا اور فرمایا بیٹے عبدالجبار تجھے ہر وقت یہی خیال رہتا ہے کہ میرا گھر جانا اچھا نہیں۔جیسا کہ تیرا خیال ہے اگر ایسا کیا جائے تو توالد وتناسل کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں فی الحقیقت حجرے کی طرف آتا ہوں اور لوگ مجھے گھر جاتا ہوا بھی دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ تو نے بھی دیکھا ہے آپ کے بیٹے یہ بات سنکر بہت خوش ہوئے۔
تو سید الجبار نے عرض کیا کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کیلئے تشریف لے جاتے تو زمین آپ کے فضلات مبارکہ کو نگل جاتی تھی۔ اور آپ کا پسینہ مبارک عطر سے بھی زیادہ خوشبودار تھا اور آپ کے جسم اطہر پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی تھی یہ سرکار

دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ لیکن ہم آپ میں بھی یہ باتیں دیکھتے ہیں تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹے عبدالجبار میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک میں فنا ہوگیا ہوں۔ اور مجھے بقا باالنبی کا مرتبہ حاصل ہوگیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ وجود میرے نانا سیدالانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجود ہے نہ کہ عبدالقادر کا وجود' بیٹے نے پھر عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بادل سایہ کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ میں یہ بات نہیں ہے (یعنی آپ پر بادل سایہ کیوں نہیں کرتا) فرمایا کہ اس لئے کہیں مجھے لوگ نبی نہ کہنا شروع کر دیں۔

اَلْمَنقَبَةُ الْخَامِسَةُ وَالثَّلاَثُوْنَ (۳۵)

معمولات غوث اعظم

روایت میں ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چھ سو پچاس شاگرد تھے۔ جو آپ سے قرآن و حدیث اور دیگر علوم کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ جس طالب علم کے پاس قلم نہ ہوتا اسے قلم عطا کرتے۔ اور جو آپ کے پاس باطنی تعلق قائم کرنے کیلئے آتا آپ اسے اپنے ہاتھ سے سلسلہ مبارک لکھ کر عنایت فرماتے تھے۔ تو جب آپ کا وضو ٹوٹتا تو آپ غسل فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کو دست لگ گئے جس کی وجہ سے آپ کو باون مرتبہ بیت الخلاء میں جانا پڑا تو آپ ہر دفعہ غسل فرماتے۔ کہتے ہیں کہ جب آپ کے خادم درویشوں اور فقیروں کیلئے کھانے پینے کی اشیاء بازار سے لاتے لاتے تھک جاتے تو آپ سرکار دو

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے خود بازار جاتے اور کھانے وغیرہ کی چیزیں خرید کر لاتے۔ اور جب آپ جماعت کے ساتھ سفر پر تشریف لے جاتے تو جس جگہ آپ قیام فرماتے تو خود ہی آٹا گوندھتے اور روٹیاں پکا کر درویشوں کو کھلاتے۔

اور جو شخص آپ کی زیارت کی غرض سے آتا اس کی آپ عزت اور تعظیم کرتے اور تواضع سے پیش آتے۔ اور آپ اکثر گوشت وغیرہ ترک کر دیتے۔ ایک مرتبہ آپ کے سات بچے نصف نصف درہم لے کر آئے اور کہا کہ ہمیں بازار سے کھانے کی چیزیں لے کر دیں تو آپ بازار گئے اور ہر ایک بچے کیلئے چیز خرید کر لائے۔ اور آپ سے ہر روز کرامات کا ظہور ہوتا مگر آپ ان کو ہمیشہ پوشیدہ رکھتے تھے اور فرماتے جو شخص اپنی کرامات کو ظاہر کرے وہ دنیا کا طالب ہے ہاں اگر ان کو ظاہر کرنے میں کوئی حکمت ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میری اولاد یا میرے خلفاء میں سے کسی نے خرقہ پہنا اور مرتبہ کرامت کو پہنچ کر اپنے مقصود اور ارادہ کو ظاہر کر دیا تو اس کا منہ دنیا اور آخرت میں سیاہ ہوگیا۔

ایک مرتبہ آپ کی ازواج میں سے جو سید یحییٰ کی والدہ ماجدہ تھیں بیمار ہوگئی تو آپ نے خود ہی آٹا پیسا اور گوندھ کر روٹی پکائی اور خود ہی مٹکے میں پانی بھر کر لائے۔ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہر روز ایک ہزار رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے اور سورۃ مزمل یا سورۃ رحمٰن پڑھا کرتے تھے اور جب سورۃ اخلاص پڑھتے تو ایک سو مرتبہ سے کم نہ پڑھتے۔ اور ہر فرض نماز کے بعد ایک دفعہ قرآن مجید ختم کیا کرتے

تھے۔ اور ہر رات چھ سو ساٹھ دفعہ اربعین کا ورد کیا کرتے تھے۔ اور دن میں بھی اتنی مرتبہ ورد کرتے۔ عصر اور تہجد کی نماز کے بعد دعاء سیفی پڑھا کرتے تھے۔ صلوٰۃ کبریٰ اور اسمائے حسنیٰ اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ بھی ایک ہزار مرتبہ پڑھتے۔

☆ توحید کیا ہے؟

ایک دن آپ سے مریدوں نے عرض کیا حضور توحید کیا چیز ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ توحید کو توحید میں چھوڑنا ہے کہ آدمی نہ اس زبان سے بولے۔ نہ دل سے فکر کرے۔ نہ آنکھوں سے دیکھے اور نہ ہی کانوں سے سنے تو یہ توحید ہے اور باقی سب ہوس ہے۔

اَلْمَنْقَبَةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلاثُوْنَ (۳۶)

ایک فاسق شخص سے عورت کو نجات دلانا

روایت ہے کہ بغداد کی ایک خوبصورت عورت حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں شامل تھی۔ ایک فاسق شخص اس پر عاشق تھا ایک روز وہ عورت کسی کام کی غرض سے پہاڑ کی طرف گئی اور وہ شخص بھی اطلاع پا کر اس عورت کے پیچھے چلا گیا اور موقعہ پا کر اس عورت کی عصمت ریزی کرنے لگا اور عورت کو جب اپنی عزت بچانے کیلئے کوئی صورت نظر نہ آئی تو اس نے اس مصیبت کے وقت میں سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو اس طرح پکارنا شروع کیا۔

اَلْغِیَاثُ یَاغَوثَ الْاَعْظَمْ اَلْغِیَاثُ یَاغَوْثُ الثَّقْلَیْن اَلْغَیَاثُ یَاشَیْخ مُحیُّ الدِّیْنَ اَلْغیَاثُ یَاسَیِّدِیُ عَبْدِالْقَادِرُ۔ تو اس وقت سیدنا

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے اور آپ کے پاؤں میں کھڑاؤں تھیں آپ نے انہیں پاؤں سے اتار کر پہاڑ کی طرف پھینکا۔ ابھی وہ شخص اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب نہ ہوا تھا کہ کھڑاؤں اس کے سر پر پڑنے لگیں یہاں تک وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا (یعنی مرگیا) پھر وہ عورت دربار غوثیہ میں حاضر ہوئی اور تمام واقعہ اہل مجلس کو سنایا۔

اَلْمَنْقَبَۃُ السَّابِعَۃُ وَالثَّلاَثُوْنَ (۳۷)

ایک تاجر کے اونٹوں کی گمشدگی

روایت میں ہے کہ ایک تاجر دیگر تاجروں کے قافلہ کے ساتھ تجارت کیلئے چند سرخ اونٹوں پر شکر لادکر دوسرے شہر میں لے جارہا تھا کہ راستہ میں رات کے وقت اس تاجر کے اونٹ گم ہوگئے بڑی کوشش سے تلاش کیا مگر اونٹ نہ ملے وہ بہت پریشان ہوا۔ یہ تاجر سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مرید اور عقیدت مند تھا۔ اس نے بلند آواز سے غوث اعظم کو پکارا کہ

یَاسَیِّدِیْ عَبْدِالْقَادِرِ غَابَتْ جَمَالِیْ مَعَ اَحْمَالِھَا

خدارا میری مدد کریں یا غوث اعظم میرے اونٹ اسباب سمیت غائب ہوگئے ہیں۔ ندا کے بعد دیکھا تو ایک سفید لباس بزرگ پہاڑ پر کھڑے اشارے سے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ جب پہاڑ پر گیا تو وہ بزرگ تو غائب ہوگئے مگر گمشدہ اونٹ بمعہ اسباب کے وہیں کھڑے تھے۔

اَلْمُنْقَبَةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلاثُوْنَ (۳۸)

صدقہ غوث سے دوبارہ ولایت کامل جانا

روایت ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شخص مرتبہ ولایت کے اعلیٰ مقام پر تھا۔ لیکن اس کی ولایت چھین لی گئی۔ اس نے بہت سے اولیاء کرام کے پاس جا کر دعا کروائی مگر فائدہ نہ ہوا۔ اور سب اولیائے کرام نے فرمایا تیرے حق میں ہماری شفاعت قبول نہیں ہوتی اس لئے تو سلطان الاولیاء سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں التجاء کر کہ وہ ضرور تیرے حق میں دعا کریں گے۔ تو وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ تو غیب سے آواز آئی کہ بہت سے اولیاء کرام نے اس کیلئے دعا کی لیکن ہم نے قبول نہ کی۔ آپ بھی اس کیلئے دعا نہ کریں۔

تو سیدنا غوث اعظم یہ ندا سنتے ہی اپنا جائے نماز اٹھا کر جنگل کی طرف چل پڑے۔ ابھی پہلا قدم ہی اٹھایا تھا تو غیب سے آواز آئی۔ اے عبدالقادر تو ہمارا محبوب ہے اس لئے تیری خاطر ہم نے اس کو اور اس جیسے ایک ہزار آدمیوں کو بخش دیا۔ دوسرے قدم پر پھر غیب سے آواز آئی اے عبدالقادر ہم اس کو اور اس جیسے دو ہزار آدمیوں کو بخش دیا۔ اور ان کو اعلیٰ مقام عطا کر دیا۔ تو تیسرے قدم پر پھر غیب سے آواز آئی۔ اے عبدالقادر اس کو اور اس جیسے تین ہزار آدمیوں کو بخش دیا اور ان کو مرتبہ ولایت میں اعلیٰ مقام عطا کر دیا۔ تو یہ سن کر سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ بیشمار شکر ادا کیا۔ اور اس

ولی کو آپ کے طفیل کھوئی ہوئی ولایت دوبارہ حاصل ہوگئی۔

اَلْمَنْقَبَةُ التَّاسِعَةُ وَالثَّلاثُوْنَ (۳۹)

ایک ہی وقت میں ستر گھروں میں روزہ افطار کرنا

روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے دنوں میں ستر آدمیوں نے آپ کو حصول برکت کیلئے روزہ افطار کرنے کی الگ الگ دعوت دی تو آپ نے سب کی دعوت کو قبول کیا اور ہر ایک کے گھر میں جا کر ایک ہی وقت میں روزہ افطار کیا۔ اور اپنے گھر میں بھی موجود رہے۔ تو یہ خبر بغداد میں مشہور ہوگئی۔ ور آپ کے ایک خادم کے دل میں یہ خیال آیا کہ سرکار غوث اعظم تو اپنے گھر سے نکلے ہی نہیں تو اتنے گھروں میں جا کر سب لوگوں کے ہاں ایک ہی وقت میں کیسے کھانا کھایا ہوگا۔ تو سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس خادم کی دل کی بات معلوم کر کے فرمایا کہ یہی سچ ہے میں نے تمام لوگوں کی دعوت قبول تھی اور سب کے گھر سے کھانا بھی کھایا ہے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْاَرْبَعُوْنَ (۴۰)

ولایت کی تقسیم غوث اعظم کے ہاتھوں سے

شاہ ہاشم رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو ولایت کا مرتبہ عطا کرنا چاہتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ اسے میرے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرو۔ تو جب وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

حضور حاضر ہوتا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کو میرے نواسے عبدالقادر کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ معلوم کرے کہ یہ منصب ولایت کے لائق ہے کہ نہیں۔ اگر وہ منصب ولایت کا مستحق ہوتا ہے۔ تو دفتر محمدی میں اس کا نام لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے۔

پھر اس شخص کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔ تو سیدنا غوث اعظم کی تصدیق پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم صادر ہوتا ہے پھر اس شخص کو خلعت عطا کر دی جاتی ہے۔ جو سیدنا غوث اعظم کے دست سے عنایت کی جاتی ہے۔ اور وہ اسے پہن لیتا ہے۔ پھر وہ شخص عالم غیب اور شہادت میں مقبول ہو جاتا ہے۔

غرض یہ کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ قیامت تک اس عہدہ پر فائز رہیں گے۔ اور یہ عہدہ صرف آپ ہی کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ اور ہر زمانہ میں غوث' قطب' ابدال' بلکہ تمام اولیاء کرام آپ سے ہر وقت مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔

اَلْمَنقَبَةُ الْحَادِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْن (۴۱)

امام احمد بن حنبل اور غوث اعظم

روایت ہے کہ ایک دن غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں مذہب کے تبدیل کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ تو رات کو آپ نے خواب دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی داڑھی پکڑے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں کہ

یارسول اللہ اپنے نواسے عبدالقادر سے فرمایئے کہ اس بوڑھے کی حمایت کرے تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے فرمایا اے عبدالقادر اس بزرگ کی عرض قبول کرو۔ تو ارشاد نبوی پر عمل کرتے ہوئے سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے صبح کی نماز حنبلی مصلیٰ پر کھڑے ہوکر ادا فرمائی۔ اور اس دن امام کے علاوہ کوئی دوسرا مقتدی نہ تھا کہ جماعت کرائی جاسکے۔ مگر آپ کے تشریف لاتے ہی اس قدر لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہوا کہ پاؤں رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ راوی کہتا ہے کہ اگر اس دن سیدنا غوث اعظم حنبلی مصلیٰ پر نماز نہ پڑھاتے تو مذہب حنبلی کا کوئی پیروکار نہ ہوتا۔

اور بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ ایک روز سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کرام کی جماعت کے ساتھ امام احمد بن حنبل کے مزار پر بغرض زیارت تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچنے پر لوگوں نے دیکھا کہ امام احمد بن حنبل اپنی قبر سے باہر آئے اور ان کے ہاتھ میں ایک قمیض بھی ہے اور وہ غوث اعظم کو دی اور مصافحہ کیا پھر فرمایا سید عبدالقادر علم شریعت و طریقت اور علم حلال جاننے والے ایک آپ ہی ہیں۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ (۴۲)

امام اعظم کا غوث اعظم سے مکالمہ

روایت میں ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی طور پر ملاقات کی اور فرمایا کہ آپ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک کیوں پسند فرمایا۔ حالانکہ میں نے آپ کے جد امجد حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی دو سال تک خدمت کی ہے اور فیض حاصل کیا ہے۔ اور یہ کلمہ میں نے ہی کہا تھا۔

لَوْلَا السَّنَتَا لَهَلَكَ النُّعْمَان

اگر میری عمر کے دو سال جن میں میں نے امام جعفر صادق سے فیض حاصل نہ کیا ہوتا تو نعمان ہلاک ہو جاتا۔

تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر فرمایا اس کی دو وجہیں ہیں۔

(1) ایک یہ کہ مسلک حنبلی کی پیروی کرنے والوں کی کمی کے باعث ضعیف ہو چکا تھا۔

(2) دوسرا یہ کہ امام احمد بن حنبل مسکین ہیں اور میں بھی مسکین ہوں۔ اور میرے نانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اللہ رب العزت کی بارگاہ سے مسکینی طلب کی تھی۔ چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ

اَلْمَسَاکِیْنَ

اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ۔ اور مسکینی کی حالت میں مجھے موت دے اور مسکینوں کے ساتھ مجھے اٹھانا۔

اَلْمَنقَبَۃُ الثَّالِثَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ (۴۳)

شیخ احمد گنج بخش کے سر پر عمامہ غوثیہ

روایت میں ہے احمد گنج بخش اپنے پیر و مرشد شیخ ابواسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کو وضو کرتے ہوئے دل میں خیال آیا کہ طریقہ قادریہ تمام طریقوں سے بہتر ہے اور زیادہ لوگ اسی سلسلہ قادریہ سے رغبت رکھتے ہیں اور خاص و عام اسی سے وابستہ ہیں۔ تو شیخ ابواسحاق مغربی کو بذریعہ کشف یہ معلوم ہوا۔ تو انہوں نے فرمایا اے احمد کیا تو غوث اعظم کا مرتبہ اور مقام جانتا ہے عرض کی نہیں۔ لیکن مین آپ سے مقام غوث معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

تو شیخ ابواسحاق مغربی نے فرمایا غوث کی بارہ صفات ہیں اگر تمام دریا سیاہی بن جائیں اور درخت قلمیں بن جائیں فرشتے انسان اور جنات لکھنا چاہیں تو غوث کی ادنیٰ صفات بھی نہیں لکھ سکتے۔ جب شیخ احمد گنج بخش نے اپنے مرشد طریقت سے یہ بات سنی تو بے قرار ہو گئے اور اپنے دل میں کہنے لگے کہ غوث مردان خدا کا سردار ہوتا ہے۔ واللہ میں اسی کے دامن میں مروں گا۔ اس کے بعد شیخ احمد بغداد کی طرف روانہ ہوئے تو ایک پہاڑ پر پہنچے جو اجمیر کے قریب تھا اور اس پہاڑ کے نیچے ایک چشمہ بہہ رہا تھا آپ نے وضو کر کے نماز ادا کی اور چشمہ کے

قریب سو گئے اور قسمت جاگ اٹھی۔ دیکھا کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سرخ تاج اور سبز عمامہ لئے تشریف لا رہے ہیں۔ تو میں دیکھتے ہی حضرت غوث اعظم کے استقبال کیلئے آگے بڑھا اور زیارت سے مشرف ہوا۔ اور آپ کے سامنے باادب کھڑا ہوگیا۔ تو سیدنا غوث اعظم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا قریب آؤ میں قریب گیا تو میرے سر پر سرخ تاج اور اپنے دست سے سبز عمامہ باندھ دیا اور فرمایا بیٹے احمد تو مردان خدا سے ہے۔ تو یہ فرما کر میری نظروں سے غائب ہو گئے۔

شیخ احمد فرماتے ہیں کہ میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ میرے سر پر تاج اور عمامہ موجود ہے تو اس پر میں اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا۔ پھر میں اپنے مرشد طریقت شیخ ابواسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس واپس آیا تو میرے اندر غیر معمولی ترقی پیدا ہونے لگی۔ جب مرشد کے پاس پہنچا تو میرے مرشد کو میری یہ حالت دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اور فرمایا احمد یہ تاج اور عمامہ تمہارے لئے سراسر برکت ہے۔ اور تم پہلے بالواسطہ مستفیض ہوتے تھے اب تمہیں براہ راست فیض حاصل ہو گیا ہے۔ اور تم سلسلہ قادریہ اور فیض غوثیہ سے ممتاز ہو گئے ہو اور تمہارا مقام اولیاء میں بلند ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ کے شیخ طریقت نے تاج اور عمامہ سر پر بطور تبرک رکھا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور فرمایا اے احمد غوث پاک نے تجھے خاصوں میں کر دیا ہے۔

☆ لکڑیوں کے گھٹے کا ہوا میں اڑنا

روایت میں ہے ایک دن آپ نے اپنے شیخ حضرت ابواسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا۔ یا حضرت مجھے پہاڑ سے لکڑیاں لانے

کی اجازت عنائیت فرمائیں۔ جیسا کہ میں پہلے درویشوں کے لنگر کا کھانا پکانے کیلئے لایا کرتا تھا۔ تو شیخ نے فرمایا احمد اب یہ کام تمہارے قابل نہیں ہے۔ مگر شیخ احمد نے بار بار اصرار کیا تو انہوں نے اجازت دے دی۔ چنانچہ آپ پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے لکڑیاں اکٹھی کیں اور گٹھا باندھ کر سر پر رکھنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ اچانک لکڑیوں کا گٹھا ہوا میں اڑنے لگا اور آپ کے سر سے ایک گز اونچا تھا جب آپ چلتے گٹھا بھی اوپر چلتا تھا جب اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا اے احمد جس سر پر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تاج اور عمامہ رکھیں تو لکڑیوں کے گٹھے کی کیا مجال کہ اس کے سر پر ٹھہر سکے۔ کیونکہ جب غوث اعظم کسی کے سر پر عمامہ رکھتے ہیں تو شجر و حجر غوث کی تعظیم کیلئے خود بخود اٹھ جاتے ہیں یہ سب اللہ رب العزت کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور فرمایا اے احمد آئندہ کوئی ایسا کام نہ کرنا۔ تو شیخ احمد نے اپنے مرشد کی نصیحت قبول کی۔ اور شیخ ابواسحاق مغربی نے یہ بھی فرمایا کہ غوث اعظم نے تجھے مرادان خدا میں سے کر دیا ہے اور تم اپنے مقصد مین کامیاب ہوگئے۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الرَّابِعَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ (۴۴)

ایک نگاہ سے سات سو مرد واصل باللہ ہو گئے

روایت میں ہے کہ ایک دن سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ رب العزت کی طرف سے سات سو مرد اور سات سو عورتوں کو واصل باللہ کرنے کا حکم ہوا تو آپ نے ان سب مرد اور عورتوں کو علیحدہ علیحدہ جمع کر کے ان پر اپنی کیمیائی نگاہ ڈالی تو ان کے دل نور الٰہی سے چمکنے لگے اور آپ کی نگاہ سے واصل باللہ ہو گئے۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الْخَامِسَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ (۴۵)

رسول کریم ﷺ کا احترام

جامع العلوم میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ فرما رہے تھے لوگوں کو رشد و ہدایت کی تعظیم سے مستفیض فرما رہے تھے کہ اچانک جلدی سے وعظ بند کر کے منبر کے نیچے کی سیڑھی پر اتر آئے اور ہاتھ باندھے باادب کھڑے ہو گئے پھر کچھ دیر کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور وعظ کا سلسلہ شروع کیا۔

مجلس کے ختم ہونے پر لوگوں نے عرض کیا حضور یہ کیا معاملہ تھا کہ آپ باادب کھڑے ہو گئے تھے تو سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور منبر پر بیٹھ گئے۔ اس لئے آپ کے احترام میں کھڑا ہوا تھا تو جب واپس تشریف لے جانے لگے۔ تو مجھے اپنی جگہ پر بیٹھا کر فرمایا کہ عبدالقادر وعظ کرو۔

اَلْمَنْقَبَۃُ السَّادِسَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ (۴۶)

بدعقیدگی کا وبال

منتخب جواہر القلائد میں لکھا ہے کہ ایک دن سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور آپ سے اولاد نرینہ کیلئے دعا کی درخواست کی۔ تو آپ نے مراقبہ کے ذریعہ لوح محفوظ کا مشاہدہ کیا مگر اس کی قسمت میں اولاد نہ تھی۔ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ رب العزت کی بارگاہ سے اس عورت کیلئے دو بیٹوں کی درخواست پیش کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ لوح محفوظ پر اس کی قسمت میں ایک بیٹا بھی نہیں۔ اے عبدالقادر تم اس لئے دو بیٹے مانگتے ہو۔ آپ نے پھر دعا کی اور تین بیٹوں کی درخواست عرض کی مگر جواب پھر وہی ملا۔ آپ نے چار بیٹوں کیلئے دعا کی مگر جواب نفی ملا۔ یہاں تک کہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ سے سات بیٹوں کی دعا کی تو ندا آئی عبدالقادر زیادہ کی دعا نہ کرو۔ ہم نے اس عورت کو سات بیٹے عطا کئے تو آپ نے اس عورت کو خوشخبری سنائی اور ساتھ ہی عورت کو کچھ مٹی کھانے کو دی وہ عورت سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت مند تھی اس لئے اس نے مٹی کو بطور تعویز بنا کر گلے میں ڈال لیا۔

تو اللہ رب العزت نے اس کو سات بیٹے عطا کئے۔ کچھ عرصہ بعد اس عورت کے دل میں بدعقیدگی پیدا ہوگئی کہنے لگی یہ جو مٹی گلے میں ہے اس کا کیا فائدہ اتار کر گلے سے پھینک دوں ابھی یہ سوچا ہی تھا کہ اچانک اس کے سارے بیٹے فوت ہوگئے۔

تو وہ عورت روتی چلاتی فریاد کرتی دربار غوثیہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی حضور میری مدد کرو۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا اب تیری یہ آہ و زاری بے سود ہے۔ تو ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے جب فریاد کی اور بدعقیدگی سے توبہ کی تو آپ نے فرمایا واپس گھر چلی جا تو جس نیت سے ہمارے پاس آئی تھی تو اسی طرح اپنے بچوں کو گھر میں زندہ پائے گی۔ جب وہ گھر آئی تو بچوں کو زندہ پایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اَلْمَنْقَبَۃُ السَّابِعَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ (۴۷)

ملائکہ انسان اور جنات کے شیخ

روایت میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں جنات اور شیاطین لوگوں کو طرح طرح کی تکالیف دیا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو دل میں خیال پیدا ہوا کہ میرے زمانہ میں یہ جنات لوگوں کو تکالیف پہنچاتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب میرے تابع ہیں تو میرے بعد مخلوق خدا کا کیا ہوگا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام ابھی اس فکر اور سوچ میں تھے کہ ہاتف غیب سے آواز آئی۔ اے سلیمان میں آخری زمانہ میں اس کائنات پر اول الانبیاء اور خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا کروں گا۔ اور اسی کی ذات پر نبوت کا دروازہ بند کروں گا۔ اور اسی کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کا نام عبدالقادر ہوگا تو تمام جنات اور شیاطین اس کے تابع اور غلام ہوں گے اور اسی کی قید میں زندگی بسر

کریں گے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام یہ کلام سن کر خوش ہو گئے اور اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا۔ جنات اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ کر دریاؤں اور سمندر میں ڈال دیا۔ اور فرمایا کہ آخری زمانہ میں ان کی یہ زنجیریں کھلیں گی اور یہ تمام غوث اعظم کے تابع اور فرمانبردار ہوں گے اور انہیں کی قید میں ہوں گے۔ گھروں میں بیٹھے یہ ان سے خوف کھائیں گے۔ کیونکہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تمام انسانوں' جنات اور ملائکہ کے شیخ ہیں۔ چنانچہ ملائکہ اور جنات آپ کے خلفاء اور عقیدت مند اور فرمانبردار ہیں۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ (۴۸)

غوثِ اعظم کی محبت بخشش کا ذریعہ

روایت میں ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید تھا اور آپ سے بے حد محبت کرتا تھا۔ تو جب وہ فوت ہو گیا تو قبر میں منکر نکیر سوال و جواب کیلئے آئے۔ انہوں نے سوال کیا۔ وَمَا رَبُّکَ وَمَا نَبِیُّکَ وَمَا دِیْنُکَ تیرا رب' تیرا نبی اور تیرا دین کیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ میں اپنے مرشد طریقت حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا۔ تو منکر نکیر حیران ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں عرض کرتے ہیں۔ اے پروردگار تو جانتا ہے تیرا بندہ کیا کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس کو عذاب دو۔ تو فرشتے اس کو عذاب دینے کیلئے آئے تو حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پردہ غیب

سے نمودار ہوئے اور منکر نکیر سے فرمایا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کے دین کو نہیں جانتا۔ اور یہ صرف مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے جانتا ہے۔ اور اس نے ہمیشہ میری پیروی کی ہے۔ اور جو تم اس شخص سے پوچھتے ہو میں اس کو خوب جانتا ہوں اور میں اس کی طرف سے جواب دیتا ہوں۔ اور میری خاطر اس کو چھوڑ دو اور عذاب نہ دو۔

تو فرشتوں نے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں عرض کیا اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مخلوق میں جو تیرے محبوب سیدنا غوث اعظم ہیں کہتے ہیں کہ اس شخص کو عذاب نہ دو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی عذاب کا حکم فرمایا اور جب فرشتے اس کو عذاب دینے لگے تو سیدنا غوث اعظم نے فرشتوں کے ہاتھوں سے ہتھوڑے لے لئے اور ان فرشتوں سے فرمایا کہ اس شخص کے قریب نہ جانا کیونکہ اس وقت میرے اندر عشق الٰہی کی آگ بھڑک رہی ہے جو عقل و قیاس سے باہر ہے اور مناسب یہی ہے اس سے علیحدہ ہو جاؤ ورنہ اس آگ سے جنت اور دوزخ کو جلا دوں گا۔ اتنے میں منکر نکیر کو اللہ رب العزت کی طرف سے حکم ہوا کہ میں نے اس شخص کو غوث پاک کے صدقہ سے معاف کیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔

☆ فائدہ

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے ایک ایسا واقعہ حضرت غوث اعظم کے بارے میں نقل کیا کہ ایک دھوبی حضرت غوث اعظم کے کپڑے دھوتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو قبر میں فرشتوں نے سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے۔ تیرا دین کیا

ہے۔ تیرا نبی کون ہے۔ تو وہ کہتا کہ میں سرکار غوث اعظم کا دھوبی ہوں۔ فرشتوں نے رب کی بارگاہ میں عرض کیا مولا کریم یہ کہتا ہے میں غوث اعظم کا دھوبی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے اس کو بخش دیا۔

(حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات)

اَلْمَنْقَبَۃُ التَّاسِعَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ (۴۹)

غوثِ اعظم کے مریدوں کا مقام و مرتبہ

روایت ہے کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دفعہ آپ کے مریدوں کے مراتب اور مقام کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہمارا انڈہ ہزاروں انڈوں کے برابر ہے اور چوزوں کی تو قیمت ہی نہیں پڑ سکتی۔ انڈے سے مراد آپ کا وہ مرید ہے جس نے ابھی راہ طریقت میں قدم رکھا ہو۔ اور چوزہ سے مراد آپ کا وہ مرید ہے جو راہ طریقت میں کچھ عرصہ چلتے ہوئے گذر گیا ہو اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنے دل کو روشن کیا ہو۔ اور کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہوا ہو۔

☆ وضاحت

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ ہوا کہ جو ہمارا ادنیٰ مرید ہے دوسرے مشائخ عظام کے ہزاروں مریدوں کے برابر ہے اور جو متوسط درجہ کا مرید ہے اس کا تو کوئی ہم پلہ ہی نہیں۔ تو اے بندہ خدا جب سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ادنیٰ اور متوسط مرید کا یہ مقام و

مرتبہ ہے تو آپ کے سلسلہ طریقت میں کامل مریدوں کا مقام و مرتبہ تو عقل سے باہر ہے۔

دارالجواہر میں شیخ ابوالفرج ابن جوزی نے شیخ علی بن المسمی سے نقل کیا ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں سے بڑھ کر سعادت مند کسی شیخ کا مرید نہیں۔

شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے آپکے مریدوں کو اولیاء کرام کی محفل میں اس طرح دیکھا ہے کہ ان کی پیشانیوں سے نور چمکتا تھا۔

ایک شخص نے حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے نیک اور گنہگار مرید کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا نیک مرید میرا ہے اور گنہگار کیلئے میں ہوں۔

شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سب مشائخ عظام کے مریدوں کو خرقہ خلافت پہنا سکتا ہوں مگر سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی بھی مرید کو خرقہ خلافت نہیں پہنا سکتا۔ کیونکہ غوث پاک اور میری مثال سمندر اور نہر کی ہے۔

☆ وظیفۂ نجات

تحفہ السیر میں سید جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جس کو جنات میں سے کوئی جن چمٹ جائے تو اس کے کان میں یاحضرت الشیخ قطب العالم محی الدین والدین السید عبدالقادر الگیلانی کا ورد کر کے پھونک دے تو وہ جن دفع ہو جائے گا۔ اگر کافروں کا لشکر ملک اسلام پر چڑھ آئے اور حملہ کرے۔ یا کسی کو چور ڈاکوؤں کا خوف ہو تو

زمین سے سیاہ مٹی اٹھا کر اس پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نام پڑھ کر کافروں کے لشکر یا ڈاکوؤں کی طرف پھینک دے۔ جیسا کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ مٹی دشمنوں اور ڈاکوؤں کی آنکھوں میں ڈال دے تو وہ اندھے ہو جائیں گے۔ تو جو شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو حضرت سیدنا غوث اعظم کے توسّل سے اللہ رب العزت سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل کو آسانی میں تبدیل فرما دے گا۔ اور خوشیاں نصیب ہوں گی۔ اور فرمایا کہ جس شخص نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا خرقہ خلافت پہنا تو وہ دنیا و آخرت میں تمام مصائب و آلام سے نجات پا کر مقام اعلیٰ کو پہنچ گیا۔ کیونکہ سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے خاص دعا مانگی ہے۔ کیونکہ آپ دنیا کے قطب ہیں اس لئے آپ کی دعا بارگاہ خداوندی میں مقبول ہے۔

☆ کیمیائی نگاہ

روایت میں ہے کہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض حضور آج آپ کی کوئی سخاوت نہیں دیکھی تو یہ سنتے ہی آپ نے شہر سے ایک سو چالیس فاسق و فاجر لوگوں کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ تو جب وہ لوگ آئے تو آپ نے ستر کو دائیں اور ستر کو بائیں کھڑا کرنے کا حکم فرمایا تو آپ نے دونوں طرف نگاہ فرمائی تو نگاہ غوثیہ کی کیمیائی اثر سے وہ ایک لمحہ میں واصل باللہ ہو گئے تو پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا کیا تم نے آج میری سخاوت دیکھی۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْخَمْسُوْنَ (۵۰)

اللہ تعالیٰ کا ستر دفعہ وعدہ

حضرت شیخ نجیب الدین عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا اور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی اس وقت موجود تھے۔ تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ ایسے کلمات کہے تو شیخ حماد نے کہا اے عبدالقادر تم نے عجیب بات کہہ دی ہے کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس مرتبہ اور مقام سے گرا دے۔

تو سیدنا غوث اعظم نے اپنا ہاتھ شیخ حماد کے سینہ پر رکھا اور کہا کہ اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھو کہ میرے ہاتھوں میں کیا لکھا ہوا ہے۔ تو شیخ حماد نے مراقبہ کر کے دیکھا تو آپ نے ان کے سینہ سے ہاتھ اٹھایا تو شیخ حماد فرمانے لگے کہ میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ سے ستر دفعہ وعدہ کیا ہے کہ وہ آپ کو مرتبہ ولایت سے معزول نہیں کرے گا۔ پھر شیخ حماد نے فرمایا اے عبدالقادر آپ کو کوئی خوف نہیں ہے۔ یہ الفاظ دو مرتبہ فرمائے۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے۔ (بہجۃ الاسرار)

اَلْمَنْقَبَةُ الْحَادِيَةُ وَالْخَمْسُوْنَ (۵۱)

کمالاتِ غوثیہ

روایت میں ہے کہ شیخ صدقہ بغدادی نے چند کلمات کہے جو بظاہر خلاف شرع تھے تو خلیفہ وقت کو کسی نے ان کلمات کے بارے میں اطلاع دی تو خلیفہ نے حکم دیا کہ آپ کو قاضی کی عدالت میں حاضر کیا جائے اور تعزیر لگائی جائے۔ تو شیخ کو قاضی کی عدالت میں پیش کیا گیا تو شیخ کے سر سے پگڑی اتار لی گئی تو یہ معاملہ دیکھ کر شیخ کا مرید چیخ اٹھا۔ تو جس نے آپ کو تعزیر لگانے کا ارادہ کیا تو اس کا ہاتھ شل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے قاضی کے دل میں آپ کی ہیبت ڈال دی اور وزیر پر بھی رعب پڑ گیا اور خلیفہ وقت بھی خوف زدہ ہو گیا۔ تو قاضی اور خلیفہ نے شیخ کو رہا کرنے کا حکم دیا۔

تو شیخ صدقہ رہائی کے بعد دربار غوثیہ میں حاضر ہوئے۔ تو دیکھا کہ مشائخ عظام اور عام لوگ سیدنا غوث اعظم کے وعظ سننے کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں اور شیخ صدقہ بھی حاضرین میں بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد مجلس میں سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور حلقہ مشائخ میں بیٹھ گئے۔ بعد میں منبر پر چڑھے اور نہ ہی قاری کو قرآن کی تلاوت کا حکم دیا اور نہ ہی کچھ ارشاد فرمایا۔ اگرچہ آپ خاموش بیٹھے تھے مگر حاضرین پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ تو شیخ صدقہ نے دل میں سوچا کہ نہ حضرت غوث پاک نے تلاوت قرآن کا حکم دیا ہے نہ ہی کچھ ارشاد فرمایا ہے تو یہ حاضرین میں وجد کیسا۔ تو سیدنا غوث اعظم شیخ صدقہ کے

دل کی بات پر آگاہ ہوتے ہوئے شیخ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرا ایک مرید بیت المقدس سے ایک لمحہ میں یہاں پہنچا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے اور یہ لوگ اس کی مہمان نوازی میں ہیں۔

تو شیخ صدقہ نے پھر دل میں سوچا جو شخص ایک لمحہ میں بیت المقدس سے بغداد پہنچ سکتا ہے تو اسے توبہ کی کیا ضرورت ہے۔ تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے صدقہ یہ ہوا میں اڑنے سے توبہ کرتا ہے کہ آئندہ میں ہوا میں نہیں اڑوں گا۔ اور یہ شخص اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ میں اسے اللہ رب العزت کی محبت کا راستہ دکھاؤں تو پھر سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چڑھی ہوئی ہے میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے۔ میرا نیزہ ہر وقت گڑا رہتا ہے او میرے گھوڑے پر زین کسا ہوا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہوں میں احوال کا سلب کرنے والا ہوں۔ سمندر بے کنار ہوں۔ میں وقت کی دلیل ہوں۔ اپنے غیر میں کلام کرتا ہوں۔ میں تمام آفات سے محفوظ ہوں۔ اے ہمیشہ روزہ رکھنے والو۔ اے رات کو جاگنے والو۔ پہاڑوں میں رہنے والو تمہارے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اے گرجوں میں رہنے والو۔ تمہارے گرجے گر گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی طرف آ جاؤ۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں حکم دیتا ہوں۔ اے مردان خدا۔ اے بہادرو۔ اے ابدال۔ اے جوانوں! آؤ بحر زخار سے اپنا حصہ حاصل کرو۔ اے خدائے برتر تو غالب ہے۔ تو ایک ہے۔ تو بڑائی والا ہے۔ تو جبار و متکبر ہے۔ اور میں حقیر ذلیل اور محتاج ہوں تو ہی معبود حقیقی ہے۔

اور مجھے دن رات ستر دفعہ یہ آواز آتی ہے۔ اے عبدالقادر میں نے تمہیں اپنے لئے منتخب کیا ہے۔ پس تم میرے سامنے جو چاہو کرو۔ مجھے کہا جاتا ہے اے عبدالقادر مانگو۔ جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ اور مجھے کہا جاتا ہے کہ اے عبدالقادر میرا جو تجھ پر حق ہے اس کے ساتھ جو چاہو کھاؤ، پیؤ اور میں نے تجھے ہلاکت سے محفوظ کر دیا ہے۔

☆ سال- مہینہ - ہفتہ اور دن کا سلام کرنا

روایت میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے سامنے ہوا پر چلتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جب سورج چڑھتا ہے تو مجھے سلام کرتا ہے۔ اور سال آتا ہے مجھے سلام کرتا ہے اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہوتا ہے مجھے اس سے آگاہ کرتا ہے۔ اور اسی طرح مہینہ اور ہفتہ اور دن میرے پاس آ کر سلام عرض کرتے ہیں اور جو ہونے والا ہوتا ہے اس کی خبر دیتے ہیں۔ اللہ رب العزت کی قسم نیک اور گنہگار لوگ میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور میری نظر ہر وقت لوح محفوظ کو دیکھتی رہتی ہے۔ اور میں اللہ کے علم اور مشاہدہ کے سمندر میں غوطہ زن ہوں۔ میں لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوں اور کمالات محمدیہ کا وارث ہوں۔

(بہجۃ الاسرار)

☆ سب کے شیخ

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے مدرسہ میں منبر پر بیٹھ کر فرماتے تھے کہ ہر ایک ولی کسی نہ کسی کے قدم پر ہوتا ہے۔ اور میں اپنے نانا یعنی

امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پر ہوں۔ آپ نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے وہیں اپنا قدم رکھا مگر میں نبوت کے قدم کی جگہ قدم نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ یہ مقام انبیاء کرام کیلئے خاص ہے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسانوں کے بھی مشائخ ہیں۔ جنات اور ملائکہ کے بھی مشائخ ہیں مگر میں سب کا شیخ ہوں۔

☆ بوقتِ وصال وصیت

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال مبارک کے وقت اپنی اولاد سے فرمایا کہ مجھ میں اور تم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تم میرے بعد مجھے کسی پر اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرنا اور اپنے فرزند سید عبدالجبار سے فرمایا تم ہر حال میں مجھ میں فنا ہو جاؤ تو تم مشہور ہو جاؤ گے۔

☆ مقامِ غوثیہ

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرا مقام مخلوق کے امور اور تمہاری عقلوں سے بالاتر ہے۔ اولیاء کرام جب عالم قدرت پر پہنچتے ہیں تو ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر جب میں اس مقام تک پہنچا تو میرے لئے ایک کھڑکی کھولی گئی جس سے میں نے گذر کر حق کا حق کے ساتھ مقابلہ کیا۔ کیونکہ مرد وہی ہوتا ہے جو تقدیر کا مقابلہ کرے۔

☆ سعادت مند شخص

سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سعادت وہ شخص ہے جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ اور بدنصیب ہے وہ جس نے مجھے نہیں

دیکھا۔ تو منبر پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے۔ اے زمین و آسمان کے رہنے والو۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے وسیلہ سے کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **وَيَخْلُقُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ** کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔ اور میں بھی ان میں سے ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔ اے مشرق و مغرب کے رہنے والے لوگو آؤ میرے پاس آؤ۔ اور مجھ سے علوم معرفت حاصل کرو۔ اے اہل عراق میرے پاس احوال اس طرح ہیں جیسے گھر میں لٹکائے ہوئے کپڑے جسے تو چاہے پہن لے۔ اور سلامتی کو اختیار کرو۔ ورنہ میں اپنے لشکر کے ساتھ تم سے ایسا مقابلہ کروں گا جس کا تم مقابلہ نہیں کرسکو گے۔

☆ کلامِ غوثیہ

تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے غلام ہزار سال تک کی راہ معرفت میں چل تاکہ تو اس قابل ہو جائے کہ میرے کلام کو سمجھ سکے۔ اے غلام ولایت کے درجات ہیں اور میری مجلس میں خلعتیں بکھری پڑی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں کوئی ایسا پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضر نہ ہوتا ہو۔ یہاں تک کہ انبیاء و اولیاء کرام بھی زندہ اپنے جسموں کے ساتھ اور مردہ اپنی روحوں کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔

اے غلام جب قبر میں تمہارے پاس منکر نکیر آئیں تو ان سے میرے حالات پوچھنا وہ تجھے بتائیں گے۔ جب کوئی بات سیدنا غوث اعظم کرتے جو لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ تو فرماتے اگرچہ یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئی مگر تم ضرور کہو کہ میں نے سچ کہا ہے۔ کیونکہ میں سچ بات کہتا ہوں جس میں شک نہیں ہوتا۔ اور میں جو کچھ کہتا ہوں

اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی کہتا ہوں۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے اور میں اسے تقسیم کرتا ہوں۔

☆ اللہ کی تلوار

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نیک اور بد کی ذمہ داری اس پر جس نے مجھے حکم دیا ہے۔ کیونکہ دیت عاقلہ پر ہوتی ہے۔ اور میری باتوں کی یا میری تکذیب نہ کرنا کیونکہ یہ تمہارے لئے ظاہر قاتل ہے۔ اور دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔ اور میں تلوار ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جنگ کرنے والا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے۔ اگر شریعت محمدیہ مانع نہ ہوتی تو میں تمہارے کھانے پینے اور گھروں میں جو کچھ تم چھپا کر رکھتے ہو خبر دیتا۔ اور تم میرے سامنے شیشے کی طرح ہو۔ اور میں تمہارے ظاہر و باطن کو دیکھتا ہوں۔ اور اگر شریعت کا لحاظ نہ ہوتا تو یوسف علیہ السلام کا پیالہ اپنی حقیقت کہہ دیتا مگر علم معرفت مجھے راز ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْخَمْسُوْنَ (۵۲)

سرکار دو عالم ﷺ کے لعاب دہن کی برکتیں

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ۱۶ شوال ۵۲۱ھ کو بروز منگل ظہر کی نماز سے پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹے عبدالقادر وعظ کیوں نہیں کرتے۔ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عجمی ہوں اور بغداد کے فصحاء و بلغاء کے سامنے وعظ کرنے کی

ہمت نہیں رکھتا۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا منہ کھولو میں، نے منہ کھولا تو آپ نے اپنا لعاب دہن سات مرتبہ میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا مخلوق خدا کو وعظ کرو اور انہیں راہ ہدایت دکھاؤ۔

سیدنا غوث اعظم فرماتے ہیں۔ میں نے ظہر کی نماز ادا کی تو میرے سامنے مخلوق کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک سمندر تھا تو وعظ کرتے ہوئے میری زبان رک گئی تو میں نے امام الاولیاء مولائے مشکل کشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کو اپنے برابر کھڑا ہوا دیکھا۔ تو انہوں نے فرمایا بیٹے عبدالقادر وعظ کیوں نہیں کرتے تو میں نے عرض کیا کہ میری زبان رک گئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا منہ کھولو میں نے منہ کھول دیا تو آپ نے میرے منہ میں چھ مرتبہ لعاب دہن ڈالا۔ تو میں نے عرض کیا آپ نے سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا تو آپ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے یہ کہہ کر میرے سامنے سے غائب ہوگئے۔ تو میں نے اس طرح وعظ شروع کیا۔

غَوَّاصُ الْفِکْرِ یَغُوْصُ فِیْ بَحْرِ الْقَلْبِ عَلٰی دُرَدِ الْمَعَارِفِ فَیَسْتَخْرِجُھَا اِلٰی سَاحِلِ الصَّدْرِ فَیُنَادِیْ عَلَیْھَا سِمْسَارُ تَرْجُمَانِ اللِّسَانِ وَتَشْتَرِی بِنَفَائِسَ أَلْثُمَانِ حُسْنِ الطَّاعَةِ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ

ترجمہ: فکر کا غوطہ لگانے والے دل کے سمندر میں معارف کے موتیوں کی تلاش میں غوطہ لگاتے ہیں اور ان کو ساحل صدر کی طرف نکال کر لاتے ہیں تو اس پر ترجمان زبان آواز بلند کرتا ہے اور حسن اطاعت کے اچھے ثمنول سے خریدتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

فِیْ بُنُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ لوگوں نے کہا ہے کہ سیدنا غوث اعظم کا یہ پہلا کلام ہے جو آپ نے بغداد میں لوگوں کے سامنے منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا۔ (بہجۃ الاسرار)

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْخَمْسُوْنَ (۵۳)

ولایت کے جھنڈے

روایت ہے کہ حضرت شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہوا۔ اس وقت سیدنا غوث اعظم جوان تھے۔ تو شیخ حماد نے فرمایا میں نے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ولایت کے دو جھنڈے دیکھے ہیں جو آپ کیلئے بہوت اسفل سے ملکوت اعلیٰ تک کھڑے کئے گئے ہیں۔ اور میں نے افق اعلیٰ میں ایک شخص کو کھڑے ہوئے دیکھا ہے۔ جو آپ کو صدیق کے لقب سے پکارتا ہے۔

☆ عارفین کے سردار

حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ جوانی کے عالم میں شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شیخ حماد آپ کے استقبال کیلئے کھڑے ہوگئے اور ملاقات کی تو فرمایا مرحبًا بالجبل راسخ اور بلند ٹیلے کے ساتھ جو اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا۔ پھر اپنے قریب بیٹھا کر اس بارے میں سوال کیا۔

☆ سوال

کہ حدیث اور کلام میں کیا فرق ہے۔

☆ جواب

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حدیث وہ ہے جس کے جواب سے آپ خواہش مند ہوں۔ اور کلام وہ ہے جو خطاب سے تمہاری خواہش کو روکے۔ انبیاء کرام لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے وقت جو انقباض ان کی طبیعت میں پیدا ہوتا ہے وہ دنیا و آخرت کے اعمال سے ثقیل ہے تو یہ سن کر شیخ حماد نے کہا کہ آپ اپنے زمانہ کے عارفین کے سردار ہیں۔

اَلْمَنْقَبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْخَمْسُوْنَ (۵۴)

بھنی ہوئی مرغی زندہ ہوگئی

روایت ہے کہ ایک عورت ایک بچے کو لے کر سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی حضور اس لڑکے کو آپ کی پرورش میں دیا اور تربیت کیلئے آپ کے سپرد کیا۔ تو آپ نے اس لڑکے کو مجاہدہ کی تعلیم دی۔ اس لڑکے نے مجاہدہ اور ریاضت کرنا شروع کر دیا۔ چند دنوں کے بعد وہ عورت سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو دیکھا لڑکا بالکل کمزور دبلا پتلا ہو چکا ہے اور اس کے آگے جَو کی روٹی کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔ جب وہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گئی تو آپ بھنی ہوئی مرغی تناول فرما رہے تھے۔ دیکھ کر کہنے لگی یہ کیا بات ہوئی آپ تو کھائیں بھنی ہوئی مرغیاں اور میرا لڑکا جَو کی روٹی کھائے اور یہی خوراک کھانے کی وجہ سے کتنا کمزور ہو گیا ہے۔ تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور مرغی

کی ہڈیاں جمع کرنے کا حکم دیا۔ جمع شدہ ہڈیوں سے فرمایا۔ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا۔ تو وہ بھنی ہوئی مرغی زندہ ہوگئی۔ تو آپ نے اس عورت سے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا لڑکا بھی ایسا مقام حاصل کرے اور جب وہ اس مقام کو حاصل کرلے گا پھر جو چاہے کھائے گا تو یہ سن کر اس عورت نے عرض کی حضور میں نے اپنے دل سے اس لڑکے کی محبت کو نکال دیا اب یہ آپ کے سپرد! یہ جانے اور آپ جانیں۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الْخَامِسَۃُ وَالْخَمْسُوْنَ (۵۵)

اعلیٰ قسم کے چالیس گھوڑے خریدنا

روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت غوث جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت اور غوثیت کا چرچا سنا تو اس کے دل میں آپ کی زیارت کی تڑپ پیدا ہوئی تو اس شوق سے سفر کرتا ہوا بغداد پہنچ گیا تو اس راستے سے گذرا جہاں آپ کے گھوڑوں کا اصطبل تھا اور اس کی نظر آپ کے گھوڑوں پر پڑی جن میں اعلیٰ نسل کے چالیس گھوڑے سونے چاندی کے کھونٹوں سے بندھے ہوئے تھے جن پر ریشمی جھولیں پڑی ہوئیں تھیں۔ تو یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد اس کے دل میں خیال آیا کہ اولیاء کرام تو دنیا کے طالب نہیں ہوتے اور یہ ساز و سامان جو میں نے یہاں دیکھا ہے بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں ہوتا تو یہ ساری دنیا کی محبت کی دلیل ہے۔ تو وہ آپ سے بدعقیدہ ہوکر سرائے غوثیہ میں نہ ٹھہرا بلکہ ایک دوسرے آدمی کے مکان پر قیام کیا تو وہ چند دنوں بعد ایک مہلک بیماری میں مبتلا ہوگیا تو حکماء علاج معالجہ

سے تنگ آ گئے تو حکماء نے کہا اس کی بیماری کا علاج یہ ہے کہ فلاں نسل کے چالیس اعلیٰ گھوڑے تلاش کئے جائیں اور ان کے جگر اسے کھلائیں جائیں تو لوگوں نے کہا اس قسم کے گھوڑے صرف سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہیں اور جگہ تلاش کرنا بے سود ہے۔

تو لوگوں نے کہا کہ ہم سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں گھوڑوں کی درخواست کرتے ہیں امید ہے کہ ہمیں خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹائیں گے اور آپ کی سخاوت بغداد میں مشہور ہے۔ تو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست پیش کی کہ ہمیں ایسے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں کی ضرورت ہے جو صرف آپ کے پاس موجود ہیں تو آپ نے فرمایا ان کو ایک گھوڑا دے دیا جائے تو دوسرے دن پھر آئے آپ نے پھر فرمایا ایک گھوڑا ان کو دے دیا جائے غرض کہ وہ آپ کے پاس ہر روز آتے گھوڑا لے جاتے تو جب بیمار چالیس گھوڑوں کا جگر کھا چکا تو وہ تندرست ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شفاء عطا کی تو وہ شخص سیدنا غوث اعظم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ گھوڑے صرف تمہارے لئے خریدے تھے۔ اس لئے کہ جب تو میری ملاقات کیلئے گھر سے محبت و شوق سے نکلا تھا اور سفر شروع کیا تو مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ تو مہلک مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔ تو اس مرض کے ازالہ کیلئے چالیس اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کی ضرورت پڑے گی تو میں نے صرف تیری خاطر خریدے تھے۔ اور جب تو میرے اصطبل سے گذرا تو ان کے کھونٹوں اور ریشمی جھولوں کو دیکھ کر تو بدعقیدہ ہوگیا تھا اور ہماری سرائے کی بجائے دوسری جگہ قیام کیا پھر

جو تقدیر میں لکھا ہوا تھا وہ ہوا۔ یہ سن کر اس شخص نے توبہ کی اور معافی کا طالب ہوا۔ اور آپکا سچا عقیدت مند بن گیا تو آپ نے حکم فرمایا سونے چاندی کی کھونٹیں اور ریشمی جھولیں اسکے علاج کے عوض حکیم کو دے دی جائیں۔ روایت میں آیا ہے کہ حکیم پہلے عیسائی تھا یہ سخاوت دیکھ کر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

اَلْمَنقَبَةُ السَّادِسَةُ وَالْخَمْسُوْنَ (۵۶)

اصطبل کے کتے کا شیر پر حملہ

روایت میں ہے کہ شیخ احمد زندہ شیر پر سواری کیا کرتے تھے اور جب اولیاء کرام کے پاس جاتے ان کے مہمان بنتے تو وہ آپ کے شیر کیلئے ایک گائے پیش کرتے تھے۔ تو ایک دن وہ حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بغداد آئے تو آپ نے حسب معمول سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اپنے شیر کیلئے ایک گائے طلب کی تو آپ نے خادموں کو حکم دیا کہ شیخ احمد کے شیر کیلئے اصطبل سے ایک گائے لائی جائے تو خادم اصطبل سے گائے لے کر آیا تو گائے کے پیچھے ایک کتا بھی چلا آیا جو اصطبل میں پڑا رہتا تھا تو جب گائے شیر کے آگے لائی گئی تو شیر اس پر حملہ کرنے لگا تو کتے نے شیر پر حملہ کر دیا اور شیر کو پھاڑ ڈالا۔ تو یہ سب کچھ دیکھ کر حضرت شیخ احمد زندہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور توبہ کی۔

اَلْمَنْقَبَةُ السَّابِعَةُ وَالْخَمْسُوْنَ (۵۷)

شیخ اکبر کی نگاہ میں مقام غوثِ اعظم

شیخ اکبر، فتوحات مکیہ کے ۳۷ باب میں لکھتے ہیں کہ ہر زمانہ میں ایک مرد کامل یا ایک عورت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس مرد کامل کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ تمام مخلوق خدا پر غالب ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ اسے تمام اشیاء میں تصرف کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ سردار، بہادر اور اپنے دعوؤں میں حق کے ساتھ سبقت لے جانے والا ہوتا ہے۔ اور حق ہی کہتا ہے اور عدل و انصاف کرتا ہے۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ بغداد میں ان تمام کمالات کے جامع حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اور آپ کا یہ مرتبہ اور مقام تھا اور یہ طاقت تھی کہ آپ تقدیر حق کے ساتھ مقابلہ کیا کرتے تھے۔ اور آپ عظیم الشان مقام کے مالک تھے اور آپ کے کمالات مشہور ہیں۔ اگرچہ میں آپ کی زیارت نہ کرسکا لیکن میں نے اپنے زمانہ میں اس مقام والے کی زیارت کی ہے۔ مگر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس مرد کامل سے جس کی میں نے زیارت کی ہے۔ کئی امور میں اور کمالات معنوی میں اعلیٰ مرتبہ پر تھے۔ اور جس کی میں نے زیارت کی تھی وہ مرد کامل بھی فوت ہوگئے ہیں اور اب مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ مقام کس کو ملا ہے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْخَمْسُوْنَ (۵۸)

ایک سو فقہاء کے سوالوں کے جوابات دینا

شیخ ابومحمد مفرج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بغداد کے ایک سو ممتاز اور نامور علماء فقہاء نے آپس میں مشورہ کیا کہ غوث اعظم سے مشکل اور پیچیدہ مسائل پوچھ کر آپ کا امتحان لیا جائے اور غوث اعظم کو ہمیشہ کیلئے خاموش کر دیا جائے۔ اس مشورہ کے بعد وہ تمام فقہاء کرام آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ شیخ ابومحمد فرماتے ہیں میں بھی اس وقت اس مجلس میں موجود تھا اور جب یہ لوگ بیٹھ گئے تو آپ نے اپنے سر کو مراقبہ کیلئے جھکایا تو آپ کے سینہ مبارک سے ایک نور کا شعلہ نکلا۔ جس کا وہی لوگ مشاہدہ کر سکے جن کو اللہ رب العزت نے چشم بصیرت سے نوازا تھا۔ اور وہ نور کا شعلہ ان فقہاء کے سینوں سے گذرا جس سے وہ اس قدر گھبرائے کہ چیخنے لگے اور کپڑے پھاڑ ڈالے اور سروں سے پگڑیاں اتار کر آپکے پاؤں میں رکھ دیں یہ دیکھ کر تمام حاضرین کی چیخیں نکل گئیں جس سے تمام اہل بغداد وجد میں آ گیا۔

بعد میں سیدنا غوث اعظم نے ہر ایک کو اپنے سینے سے لگایا اور ہر ایک کے سوال کا جواب دیا کہ تیرا یہ مسئلہ تھا اور یہ اس کا جواب ہے حتی کہ آپ نے ہر ایک کا سوال اور جواب خود ہی بیان کر دیا۔ راوی کہتا ہے کہ جب مجلس برخاست ہوئی تو میں نے فقہاء کرام کے پاس جا کر ان کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جب ہم مجلس غوثیہ میں بیٹھے تو جو کچھ علم ہم جانتے تھے سب کا سب ہم بھول گئے اور ہمارے حواس قائم

نہ رہے۔ اور جب آپ نے ہمیں سینے سے لگایا تو ہم پہلے کی طرح عالم بن گئے اور ہمارے سوالات کے ایسے جوابات دیئے جو ہمیں پہلے معلوم نہ تھے۔

اَلْمَنقَبَةُ التَّاسِعَةُ وَالْخَمْسُوْنَ (۵۹)

غوث اعظم کا لباس- سواری اور وعظ کرنا

روایت میں ہے کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ قسم اور عالمانہ لباس' چادر اور عمامہ ٹوپی استعمال فرماتے تھے۔ اور اپنی سواری خچر پر بھی قیمتی زین رکھتے تھے اور آپ بلند منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو راہ ہدایت کا درس دیتے تھے اور آپ کے کلام سے سرعت مترشح ہوتی اور بلند آواز سے وعظ فرماتے تو حاضرین پر خاموشی کا عالم طاری ہو جاتا اور جس چیز کا حکم فرماتے اس پر لوگ فوراً عمل کرتے۔ اور آپ کو سنگدل سے سنگدل دیکھ لیتا تو نرم دل ہو جاتا تھا۔ اور جس نے آپ کو دیکھا گویا کہ اس نے تمام لوگوں کو دیکھا۔ اور جب غوث اعظم جمعۃ المبارک کے خطبہ اور نماز کیلئے جامع مسجد میں تشریف لے جاتے تو تمام بازار والے آپ کے استقبال کیلئے کھڑے ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ سے آپ کے توسل سے مشکلات کے حل کیلئے دعا کرواتے۔ اور آپ حسن و جمال میں بے مثل تھے۔

اَلْمَنْقَبَةُ السِّتُّوْنَ (٦٠)

اخلاق غوثِ اعظم

روایت میں آیا ہے کہ حضرت غوث اعظم بہت زیادہ رویا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے تھے اور مستجاب الدعاء تھے۔ اور سخاوت کرنے میں مشہور تھے۔ اچھے اخلاق کے مالک اور بہترین خوشبو استعمال کرتے تھے۔ اور ہر قسم کی برائی سے محفوظ تھے اور تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی شان اقدس میں گستاخی کرتا تو اس پر حد سے زیادہ سختی کرتے تھے۔ اور اپنی ذات کیلئے کسی پر سختی کرتے نہ غصے ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مخلوق کی مدد کیا کرتے تھے۔ اور محتاج سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دیتے تھے۔ اگر کوئی آپ کے جسم پر پہنے ہوئے لباس کا سوال کرتا تو اتار کر اسے عطا فرما دیتے تھے۔ اور توفیق الٰہی آپ کی چادر اور تائید ایزدی آپ کی معاون تھی۔ اور علم آپ کی تہذیب اور قرب خداوندی کی دولت سے مالا مال تھے۔ اور محاضرہ آپ کا خزانہ' معرفت' خدمت' خطاب' مشیر' دیدار' سفیر' انس' رفیق اور بسط آپ کی عادت اور صدق آپ کا جھنڈا تھا۔ فتح' حکم' ذکر و فکر یہ تمام آپ کے اوصاف تھے۔ مکاشفہ آپ کی غذا مشاہدہ آپ کیلئے شفاء اور آپ کا ظاہر آداب شریعت اور باطن آداب حقیقت تھا۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْحَادِيَةُ وَالسِّتُّوْنَ (٦١)

حلیہ مبارک

روایت میں ہے سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ دبلے اور درمیانہ قد کے تھے۔ اور سینہ فراخ اور داڑھی مبارک لمبی چوڑی تھی۔ گندمی رنگ بھنویں ملی ہوئی تھیں۔ اور آپ کی آواز بلند تھی۔ اور خوبصورت شکل والے بلند مرتبہ والے۔ علم اور عمل میں کامل تھے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّانِيَةُ وَالسِّتُّوْنَ (٦٢)

تمام مرید جنت میں

حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کتاب دی ہے جس میں تاقیامت میرے تمام مریدوں اور عقیدت مندوں کے نام میں درج ہیں اور اللہ رب العزت نے فرمایا اے عبدالقادر یہ تمام لوگ میں نے تیرے حوالے کیے۔ اور میں نے دوزخ کے داروغہ سے پوچھا کہ میرا کوئی مرید بھی دوزخ میں ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ پھر سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر اس طرح ہے۔ جس طرح آسمان زمین پر حاوی ہے۔ اگر میرا مرید اچھا نہیں تو میں اچھا ہوں۔ مجھے اپنے پروردگار کی عزت و جلال کی قسم اس کی بارگاہ قدس سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا۔ جب تک کہ میں اپنے تمام مریدوں کو جنت میں نہ لے جاؤں گا۔ (بہجۃ الاسرار)

☆ اگر میرا مرید مغرب میں ہو اور میں مشرق میں

شیخ قطب بن اشرف رومی اپنی کتاب مزکی النفوس میں لکھتے ہیں کہ سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرا کوئی مرید نیک نہ ہو تو میں اس کیلئے کافی ہوں۔ اللہ رب العزت کی قسم اگر میرا مرید مغرب میں ہو اور میں مشرق میں تو میرا ہاتھ اس کے سر پر ہوتا ہے۔ اگر میرا مرید کوئی گناہ کر بیٹھے تو میں اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیتا ہوں۔ خدا کی قسم میں قیامت کے دن دوزخ کے دروازے پر کھڑا رہوں گا۔ یہاں تک کہ میرے تمام مرید گذر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اے عبدالقادر میں تیرے کسی مرید کو دوزخ میں نہیں ڈالوں گا۔ پس جو میرا مرید بننا چاہے میں اسے اپنے مریدوں میں شامل کرتا ہوں۔ اس کی طرف توجہ رکھتا ہوں۔ اور میں نے منکر نکیر سے یہ وعدہ لیا ہے کہ وہ میرے مریدوں کو قبر میں خوف زدہ نہ کریں گے۔

اَلْمَنقَبَةُ الثَّالِثَةُ وَالسِّتُّوْنَ (٦٣)

بھوک پیاس کا ختم ہو جانا

شیخ عارف ابو محمد فرماتے ہیں کہ میں غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے بغداد گیا اور آپ کی خدمت میں کچھ عرصہ قیام پذیر رہا اور آخر ایک دن میں نے مجاہدہ کرنے کیلئے مصر جانے کا ارادہ کیا اور سرکار غوث اعظم سے اجازت مانگی تو آپ نے مجھے یہ وصیت فرمائی کہ راستہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا اور یہ کہہ کر آپ نے اپنی دو انگلیاں

میرے منہ میں ڈال دیں اور مجھے چوسنے کا حکم دیا۔ اس سے جو آپ کی غرض تھی میں جان گیا پھر آپ نے فرمایا جاؤ۔ تو میں بغداد سے مصر آیا اب میری یہ حالت ہے کہ نہ مجھے بھوک لگتی ہے نہ پیاس۔ اور پہلے کی نسبت میرے جسم میں طاقت بھی زیادہ ہے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الرَّابِعَةُ وَالسِّتُّوْنَ (٦٤)

شیخ احمد رفاعی کی اپنے مریدوں کو وصیت

روایت میں ہے کہ سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اپنے بھائی کی اولاد اور مریدوں کو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنے کی وصیت فرماتے تھے۔ اور ایک دن ایک شخص جو بغداد جانے کیلئے آپ سے رخصت ہوا تو سید احمد رفاعی نے اس کو وصیت فرمائی کہ تمہارے لئے لازم ہے کہ جب تم بغداد جاؤ تو سب سے پہلے سرکار غوث پاک کی زیارت کرنا۔ اور اگر وصال فرما چکے ہوں تو ان کی قبر انور کی زیارت کرنا کیونکہ اللہ رب العزت نے آپ سے وعدہ کیا ہے جو شخص بغداد جائے اور آپ کی زیارت نہ کرے اسکا حال سلب ہو جائے۔ اس کے بعد آپ نے سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان مبارک نقل فرمایا ہے کہ بدنصیب ہے وہ شخص جو آپ کی زیارت سے محروم رہا۔

اَلْمُنْقَبَةُ الْخَامِسَةُ وَالسِّتُّوْنَ (٦٥)

حضرت غوث اعظم کا نسب نامہ

☆ نسب پدری:-

سید عبدالقادر بن ابی صالح موسیٰ جنگی بن عبداللہ بن یحییٰ بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ جون بن عبداللہ بن حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

☆ نسب مادری:-

فاطمہ بنت سید عبداللہ بن ابی جمال الدین سید محمد بن محمود بن طاہر بن عبداللہ بن کمال الدین عیسیٰ بن امام محمد جواد بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن امام زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

اَلْمُنْقَبَةُ السَّادِسَةُ وَالسِّتُّوْنَ (٦٦)

اسمائے مبارکہ

روایت ہے کہ سیدنا غوث اعظم کے صفاتی اسمائے مبارکہ ننانوے ہیں۔ اور آپ اس کائنات پر امت محمدیہ میں ایسے قطب ہیں کہ آپ کے ہم مقام کوئی دوسرا قطب موجود نہیں ہیں۔

اسماء:-

عبدالقادر، سید، موید، کریم، عظیم، شریف، ظریف، امام، ہمام، سالک، ناسک، مومن، موقن، منعم، مکرم، طبیب،

طیب، مطیب، جود، منقاد، قائم، صائم، عابد، زاھد، ساجد، واجد، جیلی، حنبلی، تقی، نقی، کامل، باذل، زکی، صفی، جمیل، جلیل، ماص، مناص، سعید، رشید، سخی، وفی، پارسا، نقیب، نجیب، خاضع، خاشع، صاحب، ثاقب، وارث، وارع، بارع، فائق، لائق، راسخ، شامخ، ولی، خفی، ظاھر، طاھر، مطیع، منیع، لبیب، حبیب، شاھد، راشد، زاھد، قائد، بصیر، منیر، سراج، تاج، فائح، فاتح، مقرب، مھذب، خلیل، دلیل، صادق، حاذق، سلطان، برھان، حسنی، حسینی، حاکم، معین، مبین، مصباح، مفتاح، شاکر، ذاکر، ملاذ، معاذ صالح، ناصح، فالح، واضح۔

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اَلْمَنْقَبَةُ السَّابِعَةُ وَالسِّتُّوْنَ (٦٧)

سرکار غوث اعظم کی وصیت

ایک دفعہ حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آپ کے صاحبزادے سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ آئے تو صاحبزادے نے عرض کیا آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ تو سیدنا غوث پاک نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا اے میرے بیٹے تو جان لے اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے بیٹے تقویٰ اور اطاعت اور شریعت کے احکام کی پابندی کرنا۔ اور حدود الٰہی کی محافظت کرنا۔ اور ہمارا یہ طریقہ کتاب و سنت سلامتی، سخاوت، بخشش

لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانے اور اپنے سر پر تکلیف اٹھانے اور اپنے بھائیوں کی لغزشوں کے عفو پر مبنی ہے۔ اے میرے نور نظر فقراء کی خدمت اور مشائخ عظام کی عزت کرنا۔ اور لوگوں کے ساتھ خوش دلی سے پیش آنا۔ چھوٹوں اور بڑوں کو نصیحت کرنا اور میں تجھے امور دین کے علاوہ دنیاوی امور میں جھگڑا اور لالچ کو ترک کرنا۔ قربانی و ایثار کا جذبہ اختیار کرنا۔ میرے پیارے نور نظر فقر کی حقیقت یہ ہے کہ تو اپنے جیسی مخلوق کے سامنے دست ضرورت دراز نہ کر۔ اور تونگری کی اصل یہ ہے کہ تو اپنے جیسوں سے بے نیاز ہو جائے۔ اور تصوف پڑھنے لکھنے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ بھوک اور نفس کی محبوب چیزوں کو ترک کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اور جب تو کسی فقیر کو دیکھے تو اس کے ساتھ نرمی کرنا کیونکہ علم اسے وحشت اور نفرت دلائے گا اور نرمی اسے مانوس کرے گی۔

اے میرے بیٹے جان لے کہ تصوف کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر ہے۔

1) حضرت سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی طرح سخاوت۔
2) حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام کی طرح رضا۔
3) حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کی طرح صبر۔
4) حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام کی طرح مناجات۔
5) حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی طرح سیر وسفر۔
6) حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرح صوف کا لباس۔
7) حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرح سیاحت۔

8) حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح فقر۔

حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے میرے بیٹے میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ امراء کو عزت و وقار کے ساتھ ملنا اور فقراء سے ملتے ہوئے عاجزی کا اظہار کرنا۔ اور تواضع اور خلوص اختیار کرنا خلوص کے معنی یہ ہیں کہ تو دنیا سے کنارہ کش ہو کر خالق کی طرف متوجہ ہو جا۔ اور اسباب میں اللہ تعالیٰ پر الزام نہ لگا۔ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے سکون و اطمینان کی دولت طلب کرنا۔ اور اپنی حاجتوں میں کسی شخص پر اور رشتہ دار یا کسی دوست پر بھروسہ نہ کرنا۔ اور فقراء کی خدمت میں تین چیزوں کو لازم اختیار کرنا۔

1) تواضع

2) حسن ادب

3) سخاوت اختیار کرنا

اور اپنے نفس کو مار دے تاکہ تجھے بقا باللہ کا مقام حاصل ہو جائے۔ اور اللہ رب العزت کے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔ اور سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی طرف مائل نہ ہو۔ لوگوں کو حق اور صبر کے راستے پر چلنے کی وصیت کرنا۔ اور تیرے لئے فقراء کی صحبت اور اولیاء کی خدمت ہی کافی ہے اور فقیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز سے بے نیاز ہو جائے۔ اور اپنے سے کمتر پر حملہ کرنا کمزوری اور نامردی ہے اور اپنے برابر والے پر بد خلقی اور اپنے سے بڑے پر بے شرمی ہے۔ میرے بیٹے میرے جو مریدین

اور عقیدت مند ہیں ان کو میری یہ وصیت کرنا۔

اور دعا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی تعداد بڑھائے اور مجھے اور تمہیں بھی اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ غیب کی خبریں دینے والے اور میدان حشر میں شفاعت کرنے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ سے عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی اتباع کرنیکی توفیق عطا فرمائے اور اپنے محبوب بندوں میں ہمارا شمار فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَلْمَنْقَبَۃُ الثَّامِنَۃُ والسِّتُّوْنَ (٦٨)

صلوٰۃ غوثیہ

روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھے مصیبت کے وقت پکارے میں اس کی مصیبت کو رفع کروں گا۔ اور جو کوئی جائز حاجت کے وقت میرا نام لے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

جو کوئی شخص دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور گیارہ مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد گیارہ قدم بغداد کی طرف چلے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت بیان کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کر دیتا ہے۔

☆ نماز حاجت کی ترکیب

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز حاجت کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نفل کی نیت اس طرح کرے کہ دو رکعت نماز صلوۃ الاسرار یا صلوۃ قضاء حاجت بندگی اللہ تعالیٰ کی منہ میرا کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔ پھر ثناء وتعوذ۔ تسمیہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے اس کے بعد گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے پھر رکوع سجود کے بعد دوسری رکعت بھی اس طرح ادا کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اس کے بعد یہ کلمات پڑھے۔

یَاشَیْخَ الثَّقَلَیْنِ یَاقُطْبَ الرَّبَّانِیُ یَاغَوْثُ الصَّمَدَانِیُ یَامَحْبُوْبَ السُّبْحَانِیُ یَامُحْیُّ الدِّیْنِ اَبَامُحَمَّدِنِ السَّیِّد وعَبْدِالْقَادِرِ اَلْجِیْلَانِیُ اَغِثْنِیُ وَاَمْدُدْنِیْ فِیُ قَضَاءِ حَاجَتِیُ ھٰذِہٖ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ

پھر کھڑے ہوکر گیارہ قدم بغداد کی طرف چلے اور ہر قدم کے ساتھ یہ کلمات پڑھے۔

یَاشَیْخ الثَّقَلَیْنِ یَاقُطْبَ الرَّبَّانِیُ یَاغَوْثُ الصَّمَدَانِیُ یَامَحْبُوْبَ السُّبْحَانِیُ اَبَامُحَمَّدِ السَّیدُ عَبْدِالْقَادِرِ اَلْجِیْلَانِیُ

پھر اپنے داہنے پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر سورۃ فاتحہ گیارہ مرتبہ پھر سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پھر سورۃ اِذَا جَاءَ نَصْرُ گیارہ مرتبہ پڑھے اس کے بعد یہ کلمات پڑھے۔

یَاجُنُوْدَ اللّٰہِ وَیَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیُ وَاَمْدُدْنِیُ فِیُ قَضَاءِ حَاجَتِیُ ھٰذِہٖ یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ آمِیْنَ اَمِیْنَ یَاشَیْخَ الثَّقْلَیْنِ

یَاقُطْبَ الرَّبَانِیُ یَاغَوُثَ الصَّمُدَانِیُ یَامَحُبُوْبَ السُّبُحَانِیُ یَامُحیِ الدِّیْنِ اَبَا مُحَمَّدِنِ السَّیِدُ عَبُدِالْقَادِرِ الُجِیُلَانِیُ۔

اس کے بعد مراقبہ کرے اور ایک سو آٹھ مرتبہ کلمہ توحید پڑھے۔ پھر سجدے میں جا کر یہ پڑھے۔

یَارُوُحِ الْقُدُسِ وَیَا جُنُوُدَ اللّٰہِ وَیَا عِبَادَ اللّٰہِ اَغِیُثُوُنِیُ وَاَمُدُدُنِیُ فِیُ قَضَاءِ حَاجَتِیُ ھٰذِہٖ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ آمِیُنَ آمِیُنَ

اَلْمَنْقَبَۃُ التَّاسِعَۃُ وَالسَّتُّوْنَ (۶۹)

وصال مبارک

روایت میں ہے کہ جب سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال کا وقت قریب آیا تو شام کے وقت ملک الموت نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ملفوف خط لا کر آپ کے فرزند حضرت سید عبدالوہاب کو دیا اور خط کی پشت پر یہ عبادت درج تھی۔

هٰذَ الْمَکْتُوْبُ مِنَ الْمُحِبِّ الْمَحْبُوْبَ

یعنی یہ خط محبّ کی طرف سے محبوب کو ملے۔

تو شیخ عبدالوہاب یہ خط دیکھ کر رو پڑے اور پریشان ہو گئے اور ملک الموت کے ہمراہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے۔ اس سے سات دن پہلے آپ کو اپنی وفات کا علم ہو چکا تھا۔ جس سے آپ خوش تھے۔ اور جب آپ کو اپنے وصال کا علم ہوا تو آپ نے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کی بخشش کیلئے دعا مانگی اور اس بات کا عہد لیا کہ قیامت کے دن اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کی شفاعت کروں گا تو

جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ سجدے میں چلے گئے تو آواز آئی۔

یَایَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً

تو یہ آواز آتے ہی عالم ناسوت میں لوگوں کی آہ بکا کے ساتھ آوازیں بلند ہوگئیں اور ملکوت شوق القاء میں حشاش بشاش ہوگیا۔

تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ گیارہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ دوشنبہ کی رات کو عشاء کی نماز کے بعد وصال فرمایا۔ اور باب الازج میں مدفون ہوئے۔ اور علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ آپ نے ربیع الثانی کی کس تاریخ کو وصال فرمایا اور بہجۃ الاسرار میں ۱۶ ربیع الثانی اور کتاب نور احمدی ملفوظ سید احمد رفاعی میں ہے کہ بعد جمعۃ المبارک ہفتہ کی رات دس ربیع الاول اور آٹھ ربیع الاول بھی بتایا گیا ہے۔ اور تحفہ القادریہ میں ربیع الثانی کی ۱۷ تاریخ کو وصال فرمایا اور سید نور الدین محمود القادری نے اوراد قادریہ میں ربیع الثانی کی ۱۳ تاریخ وصال مبارک لکھا ہے۔ اور صحیح یہی ہے کہ آپ جمعۃ المبارک کو وصال فرمایا۔ اور بروز جمعرات ۱۷، ۱۸ اور ۱۱ تاریخ بھی منقول ہے۔

تو جب حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہونے لگا تو آپ نے اپنی اولاد سے فرمایا تھوڑا پیچھے ہٹ جاؤ۔ کیونکہ بظاہر میں تمہارے پاس ہوں اور حقیقت میں تمہارے غیر کے پاس۔ پھر فرمایا کہ فرشتے آئیں ہیں۔ ان کیلئے جگہ چھوڑ دو ان سے ادب احترام سے پیش آؤ۔ اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہو رہا ہے اور انہیں تکلیف نہ دو۔

آپ نے اپنے وصال سے ایک دن پہلے ان کلمات کا ورد کرتے رہے۔

عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ غَفَرَاللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ تَابَ اللّٰهُ عَلٰی وَعَلَیْکُمْ بِسْمِ اللّٰهِ مُوَدِعِیْنَ

اور آپ کے بیٹے سید عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم وصال کے وقت ہاتھ بلند کر کے ان کلمات کا ورد کرتے تھے۔

وَعَلَیْکُم والسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ تُوْبُوْا وَدْخُلُوْ فِیْ الصَّفِّ اِذَا اُجِیْئُ اِلَیْکُمْ

اور اپنی موت کے وقت فرمایا نرمی کرنا پھر فرماتے تھے اُجِیْئُ اِلَیْکُمْ اَجِیْئُ اِلَیْکُمْ یعنی تمہاری طرف آ رہا ہوں۔ اور آپ فرماتے تھے کہ تھم جاؤ۔

جب سکرات موت اور تقدیر حق آ پہنچی تو آپ نے فرمایا اب مجھ سے کوئی سوال نہ کرے اور میں اللہ تعالیٰ کے علم سے بہرہ ور ہوں۔

اور آپ کے بیٹے سید عبدالرزاق نے پوچھا کہ حضور آپ کے جسم میں کس حصہ کو تکلیف ہے تو فرمایا میرے تمام جسم میں تکلیف ہے اور صرف دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا ہوا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں۔ اور آپ کے بیٹے سید عبدالجبار نے بیماری کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میری بیماری کی وجہ جن و انس و فرشتوں میں سے بھی کوئی نہیں جان سکتا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حکمتوں کی وجہ سے کم نہیں ہوتا اور حکمتوں میں تغیر ہوتا رہتا ہے۔ مگر علم الٰہی میں کسی قسم کا تغیر نہیں ہوتا۔ اور اللہ رب العزت جسے چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت

قدم رکھتا ہے اور اس کے پاس ہی ام الکتاب ہے اور جو کرتا ہے اس بارہ میں اس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا۔ اور لوگوں نے جو عمل کئے ان سے پرسش ہوگی۔ سیدنا غوث اعظم فرماتے ہیں کہ میں اس سے مدد طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو زندہ ہے پاک ہے وہ ذات جو اپنی قدرت کاملہ سے غالب ہے۔ پھر آپ نے فرمایا:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّد" رَسُوْلُ اللّٰہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

آپ کے بیٹے حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کا وصال ہونے لگا تو آپ لفظ تعزز زبان سے نکالتے مگر صحیح تلفظ ادا نہیں ہوسکتا تھا اور بار بار اس لفظ کو ادا کرنے کی کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ اس لفظ کو بلند آواز سے کہا تو اس وقت آپ نے اسے صحیح طریقہ سے ادا کرلیا۔ پھر لفظ اللہ تین مرتبہ کہا اور پھر آپ کی آواز پست ہوگئی اور زبان تالو سے چمٹ گئی پھر آپ کی روح طیبہ پرواز کرگئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اَلْمَنقَبَۃُ السَّبْعُوْنَ (۷۰)

صاحبزدگان کا تذکرہ

شیخ نجار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ میں نے شیخ تاج الدین ابی بکر سید عبدالرزاق بن سیدنا غوث اعظم عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ سیدنا غوث پاک کے ستائیس بیٹے اور بائیس بیٹیاں تھیں۔ روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سخت بیمار ہوئے اور آپ پر بار بار غشی طاری ہو جاتی اور آپ کے صاحبزدگان بہت پریشان تھے اور یہ سوچ رہے تھے۔ شاید آپ کے زندگی کے آخری ایام ہیں اور جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا مت پریشان ہو اور رونے کی کوئی ضرورت نہیں اور میں اس بیماری میں نہیں مروں گا۔ کیونکہ میرا ایک بیٹا جس کا نام یحییٰ رکھنا ہے وہ ابھی میری پشت میں ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور مجھے بیٹا عطا کرے گا۔ آپ کے صاحبزادگان فرماتے ہیں ہم نے دل میں خیال کیا کہ شاید آپ یہ بات بیہوشی کی وجہ سے فرما رہے ہیں اور جب اللہ رب العزت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تندرستی عطا فرمائی اور آپ کی ایک حبشن لونڈی تھی اس کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا یحییٰ عطا فرمایا اور یہ آپ کے آخری بیٹے تھے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔

☆ آپ کے صاحبزدگان کی پیدائش اور تاریخ وصال

1) سیف الدین عبدالوھاب رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ شعبان ۵۲۲ھ

وصال۔ ۵۹۳ھ

سیدنا غوث عظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ۳۲ سال زندہ رہے اور بغداد میں مدفون ہیں۔

2) شرف الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ نہ معلوم

وصال۔ ۵۷۲ھ

سیدنا غوث اعظم کے وصال کے بعد ۱۲ سال زندہ رہے اور آپ کی تصنیف جواہر الاسرار ہے۔ اور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فتوح الغیب ان ہی کی خواہش پر تصنیف فرمائی تھی۔

3) شمس الدین عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ ۵۳۲ھ

وصال۔ ۶۰۲

آپ بغداد کو خیر باد کہہ کر جبال چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی عسقلان کی جنگ میں حصہ لیا اور قدس کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔

4) سراج الدین ابوالفرج عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ نامعلوم

وصال۔ ۵۷۳ھ

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ۱۲ سال زندہ رہے۔ آپ کی وفات عالم شباب میں ہوئی اور بغداد کے اندر ہی محلّہ حلبہ میں اپنے والد بزرگوار کے مسافر خانہ میں مدفون ہوئے۔

5) تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ ۵۲۸ھ

وصال۔ ۶۲۳ھ

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ۴۲ سال زندہ رہے۔ اور بغداد ہی میں وفات پائی اور وہیں باب حرب میں آپ مدفون ہوئے۔ شیخ نجار نے بیان کیا ہے آپ کے نماز جنازہ پر اس قدر مخلوق جمع ہوگئی تھی کہ مجبوراً بیرون شہر لے جاکر نماز جنازہ ادا کی گئی لیکن پھر بھی ہزارہا مشتاقان محروم رہے اس لئے کثرت ہجوم کی وجہ سے آپ کے جنازہ کو جامع رصافہ، باب تربۃ الخلفاء، باب الحریم، مقبرہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ مختلف مقامات میں لیجا کر کئی بار نماز پڑھی گئی۔

6) ابواسحاق ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ نامعلوم

وصال۔ ۶۰۰ھ

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ۳۹ سال زندہ رہے اور بغداد میں مدفون ہیں۔

7) ابوالفضل محمد رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ نامعلوم

وصال۔ ۶۰۰ھ

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ۳۹ سال زندہ رہے۔ اور بغداد میں مدفون ہیں۔

8) ابوعبدالرحمٰن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ ۵۰۸ھ

وصال۔ ۵۸۷ھ

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ۲۶ سال زندہ رہے اور بغداد میں مدفون ہیں۔

9) ابوزکریا یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ ۵۵۵ھ

وصال۔ ۶۰۰ھ

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ۳۹ سال زندہ رہے۔ اور اپنے والد بزرگوار کے مسافر خانہ میں اپنے برادر مکرم شیخ عبدالوھاب کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

10) سید صالح رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ نامعلوم

وصال۔

بغداد میں فوت ہوئے آپ کی قبر بقعہ مبارک سے باہر ہے۔

11) ضیاء الدین ابونصر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش۔ ۵۳۹ھ

وصال۔ ۶۱۵ھ

آپ کا دمشق میں وصال ہوا۔ مدرسہ مجاہدیہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور جبل قاسیون میں مدفون ہوئے تمام بھائیوں سے آخر میں آپ کا وصال ہوا۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے بعض معتبر کتب سے معلوم ہوا ہے کہ سیدنا غوث رحمۃ اللہ علیہ کے ان صاحبزدگان کے علاوہ بھی صاحبزادے تھے۔ جن کا نام یہ ہیں۔

1) سید یوسف رحمۃ اللہ علیہ

بغداد میں پیدائش اور وصال کے بعد روضہ مبارک کے اندر مدفون ہیں۔

2) سید عبدالغفار رحمۃ اللہ علیہ

3) سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

4) سید زاہد رحمۃ اللہ علیہ

5) سید عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ

6) سید منصور رحمۃ اللہ علیہ

آپ اقطاب سبعہ کے ایک فرد ہیں۔

7) سید عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ

8) سید عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ

9) سید عبدالرؤف رحمۃ اللہ علیہ

آپ کو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر اعمال کی اجازت تھی۔

10) سید مجد الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ مرد کامل تھے اور ولایت میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ اور بعض اہل علم کے بقول آپ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے آخری صاحبزادہ تھے۔

11) کریمہ امۃ الجبار فاطمہ

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی آخری صاحبزادی تھیں۔

(رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

☆ فائدہ

امام محی الدین شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نیاز مندوں میں سے تھے۔ لیکن اولاد سے محروم تھے بارگاہ غوثیت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا کندھا میرے کندھے کے ساتھ ملاؤ۔ فرمایا میرا ایک بیٹا میری پشت میں تھا وہ آپ کو دے دیا اس معنی پر حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی بھی آپ کے فرزند ہیں۔ آپ بڑے ولی کامل اور امام المکاشفین مشہور ہیں دمشق میں آپکا مزار ہے۔

(مناقب اقطاب اربعہ عربی)

مطبوعہ عراق

خَاتِمَة

سید عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر کے منصف فرماتے ہیں۔ میں نے یہ ترجمہ فارسی سے عربی میں ختم کیا اور میں نے اس کتاب میں بہجۃ الاسرار اور دیگر کتب معتبرہ سے سَبْعَیْنَ یعنی ۷۰ مناقب لکھتے ہیں۔ اور لفظ سَبْعَیْنَ کے ساتھ تفاول پکڑتا ہوں۔ کیونکہ اس کے حرف میں عین بھی ہے۔ جس کے معنی بصر اور پانی پھوٹنے سورج بہترین شئی خالص چاندی ماہیت و حقیقت کے ہیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے اس مناقب والے کے صدقہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہماری بصیرت کو شہود اور مشاہدہ کے سرمہ سے روشن کرے اور ہمارے قلوب کی زمین میں فیض و برکت کے چشمے جاری فرمائے۔ اور ہمیں اوصاف ذمیمہ کے کھوٹ خالص چاندی کی طرح نکھار دے۔ اور حقیقت کی معرفت عطا فرمائے کیونکہ اس کے پاس ہر شئی اندازے کے ساتھ ہے۔

اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم میں میقات سے توبہ کیلئے ستر آدمیوں کو چنا تو شاید کہ اللہ رب العزت ان مناقب سَبْعَیْنَ (۷۰) کے صدقہ سے ہماری بھی توبہ قبول کرے۔ اور ہماری خطاؤں کو معاف کرے اور ہمارے حال پر رحم کرے۔ اور ہمیں اپنے اور اپنے محبوب بندوں میں شمار کرے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سخی کرم والا مہربان نہایت ہی رحم والا ہے۔

اے پروردگار ہمیں علوم کی برکات کیساتھ منفعت عطا فرما۔ اور ہمیں سلسلۂ عالیہ قادریہ کا سالک بنا اور ہمیں مشائخ قادریہ کی محبت عطا

فرما۔ ان کی محبت میں زندہ اور خاتمہ فرما اور قیامت کے دن سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سچے اور مُخلصین عقیدت مندوں میں اٹھانا اور جن پر نہ کوئی خوف ہوگا۔ اور نہ ہی غم۔

(آمین)

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ o وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ o وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن o وَصَلَی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنَ o

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ آمِیْنَ آمِیْنَ یَامُعِیْنُ وَیَامُجِیْبُ السَّائِلِیْنَ

الحمدللہ تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر کا اُردو ترجمہ ۲۰ رمضان المبارک بروز منگل ۱۴۲۳ھ بوقت دس بجے دن ختم ہوا۔

کلمات تشکر

مالک ارض وسماء کا بے پایاں لطف وکرم ہے کہ اس نے اس عاجز بے بضاعت بندے کو عظیم الشان کتاب تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر کے ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی۔ میدان تالیف میں اس عاجز کی یہ دوسری پیشکش ہے اس سے قبل ''فتوح الغیب'' کا ترجمہ منظر عام پر آچکا ہے۔ لہٰذا ناظرین سے عاجزانہ التماس ہے کہ وہ اس کتاب کو ہدف تنقید کی بجائے دینی خیر خواہی کے جذبے کے تحت عاجز کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس میں جو کمی کوتاہی محسوس کریں اس سے عاجز کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح ہوسکے۔

فقیر قادری

محمد عبدالاحد قادری

گوگڑاں۔ تحصیل وضلع لودھراں

حال مقیم۔ طیبہ حنفیہ مسجد

بادامی باغ لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ

فتاوی جواز وظیفہ

یَاشَیخ عَبدِالقَادِر جِیلَانِی شَیئاً لِلّٰہِ

ترتیب وتدوین

مولانا محمد عبدالاحد قادری

بندۂ ناچیز کو ایک نادرونایاب کتاب دستیاب ہوئی جو کہ بہت ہی خستہ حالت کی وجہ سے ورق پلٹنے سے ٹوٹ جاتے تھے کتاب کا ترجمہ محبوب الفقہ کے نام سے مولانا ابوالبشیر محمد صالح گدی نشین ابن مولوی مست علی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا اور کتاب کے آخر میں جید علماء کرام ۔کے جواز وظیفہ شیاء للہ۔ کے متعلق فتاوٰی جات شامل تھے۔

اور آپ نے پیچھے صفات میں ایسے واقعات پڑھے ہوں گے کہ جب کوئی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مرید و عقیدت مند کسی دنیاوی مشکل میں میں پھنس جاتا اور وہ مدد کیلئے سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو پکارتا ندا کرتا تو آپ اس کی مدد فرماتے تھے اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے ایمان کی مضبوطی اور بزرگان دین کے ساتھ سچی عقیدت کے اظہار کیلئے فتاوٰی جات درج کئے جا رہے ہیں۔

آپ کی دعاؤں کا طالب
محمد عبدالاحد قادری

فتویٰ جواز وظیفہ شیئاًللہ

ازمفتی غلام رسول صاحب قاسمی امرتسری

☆ سوال

آج کل کشمیر پاک و ہند میں وظیفہ شیئاًللہ کے پڑھنے کی بابت بڑا سخت اختلاف ہو رہا ہے۔ کیونکہ بعض تو اس کے پڑھنے کو جائز کہتے ہیں اور بعض حرام اور کفر۔ پس ان دونوں فریقوں میں سے کون راہ حق پر ہے اور کون باطل پر؟

☆ جواب

میری دانست میں وہ لوگ جو اس کے پڑھنے کو جائز کہتے ہیں وہ بیشک راہ حق اور ثواب پر ہیں اور دوسرے لوگ صراط مستقیم سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ ہاں اگر ان کے منع کرنے کی یہ دلیل ہے کہ ندائے غیر اللہ ہے تو یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ اس کا جواز شرعی دلائل اور سلف صالحین کے تعامل سے بخوبی ثابت ہے لہٰذا محض زندوں کی ندا کو جائز ماننا اور برزخ کی ندا کو شرک قرار دینا یہ وہم اور وسوسۂ شیطانی کے سوا کچھ نہیں ہے کیونکہ طبرانی اور بیہقی میں مرقوم ہے۔

ان رجلا کان یختلف علی عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ فی زمان خلافتہ فی حاجۃ فکان لایلتفت الیہ ولاینظر الیہ فی حاجتہ فشکی ذلک لعثمان بن حنیف فقال لدایت المیضاۃ فتوضاوأت المسجد فصل ثم قل اللھم فی اسئلک واتوجہ الیک بنبینا محمد نبی الرحمۃ یامحمد انی اتوجہ بک الی ربک لتقضی

حاجتی وتذکر حاجتک فانطلق الرجل تصنع ذلک ثم اتی باب عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنه فجا عالبواب فاخذ بیده فادخله علی عثمان رضی اللّٰہ عنه فاجلسه معه وقال له اذکرها جتک فذکر حاجته فقضا ها ثم قال له ما کان لک من حاجته فاذکرها ثم خرج من عنده فلقی عثمان بن حنیف فقال جزاک اللّٰہ خیرا ما کان ینظر الی حتی کلمته لی فقال ابن حنیف واللّٰہ ما کلمته ولکن شهدت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم واتاه مرید فشکی الیه ذهاب بصره الحدیث واصل الحدیث المرفوع رواه البخاری فی تاریخه وابن ماجة والحاکم فی المستدرک باسناد صحیح ورواه الترمذی فی جامعه صحیح

یعنی ایک شخص عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں کسی حاجت کے واسطے ان کے پاس آتا جاتا تھا۔ آپ اس کی طرف التفات نہ فرماتے اور نہ توجہ فرماتے۔ آخرکار اس آدمی نے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے مسجد میں جا کر نماز دوگانہ ادا کر پھر یوں دعا کر کہ یاالٰہ العالمین میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں اور تیرے حضور میں اپنے نبی کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں۔ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں اپنے پروردگار کی جانب آپ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو اور اپنی حاجت کو بھی ذکر کر۔ پس دو آدمی یہ عمل کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آئے۔ دربان اس کو دیکھتے ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

لے گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے پاس بڑی محبت سے بیٹھا کر پوچھا کہ تیری کیا حاجت ہے۔ اس نے عرض کیا۔ آپ نے اس کی حاجت روائی کی۔ پھر فرمایا کہ جب کبھی کوئی حاجت ہوا کرے تو آ کر کہہ دیا کرو۔ پھر وہ شخص وہاں سے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کا شکریہ ادا کرنے کیلئے گیا کہ آپ نے ان کے پاس سفارش کی ہے کیونکہ انہوں نے میری حاجت روائی کر دی اور وہ بڑی محبت سے پیش آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان سے تمہاری سفارش نہیں کی۔ بلکہ یہ بات ہے کہ ایک دفعہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ آپ کے پاس ایک اندھا آیا اس نے آنکھوں کے جاتے رہنے کی شکایت کی۔ تو آپ نے اس کو یہ عمل بتلایا تھا۔ جو میں نے تم سے کہا ہے۔ علاوہ ازیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی وفات کے بعد یہ کہا۔

اِلَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ رِجَائُنَا
وَکُنْتَ بِنَا بِرًّا وَّلَمْ تَکُ جَافِیًا

یعنی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ہماری امیدگاہ ہیں۔ اور آپ بڑے نیکی کرنے والے تھے اور کبھی ظلم نہیں کیا کرتے تھے۔

اس قسم کی ندائیں صحابہ تابعین اور بزرگان دین سے ثابت ہیں جو اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہیں۔ اگر ان سب کو یہاں نقل کیا جائے تو ایک بڑی کتاب بن جائے اس لئے بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

شیئاً للہ کا مدار ندائے غیر اللہ پر ہے جو یقینی ہے اور جو بات جائز

ہے وہ کسی ناجائز کا موجب نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جائز شرعی وہ ہے جس سے کوئی ممنوع شرعی لازم نہ آئے۔ جس طرح ممکن عقلی وہ ہے جس سے محال عقلی لازم نہ آئے۔

اگر اس کلمہ کا ناجائز ہونا اس سبب سے ہو کہ اس میں غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے فریاد کرنا ان کو شفیع اور وسیلہ بنانا جائز ہے۔ تمام علماء و فضلاء کا اس پر اتفاق ہے سوائے ابن تیمیہ کے جیسا کہ ردالمختار میں مرقوم ہے۔ مجازی طور پر شفا اور مدد طلب کرنے کی صحت شفاعت اور امداد کے امکان فعلی پر مبنی ہے اور پہلے کا جائز ہونا دوسرے کے جائز ہونے کی فرع ہے۔ دوسرے کے جواز کو علامہ زرقانی نے بیان کیا ہے شیخ سہل تسری رحمۃ اللہ علیہ معروف کرخی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے شاگردوں سے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں کوئی بات اللہ تعالیٰ سے مانگنی ہو تو اسے میری قسم دیا کرو کیونکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وارث ہونے کی وجہ سے اللہ اور تمہارے درمیان واسطہ ہوں۔ جیسا کہ اندھے کا ذکر اوپر مذکور ہوا۔

تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے اور اکثر اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ اہل اللہ کی روحیں اپنے محبوں اور نام لیووں کی امداد کرتی ہیں۔ اور دشمنوں کو تباہ و برباد کرتی ہیں اور جسے چاہتی ہیں اللہ تک پہنچا دیتی ہیں۔

بہجۃ الاسرار سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے

ارشاد فرمایا ہے کہ میں تم پر اللہ تعالیٰ کی برہان ہوں اور میں زمین پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نائب اور وارث ہوں۔ مجھے غیب سے آواز آتی ہے۔ اے عبدالقادر! کہو تمہاری بات کی شنوائی ہوگی۔ اے عبدالقادر! تم کو میری قسم کہو تجھے نامنظوری سے مامورن کیا جاتا ہے یعنی تیری ہر ایک بات منظور ہوگی۔

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں ارقام فرماتے ہیں کہ حاجت مند لوگ اہل اللہ سے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ خوف و ہلاکت کے موقع پر امداد مانگتے ہیں اور وہ ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ وہ حاضر ہوکر ان مصائب کو دور کرتے ہیں۔

حجۃ البالغہ میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اولیاء اللہ کی امداد کا ثبوت دیا ہے اور تفسیر عزیزی میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

ردالمختار کہ منہیہ میں سید ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ مل جائے تو اس کو لازم ہے کہ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھے۔ پہلے اس کا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پھر سید علوان رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجے۔ پھر یہ کہے یاسیدی احمد بن علوان ان تردد علی ضالتی والانرعتک عتک من دیوان الاولیاء یعنی اے میرے سردار احمد بن علوان آپ میری کھوئی ہوئی چیز واپس دیجئے۔ ورنہ میں آپ کو اولیاؤں کے زمرہ سے نکال دوں گا۔

فتوح الغیب میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارقام فرمایا

ہے کہ اہل اللہ کو فنا کامل کے بعد تکوین کی صفت بخشی جاتی ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مطلوبہ چیز کو حاضر کر دیتے ہیں اور ان کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے فرمایا ہے۔ ابری الاکمه والابرص واحی الموتی باذن اللّٰہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کے حکم سے اندھے کو بینا اور کوڑھی کو تندرست اور مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں۔

شاہ غلام علی صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کسی اہل اللہ کی روایت ارقام کرتے ہیں کہ جنہوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ فلاں مردے کو زندہ کر دیجئے۔ پس آپ نے اس کو قم باذن اللّٰہ کہا۔ وہ مردہ فوراً زندہ ہوگیا۔

اگر مخالفین یہ اعتراض کریں کہ شیئاًللہ کی الفاظ میں اللہ کا محتاج ہونا لازم آتا ہے جو صریح کفر ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض سراسر جہالت پر مبنی ہے۔ کیونکہ یہاں لفظ اللہ کا صرف سوال کی تعظیم کی غرض سے ہے۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کو محتاج ظاہر کرنے کی غرض سے ہے۔ صاحب درمختار کے استاد خیر الدین رملی فتاوٰی خیریہ میں ارقام فرماتے ہیں کہ شیخ ابراہیم سماوی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے اہل اللہ کی اس علوت کے بارے میں دریافت کیا جو وہ مسجدوں میں اکٹھے ہوکر ذکر کرتے اور بلند آواز سے پڑھتے ہیں اور ان کا یہ طریقہ آباؤ اجداد سے چلا آیا ہے۔ اور نیز وہ ان قصائد وغزلیات کو پڑھتے ہیں جو اہل اللہ کی متبرک زبانوں سے نکلے ہوئے ہیں۔ جن کو تمام علماء وصلحاء نے بلاحیل وحجت تسلیم کیا ہوا ہے۔ اور یاشیخ عبدالقادر یاشیخ احمد رفاعی شیئاًللّٰہ پڑھتے

ہیں اور اس دوران میں ان کو رقت طاری ہو جاتی جس سے وہ وجد میں آ جاتے ہیں کبھی اٹھتے ہیں کبھی بیٹھتے ہیں۔ اور زور زور سے پکارتے ہیں۔ جس سے ان کو سوز و گداز ہوتا ہے۔ اور قصائد کو سن کر اچھلتے کودتے ہیں۔ وہ ذکر کے مجمعوں میں نیک نیتی اور رغبت سے شامل ہوتے ہیں۔ بعض اعتراض بھی کرتے ہیں کہ کلمہ شیئاًللہ کفر ہے اور کہنے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جواب کے ضمن میں یہ بیان کیا ہے۔ لیکن ان کا قول یا شیخ عبدالقادر وہ ایک ندا ہے۔ جب اس کے ساتھ کلمہ شیئاًللہ ملا دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کا اللہ تعالیٰ کی عظمت کے وسیلہ سے مانگنا پھر اس کی حرمت کا کیا سبب ہے اور قیدالشرائد و نظم الفرائد کے اس جملہ سے دھوکا نہ کھائیں من قال شیئاًللّٰہ یکفر یعنی جو کوئی شیئاًللہ کہے وہ کافر ہے۔ کیونکہ یہ کیسے ہوسکتا ہے باوجود کہ کہا جاتا ہے مومن اپنے ایمان سے کبھی نہیں نکل سکتا۔ مگر جبکہ اس بات کا انکار کر دے جس نے ایمان میں داخل کیا تھا۔ اور انہیں کا قول ہے الکفر شیٔ عظیم یعنی کفر بہت بڑی شے ہے۔ پس اس میں اختلاف ہے لہٰذا مسلمان کو کافر نہیں کہا جاسکتا۔ غرض کافر کہنے کی وجہ سے یہ ہے کہ اس میں اللہ کیلئے کسی چیز کا مانگنا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز سے غنی ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ یہ بات کسی کے دل میں نہیں گذر سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف بغرض تعظیم ہے۔ مثلاً فان للّٰہ خمسہ یعنی تحقیق اللہ کیلئے پانچواں حصہ ہے۔ اور صاحب ردالمختار فرماتے ہیں کہ اگر صحیح معنی مقصود ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

کتاب اشباہ میں ہے۔ الامور بمقاصدھا یعنی تمام کاموں کا

مدار نیت پر ہے اور صحیح بخاری و مسلم میں ہے **انما الاعمال بالنیات** یعنی عمل نیت پر ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ غوث اعظم یا دیگر اولیاء اللہ کو پیدا کرنے والا' مارنے والا یا مؤثر حقیقی نہ جانیں۔ بلکہ وسیلہ اور واسطہ جانیں کیونکہ یہ موجد اور موخر نہیں ہوسکتے بلکہ مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

استفتا

از مولوی غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ خطیب مسجد بیگم شاہی لاہور

قریب وبعید سے انبیاء واولیاء کو پکارنا بالاتفاق جائز ہے اور ان سے مرادیں اور حاجتیں مانگنا بھی جائز ہیں۔ کیونکہ یہ بات آثار صحابہ اور اقوال تابعین سے ثابت ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام جنگ و جدل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدد مانگا کرتے تھے۔ **یامحمد یامنصور امت امت** یعنی اے محمد اے منصور کافروں کو مار ڈالئے مار ڈالئے۔ چنانچہ جنگ یرموک وسرج القبائل میں اسی طرح صحابہ نے پکارا۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مشہور و معروف ہے جس میں مرقوم ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حارثہ سے دریافت کیا۔ **کیف اصبحت** یعنی تو نے کس حالت میں صبح کی انہوں نے عرض کیا **اصبحت مؤمناً** یعنی میں نے ایمان کی حالت میں صبح کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں چند روز تک بھوکا پیاسا اور کئی رات تک جاگتا رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب عرش معلیٰ اور جنتیوں

اور درزخیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے سچ کہا پس اسی پر ثابت قدم رہنا۔ علاوہ ازیں شیئاً للہ کا وظیفہ حضرت شیخ سے بھی ثابت ہے۔ جیسا کہ بہجۃ الاسرار میں مرقوم ہے اور فتوح الغیب میں ہے کہ اہل اللہ علم غیب کے جاننے والے اور مخلوق کے پیدا کرنے والے ہیں۔ صوفیائے کرام کا اتفاق ہے کہ مقام باللہ اور خلافت کبریٰ میں جو کچھ ولی اللہ چاہتا ہے وہ ضرور ہو کر رہتا ہے۔ علاوہ ازیں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ منکر کی کیا جرأت ہے کہ شریعت اور طریقت میں بے جا دخل دے۔ ہاں اس کے پاس سوائے اس کے اور کوئی دلیل نہیں ہے کہ قرآن مجید میں غیر اللہ سے دعا مانگنے کو کفر کہا گیا ہے۔ لیکن وہ بدبخت یہ نہ سمجھا کہ اس دعا کے معنی یہاں عبادت کے ہیں۔ دراصل اختلاف کی وجہ یہی ہے کہ وہ ان آیتوں سے استدلال کرتے ہیں جو یا تو بتوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں یا اس کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت بخشے۔

استفتا

ازمولوی ولی محمد صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

فاضل امرتسری کا جواب واقعی صحیح اور درست ہے۔ انہوں نے شیئاً للہ کے جائز ہونے پر بہت سے شرعی دلائل ارقام کئے ہیں۔ جو ایک بڑے لائق اور متبحر عالم کا کام ہے۔ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی میں مرقوم ہے کہ احکام دلائل شرعیہ کے ساتھ حسب تحقیق علماء کے ثابت ہوتے ہیں نہ کہ اولیائے کرام کے وجدانی حالات سے۔ اسی طرح دوسرے بزرگوں نے بھی فرمایا ہے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ صحیح

تاویل سے شیئاً للہ پڑھنا درست ہے جو اسے حرام کہے یا کفر بتلائے تو یہ اس کی سراسر جہالت ہے کیونکہ اس کا وظیفہ کرنے والا مسلمان ہے اور وہ ماجاء به النبی پر یقین رکھتا ہے اور اس کی حسن عقیدہ کی یہ ایک روشن اور قوی دلیل ہے اسی طرح تحقیق فرماتے ہیں کہ جب مسلمان انبت الربیع البقل کہے تو اس کا یہ کہنا مجاز ہوتا ہے۔ چنانچہ اس طرح کا کہنا قرآن مجید سے ثابت دیکھئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بحکم ربی مریم علیہا السلام کی خدمت میں جا کر جو کچھ کہا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا۔ چنانچہ فرمایا لاھب لک غلاما زکیا یعنی اے مریم میں تیرے پاس اس واسطے آیا ہوں کہ میں تجھے نیک لڑکا عطا کروں۔ ایک جگہ یوں آیا ہے۔ یوماً یجعل الولدان شیباً یعنی قیامت کا روز جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ ایک جگہ فرمایا۔ والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس یعنی اور کشتیاں جو لوگوں کو نفع دینے کیلئے چلتی ہیں۔ ایک حدیث میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے من احب اللّٰه والبغض للّٰه واعطی للّٰه ومنع للّٰه فقد استکمل الایمان یعنی جو اللہ کیلئے محبت کرے۔ اور اللہ کیلئے دے اور اللہ کیلئے منع کرے تحقیق اس نے اپنے ایمان کو کامل کیا غرض یہاں اس قسم کے کلام کے ظاہری معنی نہیں ہوتے بلکہ مجازی معنی لئے جاتے ہیں اور یہی مراد کلمۂ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کا ہے۔ فاعتبروا یااولی الابصار

استفتا

ابوالبشیر مولوی محمد صالح گدی نشین ابن مولوی
مست علی حنفی نقشبندی چشتی قادری سہروردی

انبیاء و اولیاء خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ ان کے تصرف، اختیار، علم اور ان سے مدد مانگنے کا ثبوت اس طرح ہے۔

1 ایک عام امتی کا موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگنا۔ **فاستغاثه الذی من شیعته علی الذی من عدوه** (سورۃ قصص رکوع ۲)

یعنی بس مدد طلب کی اس شخص نے موسیٰ علیہ السلام سے جو ان کی جماعت سے تھا۔ اس شخص کے برخلاف جو موسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں سے تھا۔ دیکھئے ایک امتی کا نبی سے مدد مانگنا اس آیت میں صراحۃً پایا جاتا ہے۔ اگر یہ شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور تردید فرماتا۔

2 مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں زیر آیت ایاک نستعین کے ارقام فرماتے ہیں۔ بائید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہکہ اعتماد برآں غیر باشد اور امظہر عون الہی نداند حرام است و اگر التفات محض بجانب حق است دا ورا یکے از مظاہر عون الہی دانستہ نظر بکارخانہ اسباب و حکمت اوتعالیٰ دراں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نمائد بعید از عرفان نجواہد بود و درشرع نیز جائز ور داست و انبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اندو درحقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ حضرت حق است لاغیرالخ یعنی اگر محبان خدا کو پردۂ مدد خدا کا نہ سمجھا جائے اور اس غیر کی مدد پر ہی بھروسہ کر بیٹھے تو اس طرح غیراللہ سے مدد مانگنا حرام ہے۔ اور اگر مددگار حقیقی خدا

کو جانے اور اولیاء و انبیاء کو مددگار حقیقی کی مدد کا مظہر سمجھے اور یقیناً جانے کہ گو ظاہر غیراللہ (اولیاء اللہ) سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ اور بظاہر بھی وہی مدد کرتے ہیں۔ مگر حقیقتاً وہ مدد اللہ ہی کی ہوتی ہے۔ اس واسطے کہ بغیر عطا کرنے اس خالق حقیقی کی قوت و امداد کے کوئی کسی کی مدد نہیں کرسکتا تو اس طرح مدد طلب کرنا خالی حقیقی کی قوت و امداد کے کوئی کسی کی مدد نہیں کرسکتا تو اس طرح مدد طلب کرنا خالی از عرفان نہیں ہے۔ اور اس طرح مدد طلب کرنا شریعت میں جائز ہے۔ کیونکہ انبیاء و اولیاء نے بھی اس طرح غیراللہ سے مدد طلب کی ہے جس کو راقم الحروف نے رسالہ ''فضائل رسول اللہ فی جواز ندائے یارسول اللہ'' میں شرح وبسط کے ساتھ لکھ دیا ہے۔

3 عن ربیعة بن کعب قال کنت ابیت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فاتیة بوضوئه وحاجته فقال کی سل فقلت اسئلک مرافقتک فی الجنة قال اوغیر ذلک فقلت ھو ذلک قال فاعم علی نفسک بکثرة الجسود (رواہ المسلم) یعنی شیخ قسم میں ربیع بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سویا کرتا تھا۔ لہٰذا میں آب وضو اور آپ کی حاجت کی چیزوں کو لے کر جو حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: مانگ میں نے عرض کیا میں آپ کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا اس کے سواء بھی کچھ اور مانگتے ہو۔ میں نے عرض کیا بس یہی ارشاد فرمایا: پس مدد کر تو میری اپنے ذاتی مدعا پر کثرت سجود کے ساتھ۔ اس حدیث سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ ربیعہ

رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنت میں ساتھ رکھنے کا مختار سمجھ کر یہ سوال کیا۔ اور آپ نے اپنی ذات مقدس کو اس پر قادر سمجھ کر ان کے سوال کا انکار نہ فرمایا۔ بلکہ اس سے زیادہ مانگنے پر آمادہ کیا۔ اور جب آپ نے ان کی آرزو مرافقت مستحکم پائی جو امور اس آرزو کے پورا کر دینے کے معین تھے اور جس طریق پر آپ اس آرزو کے برلانے پر منجانب اللہ مختار تھے اس پر ان کو ہدایت کر دی۔ اس واسطے کہ اگر آپ اس آرزو کے پورا کر دینے کے مختار نہ تھے اور آپ کے نزدیک یہ اختیار بجز خدا کے منجانب اللہ مطلقاً نہ تھا تو بمقتضائے منصب نبوت آپ پر لازم تھا کہ ضرور ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سوال پر انکار فرماتے۔ مگر آپ نے ان کے سوال مرافقت کو جائز رکھ کر اس سے زیاد مانگنے پر آمادہ فرمایا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو شرح اشعۃ اللمعات میں یوم ارقام فرماتے ہیں از اطلاق سوال کہ فرمود سل بخواہ تخصیص نکر و بمطلوبے خاص معلوم می شود کہ ہمہ کار باختیار دست کرامت ادست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرچند خواہد کرد ہرکرا خواہد باذن پروردگار خود دہد۔ فان من جودک الدنیا وضرتها ومن علومک علم اللوح والقلم

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات میں اس حدیث کی شرح اس طرح ارقام فرماتے ہیں۔ یوخذ من اطلاقه صلى الله عليه وسلم الامر بالسوال ان الله تعالىٰ مكنه من اعطاه كل ما اراد من خزائن الحق

دونوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مطلقاً فرمایا۔ مانگ۔ اور کسی خاص چیز کے ساتھ مخصوص کر کے نہ فرمایا کہ فلاں شے مانگ۔ بنا بریں ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانوں سے ہر چیز کے دینے کی قدرت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطاء فرما دی تھی۔

پیر سائیں مولانا حافظ عبدالغفور قادری قدس سرہٗ

خانقاہ معلّٰی سراج منیر قادریہ قطبیہ غفوریہ ۹۴ شمالی سرگودہا کے موسس وبانی حضرت مولانا خواجہ پیر سائیں حافظ عبدالغفور قادری قدس سرہ العزیز اس وظیفہ مبارکہ ''یاحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فی شیئاًللّٰہ'' کو ازروئے شرح شریف نہ صرف جائز بلکہ اس کو نہایت ہی مجرب اور ہر مقصد میں کامیابی کیلئے تیر بہدف قرار دیتے۔

آپ سے اکتساب فیض کرنے والے خوش بخت ابھی تک موجود ہیں اور وظیفہ مبارکہ پرعمل پیرا ہونے والے اس کی حیران کر دینے والی تاثیر سے استفادہ کر رہے ہیں۔ ''چشمۂ فیض قادریہ'' آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ تشنگان علم ومعرفت کی پیاس بجھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ضد وانا کو چھوڑ کر اپنی اور اپنے مقبولان بارگاہ کی رضا عطاء فرمائے۔

(آمین)

[illegible] امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی قدس سرہ

حمداً لک یا مفضل عبدالقادر ۔۔۔ یاذاالافضال
یامنعم یا مجمل عبدالقادر ۔۔۔ انتَ المتعال
مولائے بما منّنت بالجود علیہ ۔۔۔ من دون سوال
امنن واجب سائل عبدالقادر ۔۔۔ جُد بالآمال

صلوٰۃ

بار درز خدا بر جد عبدالقادر ۔۔۔ محمود خدا حامد عبدالقادر
باران درودے کہ چکیدہ زر خش ۔۔۔ بار د بسر سید عبدالقادر

تمہید

یارب کہ زمدح ثنائے عبدالقادر ۔۔۔ ہر حرف کند ثنائے عبدالقادر
ہمزہ بردیفِ الف آید یعنی ۔۔۔ خم کردہ قدش برائے عبدالقادر

ردیف الالف

یامن لبشناہ جار عبدالقادر ۔۔۔ یامن لبشناہ یار عبدالقادر
اِذْ اَنتَ جَعَلتَہٗ کما کنتَ تشاء ۔۔۔ فاجعلنی کیف شاء عبدالقادر

رباعی

ربی اربی الرجاء عبدالقادر ۔ ۔ ۔ ازعَودنا العطاء عبدالقادر
الدار وسیعتہ و ذوالدار کریم ۔ ۔ ۔ بورناحیث باء عبدالقادر

ردیف الباء

در حشر گہ جناب، عبدالقادر ۔ ۔ ۔ چوں نشر کنی کتاب عبدالقادر
از قادریاں مجو جدا گانہ حساب ۔ ۔ ۔ مدّے شمر از حساب عبدالقادر

رباعی

اللہ اللہ ربّ عبدالقادر ۔ ۔ ۔ دارد واللہ حبّ عبدالقادر
از وصفِ خدائے تو نصیبت دادند ۔ ۔ ۔ طوبےٰ لک اے محبّ عبدالقادر

ردیف التاء

اے عاجزِ تو قدرت عبدالقادر ۔ ۔ ۔ محتاج درت دولت عبدالقادر
از حرمتِ ایں قدرت و دولت بخشائے ۔ ۔ ۔ بر عاجز پر حاجت عبدالقادر

رباعی

تنزیلِ مکمل ست عبدالقادر ۔ ۔ ۔ تکمیل منزل ست عبدالقادر
کس نیست بجز اُو در دو کنار ایں سیر ۔ ۔ ۔ خود ختم و خود اول ست عبدالقادر

رباعی

مالا تعلمو[1] ست عبدالقادر　　مستور ستور[2] ہو[3] ست عبدالقادر
میجو میگو بس آنچہ دانی کہ وراست　　از جستن و گفتن ما دست عبدالقادر

رباعی مستزاد

می گفت دلم کہ جان ست عبدالقادر　　گفتم احسنت
جاں گفت کہ دین مان[4] ست عبدالقادر　　گفتم آمنت
دیں گفت حیات من .... گفتم　　ایں جملہ صفات
از ذات بگو کہ آں ست عبدالقادر　　گم شد من و انت

رباعی

عقل و حصر صفات عبدالقادر　　شبکور و نجوم
وہم و ادراک ذات عبدالقادر　　وہ شارق و بوم
عجز آں کہ بکنہ قطرہ آبے نرسید　　زعم آں کہ رسد
تا قعر یم و فرات عبدالقادر　　قدرت معلوم

---

[1] اسقاط النون من المضارع شائع نظماً و نثراً و علیہ یخرج حدیث کما تکونوا یولی علیکم ۱۲

[2] سیدنا فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال اللہ تعالیٰ و یخلق ما لا تعلمون انا مما لا تعلمون ۱۲

[3] ہو اشارہ بذات احدیت جل شانہٗ ۱۲

[4] مان بزیادت ن بمعنی ماست ۱۲

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے

معجزاتِ رسولِ کریم ﷺ

حضرت علامہ عبدالرحیم خان قادری